ومن یتوکل علے اللہ فھو حسبہ

تقویۃ الایمان کی رد میں لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب

بنام

تحفۂ محمدیہ

مصنف

مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ

تجدید و تصحیح

مشتاق احمد قادری عزیزی امجدی

فاضل جامعہ عزیز العلوم نانپارہ، اُستاذ و مفتی جامعہ صادق العلوم

وخطیب شاہ جہانی مسجد، ناسک مہاراشٹر

ناشر

جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ ایولہ شہر ضلع ناسک، مہاراشٹر

بفیض حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری نور اللہ مرقدہٗ

ومن یتوکل علے اللہ فھو حسبہ

تقویۃ الایمان کی رد میں لکھی جانے والی مفصّل کتاب

بنام

تحفۂ محمدیہ

مصنف

مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ

تجدید و تصحیح

مشتاق احمد قادری عزیزی امجدی

فاضل جامعہ عزیز العلوم نانپارہ، اُستاذ و مفتی جامعہ صادق العلوم
وخطیب شاہ جہانی مسجد، ناسک مہاراشٹر

ناشر

جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ ایولہ شہر ضلع ناسک، مہاراشٹر

تفصیلات

نام کتاب : تحفۂ محمدیہ

مصنف : مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری
المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی

تجدید و تصحیح : مفتی مشتاق احمد قادری عزیزی
فاضل جامعہ عزیز العلوم، نانپارہ، یوپی و استاذ و مفتی صادق العلوم و
خطیب شاہ جہانی مسجد، ناسک شریف، مہاراشٹر

مطبع : سنجری پرنٹرس، دودھ بازار، ناسک

کمپوزنگ : ظہور احمد اشرفی، ناسک

سن اشاعت : صفر ۱۴۴۱ ھ ہجری / اکتوبر ۲۰۱۹ء عیسوی

ناشر : جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ایولہ، ناسک مہاراشٹر

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : 150/-

ملنے کے پتے

۱) جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ایولہ، ناسک

۲) جامع اہل سنت صادق العلوم، شاہی مسجد، ناسک

۳) نوری مشن، مالیگاؤں

فہرست تحفۂ محمدیہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ابتدائی باتیں	۳
۲	تحفۂ محمدیہ اور اُس کے مصنف	۶
۳	تحفۂ محمدیہ کی اشاعت پر ایک نظم	۱۶
۴	تحفۂ محمدیہ کے قدیم نسخہ کا عکس	۱۷
۵	تعارف جماعت رضائے مصطفٰی شاخ ایولہ	۱۸
۶	دیباچہ	۲۱
۷	مقدمہ	۲۲
۸	پہلا باب اِس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث پانے کے بیان میں	۲۵
۹	مولوی زین العابدین کا خط	۲۸
۱۰	دوسرا باب کلکتے میں ان لوگوں نے فساد کیا تھا اُسکے بیان میں	۴۱
۱۱	تیسرا باب مولوی عبد الجبار کے خط کے احوال	۴۹
۱۲	چوتھا باب شہر مدراس میں جوان لوگوں نے فساد کیا اُسکے بیان میں	۶۵
۱۳	پانچواں باب دہلی کے علما کے فتوے کے بیان میں	۸۵
	دہلی کے علما کے اقوال	
۱۴	چھٹا باب حرمین الشریفین کے علما کا فتویٰ	۹۵
	دوسرا فتویٰ حرم محترم کے چاروں مذہب کے مفتیوں کا	
۱۵	ساتواں باب ان لوگوں نے ممبئی میں جو فساد کیا اُسکے بیان میں	۱۱۵
	عبرت انگیز خط	
	مخلص شافعیان کا خط	
۱۶	خاتمہ اس فرقے کے استیصال پانے اور حرمین الشریفین سے اسکی جڑ کٹ جانے کے بیان میں	۱۲۷
	پہلا خط حاکم مسلمین کا اعلام شرعی	
	فقہا کے سات طبقوں کے احوال	
	مدراس کے علما کا اشتہار	
	دوسرا عربی خط	
	تیسرا فارسی خط	
	چوتھا فارسی خط	
	عربی خط	

786

تحفۂ محمدیہ کی اشاعت پر ایک نظم بعنوان

باوجِ تاریخی راز

—۱۴۴۱ھ—

تحفۂ محمدیہ دست حق کا کام ہے ضرب بر وہابی کا نقش بالدوام ہے
منبع ہر ایک دلیل کا قرآں حدیثِ مصطفیٰ بہر بقائے سنیت ایمانی ایک جام ہے
باطل کے ہر دلیل کے ہوش وحواس اُڑ گئے فوجِ حوالہ جات کا ایسا ازدحام ہے
طائرِ بد کے پر کٹے ظلم کے قافلے لُٹے سچائی کے سماں تلے اِسطرح سے قیام ہے
گمرہی کے دور میں نجدی بلا کے شور میں یہ کتاب دراصل خلّاق کا انعام ہے
زیبِ طباعت پا گئی برسوں کے بعد پھر وہی نجدی وہابی دیو کی نیند اب حرام ہے
علمی سطور کی چمک یعنی کتاب کی دھمک خالی دلائل ہی نہیں تلوار در نیام ہے
نوبت قلم کی بج گئی بزم بیان سج گئی تاریک آسمان میں چاند کا قیام ہے
حفظ بہائے بندگی ردِ وہابی گندگی دنیائے خوش عقیدگی کے واسطے پیام ہے
ہر سمت ہے صدا بلند جاری ہے لفظِ عقلمند پوری کتاب بالیقیں گہوارۂ سلام ہے
تحریرِ ردِ دہلوی اب تک کے جو جمع ہوئی ماضی کی ساری مقتدیٰ اور سب کا یہ امام ہے

خدمتِ کتاب تھی مشتاقؔ تجھ پہ لازمی
کہ تو بھی ایک ادنیٰ سا دین کا غلام ہے

تحفۂ محمدیہ کے قدیم نسخہ کا عکس

وَمَن یتوکل علی اللّٰہ فہو حسبہ

اِس رسالے کا نام

تحفۂ محمدیہ

مرتب کیا ہوا

مفتی سید عبد الفتاح الحسنی القادری المدعو سیّد اشرف علی گلشن آبادی کا

سنہ ۱۲۶۵ ہجری مُقدّسہ مطابق سنہ ۱۸۴۹ عیسویہ مین

فضل الدّین کھمکر کے چھاپے خانے مین

چھاپا گیا

ابتدائی باتیں

تحفۂ محمدیہ کا یہ نسخہ بالکل اصلی ہے جو خود مصنف علیہ الرحمہ کے زیر نگرانی و تصیح ۱۲۶۵ سنہ میں فضل الدین کھمکر کے مطبع سے شائع ہوا تھا۔ برسوں پہلے یہ میرے ہاتھ آیا تھا بوسیدگی کا یہ حال تھا کہ کتاب کے جس حصے کو ہاتھ لگایا جاتا وہ حصہ وہیں سے پھٹ جاتا میں نے اس کی اہمیت کے پیش نظر بغرض اِشاعت بڑی مشکل سے فوٹو کاپی کروایا پھر اس ارادہ سے کمپوزنگ کے لئے دیا کہ اِس کی قدیم اُردو کو جدید کا لباس پہنا کر نئے رنگ ڈھنگ سے شائع کریں گے۔ کام شروع ہو کر آدھی منزل تک پہنچا تھا کہ بعض محققین نے مشورہ دیا کہ چوں کہ اِس وقت کہیں بھی کتاب کا اصل نسخہ نہیں رہا ہے غالباً ناپید ہو چکا ہے اِس لئے ضرورت ہے کہ اصل میں کچھ تبدیلی لائے بغیر ہی شائع کیا جائے مجھے یہ بات سمجھ میں آئی پھر میں نے اس نہج کے کام کو روک دیا پھر ایسارُ کا کہ جس کو کئی سال گذر جانے کے بعد بھی ہاتھ لگانے کا وقت نہ مل پایا اور جب بھی توجہ ہوتی تو اعلیٰ حضرت کے اِس شعر سے تسلی ہو جاتی کہ۔

اے رضاؔ ہر کام کا ایک وقت ہے

چوں کہ میں نے اس کا تذکرہ دوسروں کے ساتھ محبّ گرامی علامہ مولانا

شمشاد احمد صاحب برکاتی سے بھی گاہے بگاہے کیا تھا جس کو انھوں نے صد بسرانہ کیا بلکہ اپنی یاد داشت میں پورے طریقہ سے محفوظ کرلیا اور انھیں کے ذریعہ اِس کام کے آغاز کے آچار ظاہر ہوئے بلکہ یہ اگر ہمت نہ کرتے تو یہ کام ابھی شروع نہ ہوا ہوتا۔ انھوں نے جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ایولہ کے ذمہ داران خاص کر حاجی شعیب صاحب کی ذہن سازی کی اور اُن کے مالی تعاون سے یہ کام منزلِ تکمیل طے کر رہا ہے۔

عید الفطر کی تعطیل کے بعد جامعہ میں حاضری ہوئی اور اِس کام کا عزم بنا تو میں نے مالیگاؤں شہر کی علمی شخصیت محترم ڈاکٹر مشاہد حسین صاحب رضوی نقاد و محقق سے بات چیت کی اُن سے مشورہ کیا آپ نے فرمایا کہ قدیم اُردو میں آگر تبدیلی کرنا ہے تو جہاں مثلاً اوس واؤ کے ساتھ لکھا ہے وہاں سے صرف حرف واؤ ہٹا سکتے ہیں میں نے اُن کے مشورہ کے مطابق کہیں کہیں تسہیلی تبدیلی کی ہے بقیہ قدیم اسم کو قدیم ہی رہنے دیا ہے۔

کتاب میں عالم کی جمع علماؤں لکھی ہے میں نے اُس میں سے واؤ اور نون غنہ کو کم کر دیا ہے اسی طرح کہیں اُن کی جگہ انھوں، آلہ تناسل کی جگہ آلت لکھا ہے میں نے اس کو جدید اُردو میں لکھ دیا ہے۔ کتاب میں قدیم نسخہ کے مقابل تمہیں، کہیں، یہی

فرق ملے گا اور کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے اِسی کے ساتھ میں نے کتاب کی تمام عربی عبارتوں پر مناسب اعراب بھی لگا دیا ہے تا کہ پڑھنے میں آسانی ہو۔

اِس کام میں مولانا موصوف کے ساتھ حضرت مولانا حافظ وقاری مشاہد صاحب بہرائچی کا حوصلہ تعاون کسی طرح سے بھی نا قابل فراموش ہے۔ خداوند قدوس جماعت رضائے مصطفٰے شاک ایولہ کے حوصلوں کو بلند رکھے اور اِس اشاعت کو مقبولیت عامّہ عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مشتاق احمد قادری عزیزی

خادم صادق العلوم شاہی مسجد، ناسک

تحفۂ محمدیہ اور اُس کے مصنف

تحفۂ محمدیہ: دراصل سرخیل وہابیت اسماعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کی اولین تردید ہے جس نے مسلمانانِ ہند کے دین اور ایمان کی حفاظت کی اور اسماعیلی بدعقیدگی کی گندگی سے سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کی خوش عقیدگی کو ملوث ہونے سے بچایا۔

ڈیڑھ سو سال کا ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود دنیائے وہابیت کے لئے چیلینج بنی ہوئی ہے آج تک وہابی برادران میں سے کسی کو بھی اِس کا جواب لکھنے اور دینے کی تاب اور ہمت نہ ہوسکی اور نہ قیامت تک اِس کی کوئی اُمید ہے۔

عہد تصنیف: یہ کتاب جس عہد میں منشۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی وہ انگریزوں کے عروج کا تھا انگریز اپنا قدم ہندوستان کی سیاست میں پوری طور سے جما چکے تھے اب اگر انھیں کسی قوم سے خوف تھا تو وہ مسلمان تھے اِس لئے انھوں نے پوری سازش اور مکر وفریب کے ساتھ مال و دولت اور اعلیٰ مناسب کا لالچ دیکر مسلمانوں کو آپس میں لڑنے بھڑنے اور خاص کر دلوں سے عشق رسول ﷺ کی شمع کو غل کرنے کے لئے ابن الوقت مولویوں کو خریدا اور دین وملت کے خلاف اپنا من چاہا کام لیا۔ اس سلسلے

میں مولانا محمد نجم مصطفائی کی یہ تحریر ہماری تائید کے لئے بہت ہے وہ لکھتے ہیں۔

''یہ حقیقت کسی سے چھپی ڈھکی نہیں ہے کہ جب انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی سلطنت کا سنگِ بنیاد رکھا تو انھیں سب سے بڑا خطرہ مسلمانوں سے تھا، انھیں ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی تھی کہ جب تک قومِ مسلم کا ایمان و اسلام باقی اور اُن کی اجتماعی قوت برقرار ہے اُس وقت تک ہندوستان میں انگریز حکومت کے قدم نہیں جم سکتے لہذا انھوں نے مسلمانانِ ہند کو اُن کے ایمان و عقائد سے دور کرنے اور اُن کی اجتماعی قوت کو پاش پاش کر دینے کو انتہائی ضروری سمجھا، پھر اِس اسلام دشمن اسکیم کے تحت انگریزوں نے بعض ''کرائے کے مولویوں'' کو اِس کام پر مامور کیا تا کہ وہ مسلمانوں کو قرآنی آیتیں اور حدیثیں سنا کر اُن کے پختہ دینی عقائد کو متزلزل اور اسلامی خیالات کو تبدیل کریں۔ (منزل کی تلاش۔ص ۱۸)

موصوف نے اپنی اس تحریر کو تائیدی مہر لگانے کے لئے ذکر مصنف اور تحفۂ محمدیہ کے ایک طویل اقتباس کو زیب قرطاس کیا ہے وہ لکھتے ہیں،

''یہ صرف قیاس آرائی نہیں بلکہ وہ تلخ حقیقت ہے جس کا ثبوت حسب ذیل عبارت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔محترم مسلمانوً مولانا سید اشرف علی صاحب گلشن آبادی کا تعلق ہندوستان کے شہر ناسک مہاراشٹر سے ہے انھوں نے تقریباً ڈیڑھ سو

سال پہلے یعنی ۱۸۴۸ء میں ایک کتاب تحریر فرمائی تھی جس میں مولانا موصوف نے زرخرید مولویوں کے مکر و فریب کو بے نقاب کیا ہے اِس کتاب میں موصوف نے انگریزوں کی ایک نہایت سنگین خطرناک سازش کا انکشاف کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ ”ایک معتبر عالم دین ساکن اکبر آبادی فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی سے کچھ علم عربی تحصیل کر کے کلکتہ میں گیا اور وہاں بھی کچھ حدیث و تفسیر کا فائدہ علمائے دین سے حاصل کیا تب ایک انگریزی پادری صاحب نے جو بہت عربی، فارسی، میں قابل ہیں اور بہت سے لکھنوی مولوی اُن کے نوکر ہیں مجھے بلایا اور پچاس روپیہ ماہوار کر کے ایک مہینہ پیشگی دیا اور کہا ”جس شہر میں تمھاری طبیعت چاہے رہو اور ہندی ترجمہ حدیث و تفسیر کا لوگوں کو پڑھایا کرو اور ایسا مشہور کرو کہ محدثوں کا مذہب حق ہے اور میں اُس کا تابعدار ہوں۔ مگر ہرگز علم صرف و نحو اور فقہ عقائد و کلام وغیرہ مت پڑھانا اور یہ پچاس روپیہ تم کو ہمیشہ ماہوار ملا کرے گا اور تمھاری نیک خدمتی اور محنت کے موافق زیادہ ماہوار ہو جائے گا اور چند قاعدے کل فلانے مولوی کے ہاتھ ہم تم کو بھیج دیں گے تب دوسرے دن فلانے مولوی میرے گھر آئے اور مجھ سے کہنے لگے تم بھی ہمارے انگریز پادری کے نوکر ہوئے الحمدللہ بہت اچھا ہوا قریباً چالیس اچھے نامور مولوی اطرافِ ہندوستان اور عربستان وغیرہ میں اُن کے مخفی

(چھپے ہوئے) نوکر ہیں اورکئی عربستان میں جا پہنچے ہیں اور دس پندرہ روپے ماہوار سے پچاس روپیہ تک ہرایک کی تنخواہ مقرر ہے جہاں رہیں ماہ بہ ماہ اُن کو ملتی ہے اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمیشہ نئی باتیں اورضعیف حدیثیں اورروایتیں لوگوں میں ظاہر کرنا اوراپنے شاگردوں کوسکھانا تاکہ چاروں مذہبوں مذہب حنفی، شافعی، مالکی اورحنبلی سے منہ موڑیں اورمسلمانوں کا اجماع و اتفاقِ دینی بالکل ٹوٹ جاوے اورانبیا اولیا سے بداعتقاد ہوجاویں، اوراُن کی نیاز فاتحہ چھوڑ دیویں میں نے کہا استغفراللہ یہ شیطانی کام مجھ سے نہ ہوگا۔

انگریز کے نوکر مولویوں نے کہا بیس برس سے پادری صاحب یہاں آئے ہیں میں تب سے اُن کا نوکر ہوں ہزاروں روپے دیکر انھوں نے ترجمہ کی کتابیں چھپوائیں اوران کے طفیل سے بہت بے علم مولوی قابل بن گئے اب دل سے مسلمان محمدی (یعنی وہابی) ہیں اور بدعتی لوگوں (یعنی سنی مسلمانوں) کے بڑے دشمن ہیں، تفسیر و حدیث کا علم میں نے اُن کو پڑھایا ہے تم بے فکر ہوکر یہ پچاس روپیے کا ماہوار قبول کرو اورتم اپنے وطن میں خواہ اورکسی شہر میں جارہو ساری عمر فراغت سے گذارو مگر کتنے آدمی تمھاری طرف پھرے اورتمھارے مرید وشاگرد بنے اِس کی رپورٹ ہر برس لکھ کر بھیجا کرو اچھے اچھے نامی گرامی مولوی پادری صاحب کا

ماہوار کھاتے ہیں اور اکثر ہندوستان اور عربستان کے نامی شہروں میں موجود ہیں اور یہ اُن کے ناموں کی فہرست ہے میں نے فہرست کو دیکھا تو اچھے اچھے نامور خاندانی مولوی خود کو سید احمد صاحب کا جھوٹا خلیفہ مشہور کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور مرید شاگرد بناتے ہیں بیشتر رافضی اور خارجی لوگ ماہوار کی طمع سے نائب دجّال کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے اُس وقت ہدایت دی اور میں نے کہا اگر پادری صاحب ہزار روپئے بھی ماہوار دیں گے تو یہ کفر اور ایسی نوکری مجھ سے نہ ہوسکے گی اگرچہ اُس وقت میرا دل بہت نرم ہوگیا تھا کہ بے محنت پچاس روپئے ماہوار ملتے ہیں قبول کرلوں مگر اللہ پاک نے مجھے بچایا"

کتاب "تحفۂ محمدیہ" مطبوعہ لیتھو برقی پریس نئی سڑک کانپور۔ صفحہ ۳۱/ ۳۲

حال طباعت: جستجو اور تلاش سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ کتاب اپنی مقبولیت اور ضرورت کے پیش نظر متعدد بار زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے۔ خود ممبئی شہر میں ہی دو مرتبہ طباعت کا تذکرہ ملتا ہے ایک کریمی پریس دوسرا افضل اللہ کھمکر کا پریس تیسرا لیتھو برقی پریس کان پور جہاں سے ایک مرتبہ طباعت ہوئی ہے اُس کے بعد طباعت کا تذکرہ کہیں نہیں ملتا ہے بلکہ سلسلۂ طباعت ختم ہوگیا تھا اِسی لئے کتاب کے سارے نسخے نایات تھے بس ایک یا دو جگہوں میں ہونے کی خبر سنائی دیتی تھی۔

تاثراتِ مشائخ: کتاب نے اپنی افادیت کالوہاسارے اہل علم سے منوایااور علمی سینوں میں اپنا اچھا تاثر ثبت کیا یہی وجہ ہے کہ مشائخ عظام اِس کے مداح ہیں۔ چنانچہ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ ابراھیم رضا صاحب جیلانی میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،'' کتاب نہایت مستند اور لائق اعتماد ہےاور اس قابل ہے کہ اُس سے فائدہ اُٹھایا جائے''۔(مقدمۂ تحفۂ محمدیہ مع حواشی صفحہ ۱۳)

قاضیٔ ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر حضرت مفتی اشرف رضا صاحب فرماتے ہیں''اِس کتاب کا تذکرہ اکابر بالخصوص پاسبان ملت خطیب مشرق علامہ مولانا مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا کرتا تھا جابجا کتابوں میں اُس کے حوالے بھی ملتے تھے اُس کو پڑھنے اور مطالعہ کا شوق تھا''(ایضاً صفحہ ۱۱)

آرزوئے اشاعت: کتاب کی نایابی کے دور میں بہت سے اکابرین نے اِس کی اشاعت کی خواہش ظاہر کی بقول الحاج سید میر مختار صاحب اشرفی ''مفتیٔ نانپارہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد رجب علی علیہ الرحمہ کی بھی دیرینہ تمنا تھی کہ اِس کتاب کو شائع کیا جائے۔(ایضاً صفحہ ۸)

والد گرامی حضور تاج الشریعہ حضرت ابراھیم رضا صاحب جیلانی میاں علیہ الرحمہ کا اِس کتاب پر بڑا لاجواب اھتمام تھا منقول ہے کہ آپکی بارگاہ میں جب کوئی

کمزور عقیدے والا شخص آجاتا تو اُس کو یہ کتاب دے دیتے وہ اِس کو پڑھ کر اپنی کمزوری کو دور کرلیتا۔(ایضاً صفحہ ۸)

شرح وحواشی: کتاب کی ایک جامع شرح بھی لکھی گئی ہے جس کو بنگلور کے ایک نامور فقیہ و عالم علامہ قاضی عبدالقدوس علیہ الرحمہ نے کی ہے جو بہت ہی لاجواب اور قابل مطالعہ ہے۔اور حضور مفسر اعظم ہند علامہ ابراھیم رضا علیہ الرحمہ کی کامیاب حاشیہ آرائی سے بھی یہ کتاب مزین ہے۔حاشیہ والا یہ نسخہ جامعہ اہل سنت صادق العلوم سے برسوں پہلے شائع ہو چکا ہے۔

مصنف: اِس شہرہ آفاق کتاب کے مصنف امام اہل سنت قاضی اسلام مجاہد وقت غزالئ دوراں منبعِ علوم و معارف مورخ و ادیب و شاعر حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح اشرف علی حُسینی قادری گلشن آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔قطب دکن سیدی سرکار شہنشاہِ ناسک سید صادق شاہ حسینی قادری علیہ الرحمہ سے نسبی تعلق ہے آپکی نسبی شرافت تو اظہر من الشمس ہے ہی اسی کے ساتھ آپکے علم وفضل کی عظمت کا ایک جہاں مداح ہے۔اُن کے علمی کارنامے خود اُن کا جاندار شاندار تعارف ہیں پھر بھی ایک اجمالی ذکر درج ذیل ہے۔

نام ونسب: عبدالفتاح عرف اشرف علی ابن میر عبداللہ حسینی ابن سید زین العابدین

ابن محی الدین ابن سید عبد الفتاح ابن سید شیر محمد حسینی ابن سید صادق شاہ حسینی (علیہم الرحمۃ)

تعلیم و تربیت: آپ نے ملک کے مشاہیر اساتذۂ فن سے علوم وفنون عقلیہ ونقلیہ حاصل کیا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں، سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم ساکن بڑودہ، مولوی بشارت اللہ کابلی، ملا عبد القیوم کابلی، مفتی عبد القادر تھانوی، مولوی خلیل الرحمن رامپوری، مصنف سیف الجبار علامہ فضل رسول بدایونی، مولوی اکبر کشمیری، معلم ابراھیم باعکظہ (علیہم الرحمۃ)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا مفتی سید عبد الفتاح اشرف علی گلشن آبادی نے کسی خاص درس گاہ میں تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ اپنے زمانے کے دستور کے مطابق اساتذۂ وقت کی خدمت میں رہ کر کسب علم کیا۔

حلیہ شریف: رنگ کھُلتا ہوا، گندمی نورانی چہرہ، درمیانہ قد، اونچی ناک، لباس میں پاجامہ کرتا زیبِ تن کرتے خانوں کی وضع قطع کی ٹوپی اور اُس پر پگڑی باندھتے۔

ازدواجی زندگی: آپ نے دو شادیاں کیں پہلی شادی شرف النسا بی بی سے ہوئی جن کا تعلق پیرزادہ خاندان سے تھا دوسری شادی ۱۱/ربیع الاول ۱۲۵۲ھ کو عائشہ بی بنت عبد الرحمن سے ہوئی۔

اولاد: سید امام الدین احمد، مولوی سراج الدین

اخلاق و عادات: آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، بامروت باوضع، مجسمۂ اخلاق انسان تھ بزرگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تقویٰ پرہیزگاری طہارت لطافت تو اُن کی گھٹی میں پڑی تھی، حق گوئی بے باکی خدا ترسی ہمدردی اور منکسر المزاجی کے پیکر تھے۔

عہدے اور مناصب: آپ نے فتویٰ نویسی کا عربی زبان میں امتحان دیا اور اُس میں کامیابی کی سند حاصل کی اُس کے بعد ۱۸۵۶ء میں دھولیہ ضلع خاندیش مہاراشٹر کی عدالت میں مفتی کے عہدے پر فائز ہوئے اس عہدۂ عالیہ پر آپ ۱۸۵۶ء سے لے کر ۱۸۶۴ء تک رہے پھر ممبئی کے الفنسٹن کالج اور ہائی اسکول میں عربی و فارسی کے استاذ رہے۔

تصنیفات: آپ کثیر التصانیف تھے آپ کی تصانیف یہ ہیں،

۱) تحفۂ محمدیہ ۲) تاریخ الاولیا ۳) جامع الفتاویٰ (چار جلدیں) ۴) دولت بے زوال و برکت حال و مال ۵) کلیہ دانش ۶) مرغوب الشعراء ۷) تاریخِ افغانستان ۸) تاریخ انگلستان ۹) باقیات الصالحات ۱۰) اشرف المجالس ۱۱) رحمۃ للعالمین فیض عام

رسائل: ۱) مناظرۂ مرشد آباد ۲) تحفۃ الموحدین ۳) اظہار الحق ۴) تحفۂ عطرین

۵)تائید الحق

درسی کتاب:۱) مجامع الاسماء ۲) فارسی آموز ۳) تعلیم اللسان ۴) خزانۃ العلم
۵) اشرف القوانین ۶) خزینہ دانش ۷) تحفۃ المقال ۸) اشرف الانشاء ۹)
خلاصۂ علم جغرافیہ ۱۰) مصادر الافعال

منظومات:۱) دیوانِ اشرف الاشعار ۲) توشۂ عاقبت ۳) ترجمہ قصیدہ بردہ

وفات: ۱۵/صفر المظفر ۱۳۲۳ھ کو ممبئی میں رحلت فرمائی اور ممبئی کی مشہور مینارہ مسجد کے بیسمینٹ کے سمت مغرب سپرد خاک کئے گئے۔

مشتاق احمد قادری عزیزی

خادم صادق العلوم شاہی مسجد، ناسک

، نظم

تعارف

جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ایولہ

اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں عالم اسلام بالخصوص برصغیر کے مسلمانوں کیلئے آزمائشی دور تھا۔ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد انگریزی سامراج کے سایہ تلے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ وامت مسلمہ وشعار اسلام کے خلاف پے در پے داخلی وخارجی حملوں کا ایک طوفان نشائستہ تھا ایسے پُرفتن ماحول میں علمائے اہل سنت نے اسلام وسنیت کے تحفظ و دفاع کیلئے اہم فریضہ انجام دیا مزید شر انگیز فتنوں کی سرکوبی کی اسی سلسلے میں امام اہل سنت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی نے انیسویں صدی کے آغاز میں ایک تنظیم بنام جماعت رضائے مصطفیٰ کی بنا ڈالی اسی تنظیم کے پلیٹ فارم سے مسلمانان برصغیر کی دینی، ملی، مسلکی، سیاسی، سماجی، فلاحی، رفاہی اور تعلیمی واشاعتی رہنمائی فرمائی اور اس مشن کو بڑھانے کا ذہن وفکر عطا کیا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی سرپرستی اور کچھوچھہ مقدسہ و مارہرہ مطہرہ کے باعظمت بزرگوں کی نگرانی میں علمائے اہل سنت نے شردھانند کی تحریک ارتداد شدھی تحریک کی بیخ کنی وسرکوبی فرمائی اور لاکھوں مسلمانوں خصوصاً راجپوتوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی یہ تاریخ کا بڑا روشن باب ہے، اسی طرح جلسے جلوس، مساجد ومدارس اور حالات کے تقاضوں کے مطابق دینی کتب و رسائل کی اشاعت وتقسیم کی جسکے ذریعے ملک عزیز کے مختلف علاقوں میں اہل سنت کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیا اور مابعد کو اسی نہج پر کاربند رہنے کا مزاج دیا۔ اسی طریقہ کو جاری وساری رکھنے کیلئے مہاراشٹرا کے تاریخی شہر ایولہ میں بھی اس تنظیم یعنی جماعت رضائے مصطفیٰ کا قیام عمل میں آیا جس سے یہاں کی جمود وتعطل پذیر سنیت نے تحریک کو قبول کیا اور

کار ہائے سنیت میں تیزی آئی۔شہر ایولہ میں اسی تنظیم کے زیر اہتمام مرکزی و قدیمی مسجد معروف بہ کچھی مسجد سے متصل ایک اِدارہ بنام دار العلوم اہل سنت رضائے غوث اعظم منازل ترقی پر گامزن ہے اسکے باجود وقتاً فوقتاً، گاہے بگاہے اکابر اہل سنت و سادات ِعظام کو مدعو کر کے عوام اہل سنت کو متحرک و فعال رکھنے کی جد و جہد کی جاتی ہے نیز فقیہ اسلام، امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے شہر آفاق ترجمۂ قران کنز الایمان شریف کی تقسیم کے ساتھ ہی ساتھ مستحق افراد کیلئے فری میڈیکل کیمپ فلاحی و رفاہی خدمات کی وجہ سے جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ ایولہ نے عوام و خواص کے درمیان اپنا فیضان عام و تام کیا اور اہل سنت کے دینی و ملی مسائل کی خاطر ایک شاندار تاج الشریعہ لائبریری کا انعقاد کر چکا ہے جس سے علماء و ائمہ حضرات استفادہ کرتے رہتے ہیں۔مزید دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میڈیا کی اہمیت و افادیت کو شرعی حدود کی پاسداری کے ساتھ اس جانب بھی قدم بڑھایا ہے۔ اس سلسلے میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ ارسلان رضا خان قادری برکاتی مدظلہ العالی کے شجرہ کی کتابی شکل میں نشر و اِشاعت کے ساتھ اسکا انڈراوئڈ سافٹ ویئیر تیار کیا جا چکا ہے جو سوشل میڈیا سے جڑا ہے۔سبھی حضرات اپنے موبائلوں میں دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں نیز مسرت و شادمانی کی بات ہے کہ اس سال عید میلاد النبی ﷺ کے پُر بہار موقع پر جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ ایولہ کے متحرک و فعّال ممبران اور علمائے کرام کے مفید مشوروں سے تحفظ عقائد اہل سنت کے واسطے تقویۃ الایمان کے ردّ میں سرزمین ناسک مہاراشٹر سے اوّلین لکھی جانے والی معرکۃ الآراء تصنیف ''تحفۂ محمدیہ'' مصنف علامہ سید عبد الفتاح اشرف علی گلشن آبادی کا اجراو تقسیم تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ دام ظلہ العالی کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ جماعت رضائے مصطفےٰ شاخ ایولہ کے سرپرست و صدر حضرت مفتی نور الحسن صاحب قبلہ مصباحی، بانی و چیئرمین اِدارہ اصحابِ صفّہ و دار العلوم تاج الشریعہ

مالیگاؤں نے جماعت کے کارکنوں میں مذہبی، مسلکی بیداری لانے کیلئے ہر ممکن سعی فرمارہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ تحریک کے دیگر ذمہ داران اپنی ذمہ داریاں بھرپور نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تحریک کے پریسڈینٹ حضرت مولانا مشاہد رضا و حضرت مولانا شمشاد احمد برکاتی رضوی صاحبان فروغ رضویت و مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بالخصوص عقائد اہلسنت و مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ہر اُٹھنے والی آواز کو بند کرنے کیلئے تحریراً و تقریراً ہر ممکن سعی سے اہل سنت کے دفاع میں مشغول ہیں۔ مزید جماعت کے ممبران دام، درمے، قدمے سخنے تحریک کے بقا و استحکام کی خاطر نوجوانانِ اہل سنت کو راہِ راست پر لانے کیلئے عقائدِ ضال و مضل سے بچانے کا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز اسی طرح مستقبل میں جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ ایولہ کے علمی، عملی، تبلیغی، اصلاحی، فلاحی، رفاہی اور اشاعتی شعبہ جات میں خدمات کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے منصوبے ہیں۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ مولیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ و طفیل و سرکار غوث اعظم و مشائخ مارہرہ مطہرہ و بریلی شریف خصوصاً اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم و تاج الشریعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روحانی فیوض و برکات سے مالامال فرمائے۔ آمین اور تحریک شاخ ایولہ کو خطوطِ اعلیٰ حضرت پر کاربند فرمائے اور دین وسنیت کی مزید خدمات بخشے آمین بجاہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ واصحابہ واہل بیتہٖ اجمعین۔

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ الَّذِیۡ مَیَّزَ بِکَلَامِہٖ بَیۡنَ الۡحَقِّ وَ الۡبَاطِلِ وَ جَعَلَ الۡاَوۡلِیَاءَ وَ الۡاَئِمَّۃَ دَاۡفِعِیۡنَ حُجَّۃَ کُلِّ زَائِغٍ وَّ عَاطِلٍ وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَ حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدِنِ الۡمُخۡتَارِ الۡاَمِیۡنِ کَمَا قَالَ تَعَالٰی فِیۡ شَانِہٖ وَ مَا اَرۡسَلۡنَاکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ وَاَصۡحَابِہٖ الۡمُھۡدِیِیۡنَ وَ اَتۡبَاعِہٖ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ اَمَّا بَعۡدُ فقیر حقیر خاکسار خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن جمیع المومنین سب دین دار صاحبوں کی خدمت میں ظاہر کرتا ہے کہ کئی برس سے ایک نیا فرقہ ہند میں پیدا ہوا تھا اور اسکے سال یعنے ۱۲۴۸ ہجری مقدسہ میں حرمین

الشریفین کے علما کے اجماع اور اتفاق سے استیصال پایا اُس فرقے کا احداث ہونا اور استیصال پانا اور دہلی مدراس کلکتہ ممبئی حرمین الشریفین کے سب دیندار عالموں کی صحیح مہر و دستخط کے فتوے اور چاروں مصلوں کے مفتیوں کے جواب وسوال اور خطوں کے داخلے جو یہاں کے رئیس بزرگوں کے مکہ معظمہ سے آئے ہیں مع تفصیل نام ونشان ہندی عبارت میں ترجمہ کر کے اس مختصر رسالے میں جمع کیا اور نام اس کا تحفۂ محمدیہ رکھا تا کہ ہر ایک مسلمان اسکو پڑھکر اُنکے احوال سے واقف ہو جائے اور پھر ان کے مکر وفریب کے دام مین نہ پھنسے اور ناظرین بحکم اُنْظُرْ اِلٰی مَاقَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ چشم انصاف سے اس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھیں اور اس عاجز کی خطا اگر کہیں ہوئی ہو تو اسے اصلاح دیں اور دعائے خیر سے یاد کریں اس رسالے میں ایک مقدمہ سات باب اور ایک خاتمہ مقرر کیا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ حَسْبُنَا اللّٰہِ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

مقدّمہ

جاننا چاہئے کہ ابتدا میں اس فرقے والوں نے اپنے پانچویں مذہب کا نام محمدیہ رکھا اور خود کو عامل بالحدیث قرار دیا لیکن ہند کے علما نے جو اُنکے رد میں کئی رسالے

تصنیف کئے ہیں بعضوں نے اُن کا نام نئے مذہب والے بعضوں نے متوغلین رکھا اور بعضوں نے معتزلہ وہابیہ اور اسماعیلیہ کے نام سے مخاطب کیا لیکن ابھی حرمین الشریفین اور حضور بادشاہ ادام اللہ تعالی برھم وحسا بھم علی رؤس المسلمین الی یوم الدین کے خاص خطبوں سے ان لوگوں کا نام وہابیہ ثابت ہوا الغرض انکا اعتقاد ومعتزلہ سے بدتر بلکہ ۷۲ فرقوں میں یہ شریر اور بد اعتقاد زیادہ ہے کیونکہ اُن فرقوں میں بعضے فروعات میں اختلاف کرتے ہیں اور بعضے اہل بیت کی شان میں اور بعضے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں کے باب میں گفتگو اور تکرار کرتے ہیں لیکن جناب آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں کچھ بے ادبی نہیں کرتے اور یہ لوگ تو جو آیتیں بتوں کی اور بت پرستوں کی شان میں نازل ہوئیں ہیں ان کو انبیا، اولیا ملائکہ اور دین کے بزرگوں کی طرف لگاتے ہیں اور اہانت وحقارت سے پڑھکر عداوت اور نفاق پر نوبت پہنچاتے ہیں اللہ تعالی ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو انکے شر وفساد سے بچائے آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

پہلا باب

اس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث پانے کے بیان میں

اخبار آئینہ گیتی نما کلکتے کی چھپی ہوئی مورخہ غرہ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۱ سنہ ہجریہ مقدسہ جو مولوی حکیم احمد حسین صاحب کے اہتمام سے سرکاری مدرسے کے علاقے میں چھپی ہے اور اُس کی نقل مجمع الاخبار میں ۱۳ جمادی الاولیٰ سنہ مذکور کو چھپی ہے۔

اصل فارسی نقل آئینہ گیتی نما کی عبارت

خبر ماجرائے متبدعین ضالین مضلین خذلہم اللہ جمیعا پوشیدہ نماند کہ بوجود برکت و ہدایت آمود اکمل اولاد مصطفوی اجمل احفاد مرتضوی قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین مقدمۃ الجیش عارفان دین مروج احکام شرع متین سر حلقہ اتقیا رئیس الشہداالمؤید من الواحد الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن اخوانہ و انصارہ بسیارے از بدعتہائے دیرینہ وضلالتہائے پارینہ اکثر بلاد سیماً ملک وسیع الفضاء کثیر البلائے ہندوستان کہ اکثر افراد ساکنین آن مبتلائے دام ملاہی و بدعات میبا شد برخاستہ و ہزاراں ہزار مرداں و زناں و پیروجواں از افعال نامشروعہ دست کشیدہ بشرف توبہ وانابت مشرف گشتہ اختیار طریقہ مسنون واعمال نجات مقرون اختیار نمودہ اندو دائرہ بریں ہدایت آں مقدار وسعت پذیرفت کہ از شاہجہان آباد تا کلکتہ کمتر دیہی خواہد بود کہ در انجا اثری از آثار آں نرسیدہ و عالمے بفیض برکات

آن عالی درجات از گرداب جہالت و ہادیہ ضلالت خلاص یافتہ بشاہراہ ہدایت قدم نہادند و آنچہ درراہ خدا بخلوص نیت ازاں عارف کامل بوجود آمد مشاہدۂ دوست و دشمن گردید اینکہ جان عزیز درین کار درباخت و برفاقت وصحبتِ شہدا بخلد برین شتافت بعد شہادت آن مقبول بارگاہ کبریا احدے از اصحاب صفوت وتقوی انتساب کہ بعد آنحضرت مسند سلسلۂ عالیش بیارایدو طریقہ ہدایت و ارشاد مسلوک دارد نماند کہ اکثرے بلکہ جمیع آں پاک بازاں باشتیاق جناں سبقت جستہ رو بروئے آنجناب ہدایت مآب شربت خوشگوار شہادت نوشیدہ بانتظار روح مطہرش چشم برراہ گشتند مگر نا اہلاں چند باغراض نفسانی وتسویلات شیطانی بسند مختار بودند خود ہا باخذ بیعت بحکم آنجناب کہ نظر برتوسیع احاطۂ ارشاد ہر طالب راا جازت می فرمودند قدم بر بساط وعظ ونصیحت نہادہ بشہرت خلافت آنحضرت دکان تزویر برچیدند وخود ہارا پیشوا ومقتدائے وقت قرار دادہ بسیارے راازبندہاے خدا بدام ضلالت آوردند و چوں ہمہ آن طائفہ از جمیع علوم درسیہ کہ از شرائط علوم دینی اند بے بہرہ محض بودند و در تحصیل آں قطع نظر از امتداد زمان قلت وقعت واعتبار خود نزد عوام فہمیدہ گرفتار شکہائے شیطان شدند یعنی برجمیع علوم دینی از فقہ واصول وکلام وعلمائے آں زبان طعن وتشنیع کشادہ خود را عامل بحدیث مشتہر ساختند و بدیدین ترجمہ فارسی مشکوٰۃ شریف شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ وترجمہ ہندی فرقان مجید

حضرت مولوی عبدالقادر و مولوی رفیع الدین علیہما الرحمہ دعوی محدثی و مفسری نمودہ علانیہ بشان ائمہؒ اربعہ و دیگر فقہا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بتہمت کذب و افترا ساختہ خاک بدہان گندہائے خود انباشتند و رفع یدین و آمین بجہر و تلاوت سورۂ فاتحہ بعقب امام وغیرہ مسائل بکمال اصرار و استبداد بمعتقدین خویش تعلیم نمودند و بایں حرکت ایں بے ہودگاں طلبہ برد و نسخ اقوال و اعمال باطلہ ایں باطلاں پرداختند و رسالہا بتالیف رسید و اختلافِ عظیم و تفرقہ جسیم درمیان خواص و عوام اہل سنت و جماعت پیدا گشت تا اینکہ در بسیارے جاہا نوبت زد و ضرب و کشت و خون رسید و بال ایں ہمہ افتتان بنامہ اعمال آن سیہ درونان مندرج گردید و چون کاسۂ حرص ایں حریفاں بنذور وغیرہ سلوکات مریدان حسب مطلب پرنگشت دامے دیگر گستردند و آں اینکہ حضرت سید صاحب شہید نگشتہ بلکہ بفلاں کوہ بفکر درستگیٔ سامانِ جہاد مصروف می باشند پس ہر مسلم را باید کہ تائید آنجناب بار سال زر و مال کہ در ثواب مقدم بر جان واقع گشتہ نماید و بسیارے پاک اعتقاداں نیک نہاد از رجال و نسا اسباب و زیورات و جائداد خود فروختہ بخدمت واعظاں مذکورین رسانیدن و آن خود گم گشتگاں بایں حیلہ کیسہائے آرزو و صُرّ ہائے تمنا پر کردند و سالہا ایست کہ بوسیلۂ ایں دام مالہائے مردماں شکار میکنند و ہیچ قریہ و دہ از آفت و غارت ایں بدبختاں و کوچک ابدالاں

ایشاں محفوظ نماندہ حتی کہ تا حیدر آباد دکن وغیرہ صوبہ جات کہ خارج از احاطۂ تصرف سرکار کمپنی است از تاخت وتاراج آنہا باقی نماندہ از انجا کہ کشف ایں راز برخواطر عوام کہ قول خواص بتاثیر افسوں آنہا طائفہ دریں باب مقبول نمید ارند بدون اختلاف و ناموافقت بعضے ازاں کردہ بعض دیگر ممکن بنود دریں جز زمان بمقتضائے مشیت ایزدی مسمیٰ زین العابدین احدے ازاں زمرہ را بامرشد و اُستاذ خود کہ ولایت علی عظیم آبادی باشد خلاف افتاد لہذا خطے متضمن بعضے حالات او بخدمت احدے از معتبرین کلکتہ برنگاشتہ کہ برائے تیقظ غافلین وتصریح عاقلین نقلش دریں اوراق سمت نگارش کہ می یابد امید از ناظراں ایں کہ مضمون آنرا تا ہر جا کہ دست رس باشد اعلان فرمایند کہ خالی از ثواب عظیم نیست و پوشیدہ نماند کہ اصل و امام این فساق مولوی فضل الحق بنارسی کہ بالفعل تبدیل مذہب اہل سنت و جماعت باثنا عشری نمود و محمد حسین و ولایت علی عظیم آبادی صادق پوری و دیگر برادران او میباشد و دیگراں را بمنزلہ قیاس باید نمود اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَکَائِدِ الشَّیْطَانِ و نقل خط ایں است

نقل بجنسہ خط مرقومہ

از زین العابدین بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض آنکہ باوجودیکہ ازیں

خدمت گاریٔ جناب مولوی ولایت علی صاحب ایں عاجز ہر آفات مبتدعہ راد رحق کسے کہ دین و ایمان خود مقرر کند نہایت بد میداند و درحق کسے کہ برائے جمع ایں بدعات شروع کند سنت می انگارد مع ہذا اعتماد برصداقت و دانائی وخیر خواہی جناب مولانا و مرشدنا ولایت علی صاحب نمودہ ہر چند بشارات جناب موصوف دراحاطۂ عقل نمی گنجید ند خود را روانہ بطرف منزل معلوم گردانید آنجا رسیدہ قولے یا فعلے یا حرکتے یا سکونے کہ شایانِ امام ہمام باشد نشنیدم وندیدم بلکہ کریم اللہ میواتی کہ درفریب قاسم کذاب آمدہ بود از طرف مُلّاغاَ ور در قافلہ آمدہ اظہار میکرد کہ امیر المومنین می فرمایند شیخ ولی محمد ایں قدر مردود شدہ کہ اگر رنجیت سنگھ از قبر برخاستہ توبہ کند قبول خواہد شد وتوبہ ولی محمد نخواہد شد و می فرمایند کہ مسلمان شدن بس مشکل است دریں زمانہ یک قاسم را خدا مسلمان نمودو می فرمایند کہ زین العابدین مرد خوب است کہ ہمہ مال واسباب خود حوالہ قاسم نمودو از عنایت علی نہایت ناخوش ہستند کہ ہمہ مال و اسباب خود حوالہ قاسم ننمودو علی ہذا القیاس ہمچنیں خرافات کہ قطرۂ از دریا ہم نمی توانم کہ بنویسم شنیدہ متحیر می شدم و از قاسم می پرسیدم شخصے کہ پرتوِ انبیا علیہم السلام در اخلاق ورحمت وعقل داشتہ باشد صدورِ ہم چنین اقوال درشت از جناب او درفہم نمی آید بس متحیرم قاسم جواب میداد کہ حضرت بالفعل درجذب ہستند وضمیر الدین یک مہر نام امام از طرف خود کندہ کنانیدہ از

ہندوستان باخود بردہ بود روزے کریم اللہ از طرف ملا غاور پیام آورد کہ امام ہمام مہر
نام خود می طلبد قاسم ہماں مُہر بدست کریم اللہ فرستاد و بعد چند روز کریم اللہ مُہر واپس
آورد گفت امام می فرمایند کہ جا بجا از طرف من خطوط بنویسند و ہمیں مہر ثبت نمایند آں
وقت ہم ایں عاجز گفت کہ ہنوز مردماں را در حیات امام شک است کتابت خطوط یا
ثبت ایں مُہر جدید کہ بجز مضرت توقع منفعت نمیدارد از عقل رسائی امام ہمام بس
بعید معلوم می شود یک دو روز کریم اللہ پیام آورد کہ امام ناخوش می شوند و می فرمایند کہ
زین العابدین مرا عقل می آموزد و نیز ملا غاور می گویند کہ دو صحابی در جنگ بدر گاہے می
گویند احد نام یکے ابن عباس و دیگر ابن خُزیمہ غائب و مخوف شدہ زیر زمین ہدایت
کردہ الحال کہ زمان ظہور امام قریب است از میان سنگے بالائے کوہ شاہ گرادن
بیروں آمدہ معیت امام اختیار کردند و نیز می گویند کہ بادشاہ جن از چین کلاں طلبیدہ
است براں تخت امام ہمام با تمام اولیائے زمانہ مثل سلیمان علیہ السلام بر ہوا سیر
میکنند و نیز ملا غاور قبل عید الاضحیٰ می گفت کہ تمام اولیا با پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم پیش امام آمدہ بودند ہمہ اولیا امامِ ہمام را گفتند کہ برخیز لشکر کُفّار بر بالاکوٹ
آمدہ امام فرمودند کہ بجز حکم خدا نخواہم برخواست آخر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ
برخیز امام جواب دادند کہ غلام را اختیار خود نیست و ملا غاور قبل ملاحظہ کنانیدن جسد

مصنوع عہد و پیمان واثق از مردماں بگرفت کہ ارادۂ کلام ومصافحہ نکنند والا چہار دہ
سال دیگر غائب خواہد شد از کمال محبت ہماں جسد بے حس وحرکت رامیدیدند وسلام ہم
میکردند کہ جواب نمیداد لیکن قصد مصافحہ نمیکردند آخر شدہ شدہ بمصداق مثل کلمہ خبیثہ
چوں شک در دل مردماں زیادہ شد وقصد مصافحہ کردند ملا غاوِر ترسانیدن شروع نمود کہ
اگر کسے بے اطلاع قصد مصافحہ خواہد کرد میاں چشتی صاحب ویا میاں عبداللہ صاحب
از طمنچہ خواہند زد چوں دید کہ ترسانیدن ہم بکار نمی آید مردماں بغیر مصافحہ نخواہند گذاشت
وحقیقت حال واضح خواہد گشت گفتن گرفت کہ امام می فرمایند کہ مردماں بردیدن من
بغیر مصافحہ وکلام اکتفا نکردند وشکر ایں نعمت بجانیاوردند او سبحانہ ناراض شد تا وقتیکہ در
قافلہ نخواہم آمد ہرگز ملاقات نخواہم کرد بعد ازیں دیدن مردماں آں جسد ایک
بار مفقود شد تا اینکہ مُلّا تراب با یک دو شخص دیگر از کابل وقندہار آمدہ بودند طمع بسیار ملا
غاوررا داہایند او دردام طمع افتادہ برسہ کس راپیش ہماں جسد مصنوع برد اینہا کما حقہ
دیدند کہ بتے مصنوع از پوست بز وکباہ وچوب وریش ساختہ بود ایں ماجرا را از قاسم
کذاب پرسیدم جواب داد درست است ایں کرامت امام ہست کہ ہمیں صورت
ممزّخہ بنظر آنہا آمدند بعد ازیں ملا غاور گفتن گرفت کہ حضرت ناخوش شدہ آمد ورفت
در خانہ من ترک نمودند بالفعل بخانۂ میاں چشتی صاحب گاہ گاہ می آیند بجائے میاں چشتی

صاحب نیز قاصد مولوی خدا بخش صاحب گو جر نو جوان را گرفتہ زد و کوب نمودہ تاج و پائے پوش میاں کاذب بفرخ آباد آوردہ اینست شمہ از احوال افترا وضلالت اینجا فقط وفقیر کہ دراوائل ہماں جسد بے حس وحرکت را دیدہ خطوط نوشتہ بود و جہتش فرط عقیدت جناب بود الحال کہ کذب وافترا وضلالت اینجا اظہر من الشمس گردید خیر وانجام کار آں جا بہیچ وجہ ندید بمصداق فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ خود را از ضلالت رہا نمود دریں خط مولوی بدیع الزماں ومولوی رجب علی را سلام نوشتہ بود

خلاصۂ ترجمہ اُسکا ہندی عبارت میں

پوشیدہ نہ رہے کہ حضرت اکمل اولاد مصطفوی واجمل احفاد مرتضوی قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین المؤید من اللہ الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن اخوانہ وانصارہ کے جود برکت آمود سے بہت بدعت اور گمراہی کے کام ہندوستان کے ملک میں سے موقوف ہوئے اور ہزاروں مسلمان مرد عورت شرک و بدعت کے قید سے خلاصی پا کر انکے مرید ہو کر توبہ اور ہدایت سے مشرف ہوئے چنانچہ دہلی کلکتہ اور ممبئی کے تمام اطراف کے شہروں میں ایسا کوئی مقام باقی نہ رہا کہ جہاں ان کے فیض کا اثر نہ پہنچا اور اکثر مؤمنین پاک اعتقاد انکی مریدی اور

بیعت کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی اور سنت پر قائم ہوگئے اور جو کچھ انھوں نے اللہ کی راہ میں کوشش کی سب دوست و دُشمن پر ظاہر ہے یہاں تک کہ اپنی جان بھی فدا کیئے اور شہیدوں کے ساتھ بہشت بریں کی طرف چلے گئے اُن کے رفیق اور خلفا انکے سامنے سب کے سب شہید ہوئے اور کوئی باقی نہ رہا جو اُن کے مسند خلافت کو زیب دے مگر جو لوگ اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگ نکلے سو ہندوستان میں آ کر پیری مریدی کا سلسلہ بڑھانے لگے اور حضرت سید صاحب ممدوح و مغفور نے دین محمدی کی تقویت اور افزائش کی نیت سے اکثر لوگوں کو یہاں سند خلافت و اجازت عنایت کئے تھے اس لئے بہتیرے نالائق اور نفسانیت والے شخصوں نے وعظ و نصیحت کا بازار گرم کیا اور راور خود کو دین کا پیشوا اور مقتدیٰ سمجھ کر بہت سے بندگان خدا کو اپنے دام فریب میں کھینچا اور یہ لوگ اکثر علم صرف نحو منطق معانی فقہ اصول کلام عقائد وغیرہ علوم درسیہ سے بے بہرہ تھے اور فقط مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ علم حدیث میں اور حضرت تاج المفسرین سلطان المحدثین مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب علیہما الرحمۃ والغفران کا ہندی ترجمہ کلام مجید اور فرقان حمید کا پڑھکر بڑے مولوی بن بیٹھے اور دعویٰ اجتہاد کا شروع کیا اور سب ائمہ اربعہ اور فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی شان میں ناشائستہ باتیں اور جھوٹی

تہمتیں ظاہر کر کے بدبختی کی خاک اپنے منہ میں بھرے اور خود کو عامل بالحدیث جان کر بہت سے مسلمانوں کو شیطانی دام میں گرفتار کیں مگر علوم درسیہ سے بالکل ناواقف تھے اسلئے ہر ایک طالب العلم کے ساتھ مباحثے میں ذلیل وخوار ہوتے رہے انکے پیروی کرنیوالے جاہلوں نے زبان درازی زیادہ شروع کی اور اکثر جگہ مار پیٹ لڑائی جھگڑے کی نوبت پہنچی اور اہل سنت و جماعت کے اجماع اور اتفاق میں بڑا تفرقہ پڑ گیا ہندوستان کے اکثر عالموں نے اُن کے باطل مذہب کے ردّ ییے لکھے اور اُن کے استیصال میں جان و دل سے ساعی ہوئے مگر یہ لوگ اتنی بھی فتنہ انگیزی پر بس نہ کر کے دوسرے مکر کا دام پھیلایا اور نفسانی طمع کے واسطے ایک نئی ڈھب سے مریدوں کے پاس سے روپئے کھینچنے کی تدبیر کی اور اپنے مریدوں اور معتقدوں سے کہنے لگے کہ سید احمد صاحب شہید نہیں ہوئے بلکہ فلانے پہاڑ میں ایک غار کے اندر چھپ کر بیٹھے ہیں اور اپنے لشکر کی درستی کرنے مین مشغول ہیں مگر پیسہ نہیں اسلئے ناچار ہیں اب ہر ایک مرید اور معتقد مسلمان کو لازم ہے کہ حضرت کی مدد گاری اپنے مال و جان سے کرے بلکہ زر و مال سے مدد کرنے کا ثواب زیادہ ہے تب اکثر مسلمان پاک اعتقاد والے کیا مرد اور کیا عورت اپنا زیور اسباب گھر دار بیچ کر ان مولوی لوگوں کو روپیہ دینا شروع کیا کوئی شہر باقی

نہیں رہا جو انکی غارت گری اور لوٹ سے بچا ہو چنانچہ حیدرآباد دکن وغیرہ کئی شہر جو سرکار کمپنی بہادر کے علاقے میں نہیں تھے وہاں سے بھی اُن لوگوں نے ایسا فریب کر کے خوب روپیہ جمع کیا اور اس بہانے سے مدّت تک حرام کا مال کھاتے اور اپنا کیسہ طمع بھرتے رہے اگرچہ بُہت دیندار لوگوں نے یہ احوال ظاہر کیا کہ سید صاحب مغفور مُدّت ہوئی کہ شہید ہو گئے تم عبث ان مکّار دغاباز لوگوں کو کیوں روپیہ دیتے ہو لیکن انکے مریدوں اور معتقدوں کے دل پر اس بات کی تاثیر نہیں ہوئی تھی بلکہ ایسا کہنے والے کو دشمن جانتے تھے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعمّ نوالہٗ نے جو آپ دین محمدی کا نگہبان اور منتقم حقیقی ہے چاہا کہ ان لوگوں کا فساد منقطع کر دے تب زین العابدین نام ایک راس فرقے کا مولوی جو مرید اور شاگرد ولایت علی عظیم آبادی کا تھا اپنے مُرشد سے پھر گیا اور ایک خط ان لوگوں کے مکر اور فریب کی سب کیفیت کا لکھ کر کلکتے کے ایک معتبر شخص کو بھیج دیا اب وہ خط بجنسہٖ چھاپا جاتا ہے تاکہ غافلوں کی غفلت بھری ہوئی آنکھ کھل جائے اور ہر ایک مسلمان اسکے مضمون کو ہر ایک جگہ ظاہر کرے اور دوسرے بھائیوں کے اُن کے فریب سے بچائے تاکہ موجب حسنات کا ہوئے جاننا چاہئے کہ اصل اس فساد کے بانی مولوی فضل الحق بنارسی جو ابھی دہرّیہ مذہب کا بن گیا ہے اور محمد حسین صادق پوری اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی

اور اُن کے رفیق اور خلفا ہیں اور دوسروں کو اسی پر قیاس کرلینا چاہئے اَللّٰھُمَّ اَحۡفَظۡنَا مِنۡ مَّکَایِدِ الشَّیَاطِیۡن

مولوی زین العابدین کے خط کا ترجمہ

بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے عرض یہ ہے کہ یہ عاجز مولوی ولایت علی کے خدمت کاری کی برکت سے بدعتوں کو دین و ایمان کے کاموں میں داخل کرنا بُرا جانتا ہے اور ایسے بدعات کو دفع کرنا سنت سمجھتا ہے باجود اسکے مرشدنا و مولانا ولایت علی صاحب کی سچائی اور دانائی پر جو عقل سے باہر ہے بھروسہ کرکے منزل معلوم کیطرف روانہ ہوا جب وہاں پُہنچا تو کوئی کام کاج کردار گفتار جو امام ہمام کے لائق ہوئے سو میں نے بالکل نہ دیکھا نہ سُنا بلکہ کریم اللہ میواتی جو قاسم کذّاب کے فریب میں آیا تھا ملا غاوِر کی طرف سے قافلے میں آکر یوں ظاہر کیا کہ امیر المؤمنین ایسا فرماتے ہیں کہ شیخ ولی محمد ایسا مردود بنا ہے کہ اگر رنجیت سنگھ قبر میں سے اُٹھ کر توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوگی مگر شیخ ولی محمد کی توبہ قبول نہ ہوگی اور ایسا بھی فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونا بہت مشکل ہے اِس زمانے میں ایک قاسم کو خدا نے مسلمان کیا ہے اور زین العابدین بہت اچھا آدمی ہے کہ اُسنے اپنا تمام مال و اسباب قاسم کے حوالے کیا اور

عنایت علی سے حضرت ناخوش ہیں کہ اُسنے اپنا سارا مال و اسباب قاسم کے حوالے نہ کیااور اسی طرح کی بہت باتیں جو دریامیں سے ایک قطرہ کے برابر میں نہیں لکھ سکوں سن کر حیرت کرتا تھااور قاسم کو پوچھتا تھا کہ جوشخص انبیا علیہم السلام کا پرتو اپنے اخلاق رحمت اور عقل میں رکھتا ہو سو وُہ ایسی سخت باتیں کرے تو کچھ سمجھ میں نہیں آتیں ہیں اسلئے میں بہت متحیر ہوں قاسم جواب دیتا تھا کہ حضرت ابھی حالت جذب میں ہیں اور ضمیر الدین نے ایک مہر امام کے نام کی اپنی طرف سے کندہ کر کے ہندوستان سے ہمراہ لے گیا تھا ایک دن کریم اللہ ملا غاوِر کی طرف سے آیا اور پیغام لایا کہ امام ہمام اپنے نام کی مہر مانگتے ہیں قاسم نے وہ مہر لے کر کریم اللہ کے ہاتھوں بھیج دی چند روز کے بعد کریم اللہ نے وہ مہر پیچھے لایا اور کہا کہ امام ایسا فرماتے ہیں کہ میری طرف سے جا بجا خط بھیجیں اور یہ مہر اُس پر لگا دیں اسوقت بھی اِس عاجز نے کہا کہ اب تک امام کی زندگانی میں لوگوں کو شک ہے اس واسطے خطوں کا لکھنا اور یہ مہر اسپر لگانا امام ہمام کی رسائی عقل سے دور نظر آتا ہے کیونکہ سوائے نقصان کے اسمیں کچھ نفع کی اُمید نہیں بعد دو روز کے پھر کریم اللہ آیا اور کہنے لگا کہ امام ناخوش ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا زین العابدین مجھکو عقل سکھاتا ہے مُلا غاور ایسا کہتے ہیں کہ دو صحابی جنگ بدر میں سے اور کبھی کہتے ہیں جنگ احد میں سے

کہ ایک کانام ابن عباس اور دوسرے کانام ابن خُزیمہ تھا غائب ہو کر زمین کے نیچے ہدایت کے لئے مشغول تھے اب جو امام کے ظہور کا زمانہ نزدیک آیا ہے سو وہ دونوں شاہ گردان کے پہاڑ پر پتھر کے تلے سے باہر نکل آئے اور امام ہمام کی رفاقت میں آبیٹھے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جن کا بادشاہ مہاچین سے بلایا گیا ہے کہ اسکے تخت پر امام ہمام سب اولیاء زمان کے ساتھ بیٹھ کر سلیمان علیہ السلام کے مانند ہوا پر سیر کرتے پھرتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے اوّل ملا غاوِر ایسا کہتا تھا کہ سب اولیا پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ امام ہمام کے نزدیک آتے تھے اور امام ہمام کو کہتے تھے کہ اُٹھو کافروں کا لشکر بالاکوٹ پر آیا ہے امام نے فرمایا کہ میں خدا کے حکم کے سوائے نہ اُٹھوں گا آخر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اُٹھو امام نے جواب دیا کہ غلام کو اتنا اختیار نہیں ہے ملا غاوِر نے یہ ایک پتلا بنایا ہوا دکھلانے کے اوّل سب لوگوں سے عہدو پیمان لیا تھا کہ تم ہرگز مصافحہ اور بات چیت کا ارادہ مت کرو نہیں تو پھر امام ہمام چودہ برس تک غائب ہو جائیں گے تمام آدمی اپنے دل کی محبت سے وہی بیجان جسم کو دیکھا کرتے اور دور سے سلام کیا کرتے اگرچہ کچھ جواب نہ سُنتے تھے مصافحہ کا ارادہ بھی ہرگز نہ کرتے تھے جب چند روز اسی طرح سے گذرے لوگوں کے دلوں میں شبہہ بڑھتی چلی مصافحہ کا قصد کئے ملا غاوِر سبھوں کو ڈرانے لگا کہ اگر کوئی

بے اطلاع مصافحہ کریگا تو میاں چشتی صاحب یا میاں عبداللہ صاحب کو طمنچے سے مارڈالیں گے ملا غاوِر نے دیکھا کہ میرا ڈرانا کچھ کام میں نہیں آتا اور لوگ مصافحہ کئے بغیر نہ چھوڑیں گے اور اس پتلے کی حقیقت حال کھل جائیگی تب یوں کہنے لگا کہ امام ہمام ایسا فرماتے ہیں کہ لوگوں نے میرے دیکھنے پر بغیر مصافحہ اور کلام کے صبر نہ کیا اور اِس نعمت کا شکر بجا نہ لایا اسلئے حق تعالیٰ ان لوگوں سے ناراض ہوا بعد اسکے میں جب تک قافلے میں نہ آؤنگا تب تک کسی سے ملاقات نہ کروں گا پھر تو اُس پتلے کا دیدار کسی کو میسر نہ ہوا الغرض چند روز کے بعد ملا تراب اور ایک اور شخص بزرگ انکے ہمراہ کابل اور قندہار سے وہاں آئے اور ملا غاوِر کو بہت سی طمع دے کر فریب کے شکنجے میں کھینچے آخر الامر ملا غاور ان کو دیدار دکھانے کے واسطے اُس پتلے کے پاس لے گیا انھوں نے اچھی طرح دریافت کیا کہ وہ پتلا بکری کے چمڑے کا اسمیں گھاس بھرا ہوا اور لکڑی بال وغیرہ کا بنایا ہوا تھا اِس عاجز نے یہ احوال قاسم کذاب سے پوچھا اُسنے جواب دیا کہ سچ ہے اور یہ بھی امام ہمام کی کرامت ہے کہ ان لوگوں کی نظر میں ایسی صورت سے دکھلائی دے بعد اسکے ملا غاوِر کہنے لگا کہ حضرت مجھ سے ناخوش ہوئے اور میرے گھر کا آنا جانا موقوف کئے بالفعل میاں چشتی صاحب کے یہاں کبھی کبھی آتے ہیں پھر مولوی خدا بخش صاحب نے گو جر نوجوان کو پکڑ کر مار پیٹ

کر کے انکا تاج اور پائے پوش فرخ آباد میں لائے ہیں یہ ایک شمہ ان لوگوں کی ضلالت اور شرک و بدعت کے احوال ہیں اور اس فقیر عاجز نے اول وہی بے جان جسم کو دیکھکر خطوط لکھا تھا اور بہت اعتقاد صادق حضرت کی جناب میں ظاہر کیا تھا اب ان لوگوں کی گمراہی اور جھوٹا بہتان اظہر من الشمس ہوگیا اور حق کے بعد ضلال آگیا اسلئے خود کو اُنکی گمراہی اور تہمت سے بچایا اور اس خط میں مولوی بدیع الزّ ماں اور مولوی رجب علی کو سلام لکھا ہے فقط

اب یہاں سے صاف معلوم ہوا کہ یہ لوگ سید احمد رائے بریلوی کے دشمن اور ان کے منکر ہیں انکے طریقے ظاہر میں بھی خلاف عمل کرتے ہیں اور باطن میں انکے اذکار اشغال مراقبے مشاہدے بالکل چھوڑ دئے وہ تو خاصے اہل سنت و جماعت تھے مذہب حنفی رکھتے تھے اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ اور مجددیہ ان چارون طریقوں کی اجازت اپنے مرشد حضرت افضل المتاخرین سلطان المفسرین والمحدثین جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے انکو ملی تھی اور انھوں نے اپنے والد اور استاذ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے خلافت و اجازت اور علم باطن کی نعمت پائی تھی اور انھوں نے اپنے والد اور استاد حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم قدس سرہٗ العزیز سے ان چاروں طریقوں کی بیعت اخذ کی تھی اور انھوں

نے حضرت سید عبداللہ اکبر آبادی سے اور انھوں نے حضرت سید احمد بنوری سے اور انھوں نے مجدد الف ثانی سے اور یہ بزرگ موجد طریقہ مجددیہ کے ہیں اور انکو نعمت باطنی حضرت شاہ باقی باللہ صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے ملی تھی اور اس فقیر حقیر کو بھی مجددیہ طریق کی اجازت حضرت مرشدنا سید عبدالرزاق المدعو سید عطا حسین صاحب داناپوری سے ہے اور ان بزرگواروں کی جناب میں کمال اعتقاد رکھتا ہے مگر یہ مردود لوگ اپنے پیروں اور مرشدوں سے بالکل منکر ہوئے کیونکہ یہ سب بزرگوار حنفی مذہب رکھتے تھے اور یہ لامذہب ہیں واللہ اعلم بالصواب

دوسرا باب

کلکتے میں ان لوگوں نے جو فساد کیا تھا اسکے بیان میں

معلوم ہو کہ مولوی عبدالجبّار ابن حبیب اللہ ساکن شیخوپورہ نے ایک بڑا فتنہ دین مین ڈالا اول تو پیری مریدی کرکے اپنا پیٹ بھرتا تھا بعد ازاں مولوی کرامت علی جونپوری کے پاس جو سید احمد صاحب کے بڑے نامی خلیفہ ہیں مشکوٰۃ شریف کا ہندی ترجمہ پڑھکر تین دن میں اُستاد اور مرشد سے بھی زیادہ بڑھ گیا اور چاروں مذہبوں کو بدعت کہنے لگا آخر مسجدوں میں نمازی مسلمانوں کے درمیان فساد ہونا شروع ہوا اور

زبان سے ہاتھ پر نوبت پُہنچی تب عالم باعمل فاضل بے بدل مولوی محمد وجیہہ صاحب مدرس اوّل مدرسہ کلکتہ نے بڑی تلاش کر کے پچیس سوال اور جواب آیات اور احادیث سے مدلل کر کے چھپوادیا اور نام اسکا نظام الاسلام رکھا اور وہاں کے علما کی مہریں جو اس رسالے میں ہیں

غلام سبحان	احمد کبیر	وارث علی	محمد وجیہہ	بشیر الدین	نور الحق	محمد مرتضیٰ
قاضی القضاۃ صدر کلکتہ	امین مدرسہ کلکتہ	مفتی عدالت بادشاہی کلکتہ	مدرس اول مدرسہ کلکتہ	مدرس دوم	مدرس سوم	مدرس چہارم
محمد ابراہیم	خادم حسین	محمد مظہر	احمد حسین	محمد اکبر شاہ	خادم حسین	
معاون	معاون	حکیم	مدرس اوّل	مدرسہ محسنیہ واقع	مدرس مدرسہ	
اول	دوم	سیوم	مدرسہ	شہر چچرہ متعلقہ ضلع ہوگلی	مذکور	
خادم حسین منصور احمد	سید رمضان علی	حافظ محمد صدیق	احمد	خادم حسین	حسین الیسن شطاری	
مدرس مدرسہ مدرسہ مدرسہ	مدرس مدرسہ	مدرس مدرسہ	واعظ و خلیفہ حضرت	مفتی ضلع	مفتی	
مذکور مذکور	مذکور	مذکور	سید احمد قدس سرہ	بیست و چہار پرگنہ	ندیہ سرکوٹ	

صوفی نور محمد سید عبداللہ محمد عبداللہ سب ملکر اسّی علما کی مہریں ہیں اور اس خلیفہ حضرت ممدوح خلیفہ ممدوح مولوی کالح کتاب کے دیباچے کی نقل یہ ہے

اس رسالے کا نام نظام الاسلام اس زمانے کے بعض لوگ فقہ کے مسئلوں کو خلاف قرآن اور حدیث کے تصور کرکے عوام کو بہکاتے ہیں اور فقہا کی بہ نسبت حقارت کے کلمات زبان پر لاتے ہیں اور ائمۂ اربعہ کی تقلید سے لوگوں کو بد اعتقاد بناتے ہیں خصوصاً امام ابوحنیفہ کی فقہ سے لوگوں کو روگرداں کرواتے ہیں اسلئے علمائے دیندار اور فقہائے نیک کردار نے اس رسالے میں نماز کہ رکن اعظم ہے دین کا اسکے مسائل کو قرآن اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب کی حقیقت کو ظاہر کیا اور مقلد کے تئیں اپنی سمجھ کے موافق قرآن و حدیث پر عمل نہ کرنے کی وجہوں کو بیان کرکے بمہر و دستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ اُس کو پڑھ کر دین کے امور میں مضبوط ہوجائیں اور اپنے مذہب پر قائم رہیں پھر کسی کے بہکانے سے نہ بہکیں اور یہ کتاب مطبع احمدی میں سنہ ۱۲۵۷ ہجری مولوی سید عبداللہ ابن سید بہادر علی کی تصحیح سے چھاپی گئی ہے اور اس کتاب میں اس نئے مذہب والوں کو منافق لکھا ہے کیونکہ ظاہر میں یہ لوگ حدیث پر عمل کرنا عوام مسلمانوں میں ظاہر کرتے ہیں لیکن اجماع امت اور اتفاق اہل سنت و جماعت کو توڑتے ہیں اور ہزاروں فساد ڈالتے ہیں اور انکے مددگار ہر ایک جگہ اس پانچویں مذہب کے رواج دینے میں بڑی کوشش کرتے ہیں اور مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِیْ النَّارِ کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو بڑی جماعت مسلمانوں کہ یعنی اکثر علما جس طرف ہوں انکی تابعداری کرو کیونکہ جو شخص دور رہا جماعت سے اور نکلا اجماع سے جمہور علما کے توڈالا جائے گا جہنم کی آگ مین مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں ٦٩ صفحے پر یہ حدیث ہے وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَّ یَدُ اللهِ عَلٰی جَمَاعَتِہٖ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِیْ النَّارِ یعنی کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک خدائے تعالیٰ جماعت کا نگہبان اور مددگار ہے جو کوئی جماعت سے نکلے گا اور انکے طریقے کو چھوڑ یگا پڑیگا یا ڈالا جائے گا جہنم کی آگ میں اب جاننا چاہیے کہ حرمین الشریفین کے سب عالموں کا جو اتفاق اور اجماع ہے وہی سند اور صحیح ہے اور وہاں سوائے اہل سنت و جماعت کے اور بغیر چار مصلوں کے پانچواں مذہب کبھی رواج نہیں پایا اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی سچائی پر اور ان وہابیوں کے مذہب کے جھوٹ ہونے پر اتنی دلیل بس ہے کہ مکہ معظمہ سے انکو شہر بدر کیا اور خارج کر دیا یہ لوگ رسول اللہ سے منکر ہوئے اسلئے بیت اللہ سے

نکالے گئے نعوذ باللہ منہا ظاہر ہوے کہ کلکتے میں ان لوگوں نے تراویح کی نماز کو منع کر دیا اور کہا کہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور حضرت خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت کے عہد میں تراویح کی نماز کی بیس رکعتیں مقرر کیں اور سب اصحابوں کو یہ نماز پڑھنے کی تاکید کی اگر کوئی پڑھے تو آٹھ یا بارہ رکعتیں پڑھے دوسرا فساد ان لوگوں نے یہ نکالا کہ قرآن شریف کا ہندی ترجمہ جاہل لوگوں کو پڑھا کر مولوی بنا دیا اور ان کو کہہ دیا کہ تفسیر قرآن بدعت ہے آنحضرت کے اور صحابہ کے زمانے مین نہ تھی اب وہ جاہل آیتوں کے ناسخ منسوخ اور شان نزول محکم ومتشابہات اور مجمل مبین سے ناواقف رہ کر جیسا دل میں آیا اور عقل ناقص میں سمایا ویسا بیان اور وعظ کرنے لگے اور دوسرے غریب مسلمانوں کو بہکانے لگے اگر کوئی عالم کہتا ہے کہ یہ آیتیں بتوں کی شان میں ہیں تم پیروں اور پیغمبروں کو اسمیں کیوں شامل کرتے ہو اُس پہ کہتے ہیں کہ تفسیر پر ہمارا کچھ اعتبار نہیں تیسرا فساد ناف کے نیچے نماز میں ہاتھ باندھنے کو فعل یہود کہا نعوذ باللہ منہا تب مولوی کرامت علی جونپوری نے جو سید احمد صاحب کے بڑے خلیفہ ہیں ان لوگوں کے بداعتقاد وکفر کی باتوں کے ردّ میں ایک کتاب بنام قوۃ الایمان تصنیف کی اور اسمیں بائیس علما کی صحیح مہر ہے اور وہ کتاب کلکتے کے مطبع قادری میں مولوی

عبدالجلیل صاحب کے اہتمام سے ۱۲۵۳ سنہ ہجریہ مقدسہ میں چھاپی گئی اور ان سوالوں جوابوں کی تفصیل اور ان لوگوں کے اعتقاد کی باتیں اسمیں مفصل لکھی ہیں اب پہلے فساد کا جواب یہ ہے کہ مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام کے ٦٦ صفحے پر حدیث شریف میں صاف آیا ہے عَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وَ سُنَّۃِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَھۡدِیِّیۡنَ یعنی تم کو لازم ہے کہ میرے طریقے پر عمل کرو اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے پر عمل کرو جو تم کو ہدایت کرنیوالے ہیں پر اہل سنت و جماعت کے نزدیک جو فعل کہ اصحابوں کے زمانے میں رواج پایا اسکو بھی سنت کر کے سمجھتے ہیں اور اسی لئے تراویح کی بیس رکعتیں پڑھتے ہیں اور اسکو سنت التراویح کہتے ہیں مساجد اور منابر کو زینت دینا فرش روشنی تکلف سے کرنا بھی حضرت خلیفہ ثانی کے وقت سے جاری ہوا اسی لئے آپکو مزین المسجد والمنبر والمحراب حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یعنی مسجد منبر اور محراب کو زینت دینے والے اور اُس کا خلاصہ سراج الہدایت کے باب البدعت میں لکھا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ پیغمبر سے تو منکر ہوئے تھے مگر اصحابوں کے اجماع سے بھی منکر ہوئے دوسرے فساد کا جواب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام اور آپکے تمام اصحابوں کی اس زمانے میں یہی زبان اور اصطلاح تھی جس زبان مین اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنا کلام مجید نازل

کیا تب بھی اصحابوں کی اکثر آیتوں کے معنی سمجھنے میں اختلاف پڑتا تھا اسلئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حضرت نبی علیہ السلام کے چچیرے بھائی تھے انھوں نے تفسیر لکھی اوراب تو خاص عرب لوگوں کو بھی بغیر تفسیر پڑھنے کے ہر ایک آیت کے معنے معلوم نہیں ہوتے پھر اور ملک کے رہنے والوں کو کیونکر فقط تحت اللفظ معنی پڑھنے سے سب کلام مجید کا مطلب معلوم ہو جائے گا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت کے ظاہری معنی اور باطنی معنی ثابت ہیں اور باطنی معنی سات درجے تک ہیں اور حضرت تاج المفسرین والمحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دس مسائل کے رسالے میں نحو، صرف اور منطق معانی کے علم کو پڑھنا فرض کفایہ لکھا تا کہ تفسیر کی عبارت اچھی طرح ذہن میں آوے یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ قرآن شریف کے بھی تابعدار نہیں کیونکہ اسکا اصل مطلب تو تفسیر سے معلوم ہوتا ہے اسکے پڑھنے پر یہ اعتبار نہیں رکھتے تیسرے فساد کا جواب قوت الایمان کی بجنسہ ۱۵۳ صفحے کی عبارت لکھتا ہے تیسری بھول یہ ہے کہ جاہلوں سے کہتے ہیں کہ ناف کے تلے نماز میں ہاتھ باندھنا یہود کا فعل ہے اللہ اُن کو توبہ نصیب کرے سنت کو فعل یہود کہا ایسی بات کہنے مین جو عالم لوگ فتوی دیتے ہیں سو ہم کو اُن کے حق میں کہنے سے شرم آتی ہے کیونکہ آخر وہ لوگ کلمہ گو ہیں اور ایسی بات

بے علمی کے سبب کہتے ہیں اگر چہ سب عالم کہتے ہیں کہ کفر کا کلام جہالت سے کہنے سے بھی کافر ہوتا ہے مگر ہم انکے حق میں دعا ہی کرتے ہیں کہ اللہ ان کو ایسی باتوں سے توبہ کی توفیق دے اب ناف کے تلے ہاتھ باندھنا سنت ہونے کی دلیل سنو تیسیرا لاصول کے ۲۱۲ صفحے میں کتاب الصلوٰۃ کے پانچویں باب میں یہ حدیث ہے عَنْ اَبِیْ حُجَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَلِیّاً رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ فِیْ الصَّلٰوۃِ وَیَضْعُھَا تَحْتَ السُّرَّۃِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سنت ہے ہاتھ رکھنا نماز میں یعنے ہاتھوں کا باندھنا نماز میں سنت ہے اور رکھنا دونوں ہاتھوں کا ناف کے تلے روایت کیا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد اور دارقطنی اور بیہقی کی روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا اَلسُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ عَلٰی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ یعنی سنت ہے رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے ناف کے اور ایک روایت میں وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلٰی الشِّمَالِ بھی آیا ہے یعنی سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا سنت ہے ہدایہ بحرالرائق کفایہ عنایہ نہایہ اور کافی میں بھی اس مضمون کی حدیث ہے صرف لفظ میں اختلاف ہے اور معنی میں اتفاق اور بحرالرائق میں ہے عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلٰثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ وَذَکَرَ مِنْ

جُمۡلَتِهَا وَضۡعُ الۡیُمۡنٰی عَلَی الشِّمَالِ تَحۡتَ السُّرَّۃِ یعنی تین چیزیں ہیں پیغمبروں کی سنت سے اور بیان کیاان میں سے رکھنا داہنے ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر نیچے ناف کے فقط اور اسطرح کے تمام مسئلوں کا اختلاف مع سوال جواب اور سب ہندوستان کے علما کے رسالے اور فتوے اور حرمین الشریفین کے سب عالموں کے مسائل چالیس جزء کے قریب ہندی عبارت میں اسی فقیر حقیر نے جمع کیا ہے اور دلائل عقلی و نقلی بتفصیل اسمیں لکھ کر بطریق تحفہ محمدیہ کبیر اسکا نام سراج الھدایت رکھا ہے اسلئے یہاں فقط مختصر تین مسئلوں کے جواب لکھ دیا تا کہ معلوم ہو کہ ہر ایک جائے کے علما نے بلکہ سید احمد کے دیندار خلفا نے بھی ان لوگوں پر کفر ثابت کیا ہے۔

باب تیسرا

مولوی عبدالجبّار کے خط کے احوال

ظاہر ہو کہ یہ شخص کلکتے میں مولوی ولایت علی کے گماشتے تھے کئی طرح کے فساد وہاں نکالے مگر جناب حضرت مولوی کرامت علی صاحب جونپوری جو حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے اعظم الخلفا اور عالم باعمل ہیں ظاہر کے علم کے ساتھ اللہ سبحانہ نے انکو باطن کی بھی نعمت عطا کی ہے قوت الایمان کے خاتمے

میں ۳۲۳ صفحے میں کیا اچھی باتیں انصاف سے لکھی ہیں جسکی عبارت بجنسہٖ یہاں داخل ہوئی ہے اور سب دیندار مسلمان خصوص حضرت مولانا و مرشدنا سید احمد صاحب کے خلفا اور مریدوں کو اسکا ماننا اور اس پر عمل کرنا لازم ہے اگر چشم انصاف سے دیکھیں تو بالکل اپنی نفسانیت اور گمراہی چھوڑ دیں اور اپنے پیروں کی تابعداری اختیار کرلیں اور کبھی چار مذہبوں سے منکر نہ ہویں اور پانچواں مذہب نکالنے سے توبہ کریں اور اگر اپنے پیروں کی اور اُنکے خلفا کی بات نہ مانیں تو جہنم میں جائیں نَعُوۡذُبِاللّٰہِ مِنۡھَا قوت الایمان کا خاتمہ صفحہ ۳۲۳

جب کتاب قوت الایمان تمام ہو چکی تب مولوی عبدالجبّار ابن حبیب اللہ ساکن شیخوپورہ نے فارسی زبان میں نادر علی کے ہاتھ ایک سوال لکھ کے بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر اس سوال کا جواب نہ لکھو گے تو ہم جو قوت الایمان کا جواب لکھیں گے اس میں لکھیں گے کہ ہمارے اس سوال کا جواب نہ لکھ سکے تب اس خاکسار نے کہا کہ اس سوال کو ان سے لکھوالاؤ اور نیچے ان کا نام بھی لکھوالاؤ تب بارے (ایک بار) مولوی عبدالجبّار صاحب نے اس سوال کو لکھا اور اسکے نیچے ایک رقعہ بھی لکھ کے پھر نادِر علی کے ہاتھ بھیجا اور رقعہ کے نیچے نام حیات نبی کا لکھا تب ہم نے نادر علی کو قسم دے کر پوچھا کہ سچ کہو یہ رقعہ کس کا ہے تب اس نے کہا کہ عبدالجبّار کا اور حیات نبی کا نام بھی انھوں نے

اپنے ہاتھ سے لکھا ہے سواس رقعہ اور سوال کو بجنسہ ہم لکھ کے اُس کا جواب ہندی لکھتے ہیں جس میں ہر خاص و عام کی سمجھ میں آئے اور سب مسلمان لوگ سوال و جواب دیکھ کے اُنکے مذہب کا حال بخوبی دریافت کرلیں **رقعہ** عبدالجبّار کا یہ ہے بعد سلام علیکم واضح باد ایں سوال مشکل است نوشتن جواب خیلی دشوار چناں نشود کہ بجائے جواب بنویسند کہ ایں طعن است بر جناب امیر المومنین سید احمد چہ سوائے ایں جواب دیگر از اں صاحب ممکن نیست و اگر قصد جواب باشد در سوال من کم و بیش ننمایند ورنہ در قیامت دامن گیر خواہم شد بقدر وسع در اصلاح کو شد حیات نبی رقعہ کا جواب علیکم السلام پہلے اپنے رقعہ کا جواب سنئے مولوی صاحب آپ نے جو **رقعہ** لکھا اور اُسکے نیچے نام حیات نبی کا لکھا تو اس سے کیا فائدہ آخر نادر علی کو جب ہم نے قسم دیا تب اس نے صاف کہا کہ یہ رقعہ بھی مولوی صاحب نے لکھا ہے اور حیات نبی کا نام بھی انھوں نے لکھا ہے تو کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ جیسا جھوٹا کہنا منع ہے ویسا ہی جھوٹا لکھنا بھی اسی طرح آپ لوگوں کو مسئلہ بھی بتاتے ہوں گے اور آپ نے جو لکھا ہے کہ یہ سوال مشکل ہے اسکا جواب لکھنا بہت دشوار ہے ایسا نہ ہو کہ بجائے جواب کے لکھو کہ یہ جناب امیر المومنین سید احمد پر طعن ہے کیونکہ اسکے سوائے دوسرا جواب ان صاحب سے ممکن

نہیں سو آپ سے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر آپ نے یہ سمجھا ہے کہ اس سوال کا جواب کسی بشر سے نہ ہو سکے گا تو ایسا سوال لکھ کے مومنوں کے دل میں وسواس ڈالنا کیا ضرور تھا اور اگر اس سوال کا جواب آدمی سے ہو سکتا ہے تو پھر یہ لکھنا کیا ضرور تھا کہ تم سے دوسرا جواب نہ ہو سکے گا سوائے اسکے کہ بجائے جواب کے لکھو گے کہ یہ جناب امیر المومنین سید احمد پر طعن ہے اگر شاید ہم نے جواب لکھا تو پھر تم جھوٹے ہوئے اور پھر یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ اگر جواب کا قصد ہو تو میرے سوال میں کمی زیادتی نہ کرنا نہیں تو قیامت میں دامن گیر ہوگا تو بھائی کمی زیادتی کیوں کریں گے ہم نے پہلے سوالوں میں کمی زیادتی کب کی ہے اپنے دل میں خود سوچو اسے خاطر جمع رکھو کمی زیادتی نہ ہونے پائے گی باقی ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ہم سوال میں کمی زیادتی نہ کریں گے اور جواب معقول دیں گے تب کیا ہمارا دامن چھوڑنے کا ارادہ ہے تم کو تو مناسب تھا کہ ہمارے دامن سے لگے رہتے کیونکہ تم نے ہم سے چند روز مشکوۃ شریف پڑھا ہے اور جب جواب معقول پاؤ گے اور دل کا شک دفع ہوگا تب تو زیادہ دامن سے لگے رہنا مناسب ہے لیکن بھائی اس میں تو شبہ نہیں کہ نیت تو تمھاری بخیر نہیں ہے اور تمھارے سوال سے تو حضرت پیر و مرشد کے حق میں طعن ٹپکتا ہے چنانچہ ہم کو بھی معلوم ہو گیا اور تم نے پیش بندی کر کے لکھا کہ اس سوال کو سید صاحب پر طعن سمجھو گے

سو بھائی اس میں تو تم بڑے سچے ہو ہم کو تو اس سوال میں صاف طعن معلوم ہوتا ہے مگر بھائی ہم نے یہ جو لکھا ہے کہ سوائے اسکے کہ اس سوال کو امیر المومنین پر طعن سمجھو تم سے دوسرا جواب ممکن نہیں ہے سو اس میں تو ہمکو خوف ہے کہ کہیں تم جھوٹے نہ ہو جاؤ کیونکہ جواب تو ہم سے ہو سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور بھائی ہم تو تم کو سچا کرنے کے واسطے جواب نہ لکھتے مگر لاچار ہیں حق چھپانا گناہ ہے اس سے ہم مجبور ہو کے جواب لکھتے ہیں اور اسوقت اب تمھارا پردہ ڈھانپنا نامناسب ہے کیونکہ تم نے عوام کے بہکانے میں اور ہم سب بھائیوں کو آپس میں لڑوانے میں قصور نہ کیا اور وہ ہندی کی مثل کہ ''لاوے جلھا جوجھین پٹھان'' ہم لوگوں میں سچ ہو جاتی اگر ہم لوگ بھی تمھارے سے ہوتے اب اپنے سوال کا جواب سنو بسم اللہ الرحمن الرحیم سوال چون طریق اربعہ کہ عبارت از چشتیہ ونقشبندیہ وقادریہ ومجددیہ است ونعمت ہائے گوناگوں ایں طریقہا درعالم واقع است بعض درطریقہ چشتیہ بیعت حاصل کرد چشتیہ میگویانند وبعض قادریہ وبعض نقشبندیہ وبعض مجددیہ ونزد جمہور اہالی ایں طریقہا داخل اند بزمرہ آنہا کہ درشان آنہا اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ است وخارج اند از زمرہ آنہا کہ درشان آنہا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ است واحدی قائل نیست کہ کسی از متاخرین و متقدمین ایں ہمہ طریقہ را یکجا ساختہ بطور معجون مرکب ومخلوط ساختہ گاہی بطور نقشبندیہ

شغل نمودہ باشد وگاہی بطور طریقہ دیگر دریں جزوِ زمان جناب سید احمد صاحب کہ اہل طریقہ بودند و نام طریقہ خود محمدیہ داشتہ بآن چار طریقہ منتظم ساختہ در پنج طریقہ بیعت میگرفتند چنانچہ در خلفائے ایشاں الی الآن ایں طریقہ جاری است پس ایں ترکیب وتخلیط ہدایت است یا ضلالت اگر ضلالت است چرا سید ممدوح و مریدانش ایں راہ پیمودند اگر ہدایت است در انضمام مذاہب اربعہ کہ ہمہ قائل حق دایراند نہ محصر چہ قباحت میدانند بر تقدیر قباحت حِسۡبَۃً لِلّٰہِ جواب دادن ایں اعتراض کہ جناب امام ابوحنیفہ وامام محمد وامام ابی یوسف وامام زفر رحمہم اللہ باوجودیکہ باخودہا اختلافات کثیرہ دارند مخلوط ومرکب کردہ چرا یک مذہب قرار دادند و نامش حنیفہ کردند اگر کسی مذاہب اربعہ را حق پنداشتہ ہمہ را مخلوط کردہ مذہب محمدیہ نام نہد وگاہے فتویٰ برقول امام اعظم و گاہے برقول امام شافعی وگاہے برقول ائمہ آخر دہد چنانکہ فتویٰ گاہے برقول امام محمد وگاہے برقول امام ابی یوسف وگاہی برقولِ امام زفر میدہند چہ قباحت پیدا می شود بینوا و توجروا جواب حقیقت ہے کہ سوال کرنیوالے کو مطلق علم سے بہرہ نہیں ہے کسی فسادی نے بیچارے کو دھوکا دینے کے واسطے اور حضرت سید احمد صاحب کے طریقہ سے اسکو بے اعتقاد کرنے کے واسطے یہ سوالِ عوام فریب سنا دیا ہے سو سائل سچ مچ دھوکا کھا گیا ہے اور اُسکے دل میں ایسا شک آگیا ہے کہ اس نے جان لیا ہے کہ اس سوال

کا جواب کسی سے نہ ہو سکے گا سو ہم اس سوال کا جواب لکھتے ہیں ۔جواب ہر مضمون کا بخوبی سنو یہ جو سائل نے لکھا ہے کہ چونکہ چاروں طریقے کہ مراد ہے چشتیہ اور نقشبندیہ اور قادریہ اور مجددیہ سے اور ان طریقوں کی طرح طرح کی نعمتیں عالم میں پھلی ہیں بعضے لوگ طریقہ چشتیہ میں بیعت حاصل کر کے چشتیہ کہلاتے ہیں اور بعضے قادریہ اور بعضے نقشبندیہ اور بعضے مجددیہ اور سب لوگوں کے نزدیک ان طریقوں کے لوگ داخل انکے گروہ میں کہ جنکی شان میں اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ہے اور خارج ہیں انکے گروہ سے کہ جنکی شان میں غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ہے سو سائل کا ان طریقہ کے لوگوں کو ایسا غنیمت سمجھنا ہے اور یہ جو لکھا ہے کہ کوئی شخص اس بات کا قائل نہیں ہے کہ کسی نے متاخرین اور متقدمین سے ان سب طریقوں کو بطور معجون مرکب کے اکھٹا کر کے اور ایک ہی میں ملا کے کہیں نقشبندیہ کے طور پر شغل کیا ہو اور کہیں دوسرے طریقہ کے طور پر اور اس زمانے میں جناب سید احمد صاحب کے اہل طریقہ تھے اور اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھ کے اُن چاروں طریقہ میں شامل کر کے پانچ طریقوں میں بیعت لیتے تھے جیسا کہ اُن کے خلفا میں اب تک یہ طریقہ جاری ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ سائل مطلق متاخرین اور متقدمین کے طریقہ سے واقف نہیں ہے بلکہ باوجود یہ کہ مرید کرنے کا دعویٰ رکھتا ہے اور اگر چہ حضرت پیر و مرشد

حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ برکاتہ سے اسکو ملاقات بھی نہیں ہے اور بعضے
ناواقف اسکو اس جناب کا خلیفہ بھی جانتے ہیں مگر انکے ملفوظات کو بھی جس کا نام
صراط المستقیم ہے نہ دیکھا کاش دنیا کمانے کے لالچ سے بھی اسکو دیکھا ہوتا تب
اسکے آج کام آتا اور اس شک میں گرفتار نہ ہونے پاتا افسوس تو یہی ہے کہ ہزاروں
شجرے اس جناب کے طریقہ کے گھر گھر موجود ہیں کبھی اسکو بھی نہ دیکھا جو آج وہ شجرہ
بھی اسکے کام آتا خلاصہ یہ کہ حضرت پیر و مرشد کا بطور معجون مرکب کے ان طریقوں کو
ملانا ثابت نہیں ہوتا یہ البتہ ثابت ہوتا ہے کہ چار طریقوں کی نعمت بیعت اور اجازت
کی انکو اپنے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز سے حاصل ہے جیسا
کہ حضرت پیر و مرشد کے شجرہ سے صاف ظاہر ہے اسی کو اگر معجون مرکب سمجھ کر
متاخرین میں حضرت شاہ عبد العزیز اور انکے اُستاد اور مرشد اور باپ حضرت شاہ ولی
اللہ محدث دہلوی اور انکے باپ اور مرشد شیخ عبد الرحیم رحمہم اللہ نے بھی مرکب کیا ہے
اسی طرح سے کہ شیخ عبد الرحیم نے چشتیہ طریقہ اپنے مرشد اور نانا شیخ رفیع الدین سے
حاصل کیا اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ طریقہ یہ عبد اللہ اکبر آبادی سے حاصل کیا پھر
اُن سے چاروں طریقے اکٹھا شاہ ولی اللہ محدث کو حاصل ہوئے اور ان سے شاہ
عبد العزیز محدث کو اور ان سے حضر پیر و مرشد سید احمد کو اور متقدمین میں جو طریقہ

حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی کو پہنچا وہ طریقہ حضرت بہاء الدین نقشبند کو پہنچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے قاسم ابن محمد سے حاصل کیا پھر اگر دو چار طریقہ میں ایک شخص کا بیعت کرنا اسی کو معجون مرکب سمجھا ہے تو متاخرین متقدمین سب سے یہ فعل سرزد ہوا ہے اب کیا کہیں اتنا کہتے ہیں بے ادب بے نصیب باادب بانصیب باقی یہ جو لکھا کہ یہ بات کوئی نہیں کہتا ہے کہ کسی متاخرین اور متقدمین نے سب طریقوں کو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقوں کے طور پر سو یہ بھی جہالت کا باعث ہے جن متاخرین بزرگوں کا ذکر ہوا وہ سب ایسا کرتے تھے چنانچہ قول الجمیل میں حضرت ولی اللہ محدث رحمہ اللہ ایک فصل میں مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہیں دوسری فصل میں مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہیں اور ان سب پر ان کا عمل تھا اور اسی طرح سے حضرت مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ حضرت پیرومرشد برحق سید احمد صراط المستقیم کے تیسرے باب میں روایت کرتے ہیں چاروں طریقہ کے اشغال کو جدا جدا پہلی فصل میں طریقہ قادریہ کے اشغال کا بیان فرماتے ہیں دوسری فصل میں طریقہ چشتیہ کے اشغال کا بیان تیسری فصل میں طریقۂ نقشبندیہ کے اشغال کا اور نقشبندیہ مجددیہ چونکہ دونوں کے اشغال ایک ہیں مگر کچھ اصطلاحات کا فرق ہے

سو اُسکو بھی چوتھی فصل میں بیان فرماتے ہیں اور یہ جو سائل لکھتا ہے کہ کسی متاخرین و متقدمین نے ایسا نہ کیا کہ سب طریقوں کو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی بطور دوسرے طریقہ کے اور سید صاحب نے ایسا کیا سو سید صاحب کا طریقہ جو مذکور ہوا اس میں تو معجون مرکب کی صورت نہ ہوئی معجون مرکب کی صورت تو تب ہوتی جب ایک ہی شغل میں دونوں یا چاروں طریقوں کے شغل اکٹھا کرتے اور ایسا حضرت پیر و مرشد برحق کا شغل کرنا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ صراط المستقیم میں موجود ہے دیکھ لو بلکہ اسمیں تو ہر طریقہ کے شغل کو اوّل سے آخر تک جدا جدا بیان فرمایا ہے حق تو یہی ہے کہ **بیت** چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں برد اور تماشا تو یہ ہے کہ آپ ہی سائل لکھتا ہے کہ حضرت سید احمد صاحب اپنے طریقہ کا نام محمدیہ رکھ کے ان چاروں طریقہ میں شامل کر کے پانچوں طریقوں میں بیعت کرتے تھے سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد کیونکہ اسکے لکھے سے تو خود معلوم ہوتا ہے کہ چاروں طریقوں کو حضرت پیر و مرشد نے اپنے حال پر جدا رکھا اور پانچواں طریقہ اپنا جدا نکال کے اُنکے شامل کیا جیسا کہ انکے شجرہ میں بھی پانچوں طریقہ کے نام جدا جدا مذکور ہیں اسطرح پر چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ

اور محمدیہ تو طریقوں کا ملانا کہاں ہوا اور حضرت پیر ومرشد بیعت لیتے وقت بھی اپنے مرید سے یوں کہلاتے تھے کہ بیعت کیا میں نے پنج طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ کے اوپر ہاتھ فقیر سید احمد کے اللہ توفیق کر اور نعمتیں ان طریقوں کی ہمارے نصیب کر ہزاروں مرید اس جناب کے موجود ہیں شک ہو تو پوچھ لو باقی حضرت پیر ومرشد کے طریقہ کا نام محمدی ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جسطرح سے حضرت غوث الاعظم کا نام عبدالقادر ہے تو جس نام کیطرح انکی نسبت تھی اسی نام سے انکا طریقہ مشہور ہوا یعنے قادریہ کہلایا اور خواجہ بہاء الدین کی نسبت نقشبندیہ کی طرف تھی اسیواسطے انکا طریقہ نقشبندیہ کہلایا بہاء الدنیہ نہ کہلایا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی نسبت چشت کیطرف تھی اسیواسطے انکا طریقہ چشتیہ کہلایا معین الدینہ نہ کہلایا اسی طرح سے حضرت پیر ومرشد کی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھی کہ قدم بقدم آنحضرت کے تھے اسی واسطے انکا طریقہ محمدیہ کہلایا احمدیہ نہ کہلایا اور باقی اس راہ سے کہ سب طریقوں کی نسبت آخر کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے حقیقت میں سب طریقے محمدیہ ہیں مگر یہ نسبت کرنا فقط پہنچان کیواسطے ہے جیسا کہ قریشی ہاشمی مکی مدنی حنفی شافعی مالکی حنبلی جیسا کہ اسکا ذکر اوپر ہو چکا اور یہ جو لکھا کہ پھر ان طریقوں کا ملانا اور ترکیب دینا ہدایت ہے یا گمراہی اگر گمراہی ہے تو سید ممدوح

اور اُنکے مریدوں نے کس واسطے یہ راہ اختیار کی سو اسکا جواب یہ ہے کہ طریقہ ملانا کیا ہے خدا جانے تم کیا خلط ملط کر رہے ہو اگر مزاج شریف میں کچھ جنون کا سا فساد آ گیا ہو تو آخر طبابت بھی تو کرتے ہو کچھ تنقیہ کر ڈالو آگے شفا دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے باقی پیر و مرشد کے طریقہ کا جو مذکور ہوا ہے اس صورت میں تو انکے طریقہ میں سراسر ہدایت ہے اُنکے طریقے کو ہنسی یا کسی طرح سے گمراہ کہتے تو وہ خود گمراہ ہے اور یہ جو لکھا ہے کہ چاروں طریقہ کا ملانا اگر ہدایت ہے تو چاروں مذہب کے ملانے میں کہ سب کوئی قائل حق دایر کے ہیں نہ منحصر کے یعنے سب کوئی اس بات کے قائل ہیں کہ حق چاروں مذہب میں دائر ہے چاروں میں سے کسی ایک ہی میں منحصر نہیں ہے کہ فلانے ہی مذہب میں حق ہے اس کے سوا دوسرے میں نہیں کیا قباحت جانتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر تمھاری یہ غرض ہے کہ چاروں طریقہ کو ملایا تب چاروں مذہب کے ملانے میں کیا قباحت ہے سو طریقہ کا ملانا ثابت نہ ہوا اب اپنے سوال بموجب یعنی جب شرط جاتی رہے تب جس کام کی شرط کیا تھا وہ کام بھی جاتا رہا اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ پڑھ پڑھ کے رویا کر یعنی چار مذہب کے ملانے میں قباحت سمجھو کیونکہ چاروں مذہب کے ملانے میں سواد اعظم کا خلاف کرنا ہے اور پھر یہ جو لکھا ہے کہ جس تقدیر میں چاروں مذہب کے ملانے میں قباحت ہے

تو اللہ کی رضامندی کے واسطے اس اعتراض کا جواب دینا ضرور ہے کہ جناب امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور امام ابی یوسف اور امام زفر رحمہم اللہ نے باوجود یہ کہ آپس میں بہت اختلاف رکھتے ہیں سب کو ملا کے کس واسطے ایک مذہب ٹھہرالیا ہے اور اسکا نام حنفیہ مقرر کیا اگر کوئی شخص چاروں مذہب کو حق جان کے سب مذہب کو ملا کے مذہب محمدیہ نام رکھے اور کبھی امام اعظم کے قول پر اور کبھی امام شافعی کے قول پر اور کبھی دوسرے اماموں کے قول پر فتویٰ دے جیسا کہ کبھی اما محمد کے قول پر اور کبھی امام ابی یوسف کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتویٰ دیتے ہیں تو کیا قباحت پیدا ہوتی ہے سو اسکا جواب تو چوتھے سوال کے جوب میں گذر چکا مگر پھر بھی ہم لکھتے ہیں ایمان کے کان سے سنو کہ امام محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب حنفی تھا اُن لوگوں کا کوئی مذہب جدا نہ تھا وہ لوگ مجتہد فی المذہب کہلاتے ہیں یعنے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مذہب میں مجتہد تھے نہ یہ کہ انکا کوئی دوسرا مذہب علیحدہ تھا تو حقیقت میں ابو حنیفہ اور محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب ایک تھا چار کہاں سے سمجھا جو ملانا کہا خلاف امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد حنبل کے کہ یہ لوگ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب تھے اس واسطے چاروں اماموں کے مذہب کو ایک میں ملانے سے سواد اعظم نے منع کیا ہے مگر تین وجہ سے جیسا

کہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی سے اوپر بخوبی لکھ چکے کہ انھوں نے بغیر تینوں وجہ کے دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنے کو حرام لکھا ہے اور ایسا ہی شرح سفر السعادت میں بھی لکھا ہے باقی رہا مجتہد مطلق یعنی مجتہد فی الشرع اور مجتہد فی المذہب کا فرق حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ دہلوی نے عقد الجید کی دو فصلوں میں اور قُرَّۃُ الانظار کے اوائل میں بخوبی لکھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے مگر ہم فائدہ عام کے واسطے کچھ یہاں بھی لکھ دیتے ہیں قُرَّۃُ الانظار میں لکھا ہے کہ فقہا کے سات طبقے یعنے سات درجے ہیں پہلا طبقہ مجتہدین فی الشرع کا مثال چاروں اماموں کے یا مثل اس شخص کے کہ اصول کے قاعدے مقرر کرتے اور چاروں دلیلوں سے یعنی کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سے اصول کے قاعدے موافق فقہی مسئلے نکالے ہیں انکی راہ اختیار کرے بغیر اسکے کہ کسی کا مقلد ہو فروع میں یا اصول میں اور دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا ہے مثل ابو یوسف اور محمد وغیرہ اصحاب ابی حنیفہ کے کہ جنکو چاروں دلیلوں سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اُس قاعدے کے موافق جو انکے استاد ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے مقرر کر رکھا ہے اور اُن لوگوں نے اگرچہ بعضے فقہی احکام میں ابو حنیفہ کے خلاف کیا ہے لیکن اصول کے قاعدوں میں ابو حنیفہ کی تقلید کرتے ہیں اسی تقلید کے سبب سے وہ لوگ ان لوگوں میں سے جو مثل ابو حنیفہ کے صاحب مذہب

ہیں مثل شافعی کے صاف پہچان پڑتے ہیں تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے کہ جس مسئلے میں صاحب مذہب سے روایت نہیں پاتے ہیں تو اسمیں انکو قدرت نہیں ہے کہ صاحب مذہب سے مخالفت کریں نہ اصول میں اور نہ فروع میں لیکن وہ لوگ کیا کرتے ہیں کہ جس مسئلے میں صاحب مذہب سے بیان صریح نہیں پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہیں اسی صاحب مذہب کے اصول موافق جو اُس نے قاعدے مقرر کر رکھا ہے اور یہ لوگ کون ہیں مثل خصاف اور ابی جعفر طحاوی اور ابی حسن کرخی اور شمس الائمّہ حُلوانی اور شمس الائمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزودی اور فخر الدین قاضی خان وغیرہ کے چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین میں سے مثل رازی اور اسکے مانند کے ۔ کیونکہ یہ لوگ اجتہاد کی قدرت مطلق نہیں رکھتے لیکن یہ لوگ اس سبب سے کہ اصول کے قاعدے اُن کو خوب ضبط ہیں اور جس مقام سے امام نے مسئلے نکالا ہے وہ مقام اُن کو خوب معلوم ہیں یہ طاقت رکھتے ہیں کہ امام کا جو قول مجمل ایسا ہو کہ اسمیں دو وجہ ہو سکتی سو اسمیں سے جو وجہ قوی ہو اسکو بیان کریں اور جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اسکے اصحاب سے منقول ہوا اور اس میں دو احتمال پایا جاتا ہو اسمیں سے جو احتمال قوی ہو اسکو بیان کر دیں سو بعض مقام میں بغیر تینوں میں لکھا ہے کہ کذافی تخریج الکرخی وتخریج الرازی تو اسکے بھی معنی ہیں ایسا

ہے طبقہ اصحاب الترجیح کا ہے مقلدین میں سے مثل ابوالحسن قدوری اور مصنف ہدایہ وغیرہ کے انکا کام یہ ہے کہ بعضے روایتوں کو بعضے پر فضیلت بیان کرنا اپنے قول سے اسطرح سے کہ افضل روایت پر لکھتے ہیں ہذا اولیٰ و ہذا اصح روایت و ہذا اوضح روایتہ و ہذا اقویٰ و ہذا اوفق للقیاس و ہذا ارفق للناس، چھٹا طبقہ ان مقلدین کا جنکو طاقت ہے کہ فرق کریں درمیان اقوی اور ضعیف کے اور ظاہر مذہب اور نادر روایت مثل اصحاب متون اور معتبرہ کے متاخرین میں سے مانند صاحب کنز اور صاحب مختار اور صاحب وقایہ اور مجمع کے اور ان لوگوں کا کام یہ ہے کہ اپنی کتابوں میں جو قول کہ مردود ہے اور جو روایت کہ ضعیف ہے اسکو نہ نقل کریں گے ۔ ساتواں طبقہ ان مقلدین کا جنکو ان باتونکی جو مذکور ہوئیں طاقت نہیں ہے اور دبلی اور موٹی کا فرق نہیں کرسکتے اور داہنے بائیں کی امتیاز نہیں بلکہ جو پاتے ہیں بٹورتے جاتے رات کے لکڑی ہارے کی طرح سوایسوں پر افسوس ہے اور جو ایسوں کی تقلید کرے اس پر تو بڑا افسوس ہے یہ بات ٹھیک ٹھیک انہی کی شان میں ہے کہ آنکھ موندے ہر کسی کی تقلید کرتے ہیں اور جاہلوں کے کہنے سے سنت ترک کرتے ہیں اپنے دل میں خوب سوچیں کہ جنکو طبقہ مجتہدین اپنا پیشوا سمجھے ہیں وہ کیسے ہیں ، سبحان اللہ تقلید چھوڑیں ابوحنیفہ کی اور تشاہد کریں غیر کی ۔

چوتھا باب

شہر مدراس میں جو اُن لوگوں نے فساد کیا اسکے بیان میں

جب ان مکاروں نے آپس میں ایسا اتفاق سوگند اور عہد و پیمان سے کیا کہ ان چاروں مذہبوں کو باطل کرڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا تب ہر ایک شہر میں ایک دو مرید خلیفہ بھجوائے اور وعظ و نصیحت کا بازار گرم کیا اور بُہترے جاہل غریب مسلمانوں کے ایمان میں خلل ڈالا جب عام لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہابیہ فرقے کے لوگ چاروں مذہب کو بدعت کہتے ہیں اور فاتحہ نیاز درود وغیرہ اکثر ثواب کے کاموں کو منع کرتے ہیں تب تو یہی انکے درپے ہوئے اور ہر ایک جگہ خصوص مسجدوں میں فتنہ فساد ہونے لگا۔ علمائے اہل سنت و جماعت بھی اگر وعظ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے اور بدعت کے فعلوں کو منع کرتے تو جھٹ عام لوگ انکو متہم کرتے کہ یہ بھی وہابی ہیں یا دنیا کے واسطے وہابی کی رعایت کرتے ہیں غرض عالموں نے حق بات بولنا چھوڑ دیا اور مسلمانوں میں بدعت کا کام اور فساد بڑھتا چلا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے سے نفاق پڑگیا اور جونا گڑھ ضلع گجرات میں جہاں نواب باب خان بہادر کی اولاد کا عمل ہے وہاں بڑا فساد

ہوا آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمود علی کو پکڑا اور توبہ استغفار پڑھایا اسی طرح حیدرآباد دکن میں اس فرقے والوں نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا سرگروہ تھا قید میں ڈالا گیا اور دوسرے سب وہابی وہاں سے بھاگ گئے اسی طرح گئے سال ٹونک میں بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے مولویوں کو وہاں سے بھی نکال دیا اب اگر سب شہروں کے ایسے احوال لکھے تو ایک دفتر چاہیے الغرض محمد علی رامپوری جسکی باتوں کے ردّ میں مولوی تراب علی صاحب لکھنوی نے جو چار برس ہوئے یہاں حج کے ارادے سے تشریف لائے تھے ایک رسالہ بنام تحصیل الفلاح لکھا ہے جب وہ رامپوری مدراس میں گیا تب ایک مسجد میں سکونت اختیار کر کے توعیظ و تدریس میں مشغول ہوا جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا مبارک نام مجلس میں لیوے اور درود پڑھے بلکہ سب سننے والوں پر بھی درود پڑھنا لازم ہے تب وہ مولوی کہے کہ بھائیو اذان میں اللہ جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچھ نہیں کرتے ہو اور جب محمد رسول اللہ کا نام سنتے ہو تو کیوں درود پڑھتے ہو ہاتھ آنکھوں پر کیوں رکھتے ہو تم نے تو رسول اللہ کو اللہ سے بڑھ کر مقرر کیا جب اُسکو جواب دیں کہ ایسا حدیث شریف میں آیا ہے تب وہ اپنا منہ ٹیڑھا کر کے چپ ہو رہے کیونکہ اہل سنت و جماعت کے علما کا قاعدہ ہے کہ فضائل اعمال کے لئے اگر ضعیف حدیث ہو تو بھی اُس پر عمل کرنا لازم ہے بعد چند

روز کے کہنے لگا یارسول اللہ یا علی مدد یا دستگیر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا سید احمد کبیر الرفاعی کہنا شرک ہے جب رفتہ رفتہ اسکا چرچا پھیلا وہاں کے عالموں نے اُسے پکڑا تب اُسنے تقویت الایمان کی کتاب دکھلائی آخر کو توبہ کیا پھر بھی دوبارہ فساد اُٹھایا حاصل کلام نواب صاحب کے حضور میں سب وہاں کے عالموں نے تقویت الایمان پر اعتقاد رکھنے والوں کی تکفیر کا فتویٰ لکھا چنانچہ بجنسہٖ اسکی نقل مع ترجمہ ہندی یہاں داخل ہوتی ہے اور یہ فتویٰ اصل مدراس کا چھپا ہوا ہے مدراس سے ایک بڑے عالم وہاں کے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لئے بھیجا ہے خدا انکو اجر عظیم دیوے اور دین محمدی کے مددگاروں کا خدا بول بالا کرے۔

شہر مدراس کے علما کا فتویٰ

اشتہارنامہ سراج الامرا عظیم جاہ حامدا مصلیا و مسلما

بر متبعان شریعت نبوی و پیروان دین مصطفوی مخفی و محتجب نماند کہ چون کتاب تقویت الایمان مولوی اسماعیل دہلوی و رسائل ولایت علی عظیم آبادی و خرّم علی وغیرہ خلفائے سید احمد بزبان ہندی مشتمل بر تنقیص شان سرور عالم و انکار توسل و شفاعت وے صلی اللہ علیہ وسلم و انکار بودن عزتے با آنجناب سوائے رسالت و اہانت دیگر انبیا

و اولیا از چند عرصہ دریں ملک رواج یافتند وخلفا و مریدان و مدد گاران مولوی محمد علی رامپوری خلیفہ سید مذکور کہ بظاہر حال شان صلاح می نمودند ہمیں کتب مقدوحہ ومطرودہ را عروۃ الوثقیٰ دانستہ بداں اشتغال ورزیدند وکلمات شنیعہ آنرا نقل ہر مجلس ساختند و باہر کس و ناکس بمباحثہ درآمدند لہذا علمائے مدراس بر بطلان ہفوات ایں کتب اتفاق کردہ بتکفیر معتقد آں فتویٰ دادند بحضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت مآب نوب سراج الامرا عظیم جاہ بہادر دام اقبالہ ونوالہٗ وزاد عمرہ و اجلالہ حاضر شدہ از خلیفہ مسطور مستدعی شدند کہ یک وثیقہ در تقبیح تقویۃ الایمان آں نوشتہ مہر خود وخلفا بران مثبت کردہ جماعت مسلمین علانیہ خوانند تا زبان خاص وعام از تفوّہ بامثال این کلمات ناشائستہ ومضامین نابائستہ بربستہ کردہ وتہمت تعلیم وترغیب از شما مرتفع شود ایشاں با جابت آں برضا ورغبت پرداختہ بتاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری روز پنجشنبہ بحضور نواب معلی القاب و جماعت علما وثیقہ متضمن بایں کہ ہر کس کہ برمضامین کتاب تقویۃ الایمان وامثال آں کہ متضمن تنقیص انبیا اولیا ومخالف عقائد اہل سنت و جماعت است معتقد شود بیشک کافر گردد واز دائرۂ اسلام بیرون گردد وکسیکہ توقع رستگاری از عذاب الٰہی دار داورا لازم است کہ کتاب مذکور و امثال آنرا ازخود دورانداز دو ازمتابعت ائمۂ اربعہ در عقائد وفقہ بیرون نرود نوشتہ بمہر خود ثبت کردہ مواہیر خلفائے

خود وموا ہیر گواہی علما براں ثبت کنانیدند و چوں کہ حسب معہود فردائی آں بعد نماز جمعہ
در مسجد جامع والا جاہے بر منبر استادہ قرطاس مذکور را در دست گرفتہ بحضور عامہ مسلمین
کلماتے گفتند کہ بمضمون وثیقہ مطابقت نداشتند بلکہ بسبب استماع کلمات موحشہ کہ
منجملہ آں تعریف وتوصیف مولوی اسمعیل دہلوی وتمثیل خود باامام حسن رضی اللہ عنہ کہ با
والی شام صلح برائے امن خلائق کردند واعتراض برعلما کہ چرا تاویل در افراط وتفریط
تقویۃ الایمان نکردہ حکم تکفیر معتقدش نمودند بود در رسوخ عقیدہ شاں برمضامین ایں کتب
دانستہ شد لہذا بکافہ مؤمنین اعلام دادہ میشود کہ ایمان خود را از دست بردِ ایں فرقہ نگاہ
دارند و باز در دام ارادت ایشاں نہ درآیند وعاقبت خود را تباہ نہ سازند وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا
الْبَلَاغ **ترجمہ** تابعان شریعت نبوی اور پیروان دین مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہے
جب کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل دہلوی کی اور رسالے ولایت علی عظیم آبادی و
خرم علی وغیرہ خلفائے سید احمد کی زبان ہندی سے جو مشتمل نقصان پر شان سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور انکار پر وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور نہ ہونے پر کچھ
عزت کے اس حضرت کو سوائے رسالت کے اور اہانت پر انبیا اور اولیا کے ہیں کئی
ایک روز سے اس ملک میں رواج پائے تھے اور خلفا اور مریدان اور مددگاران

مولوی محمد ولی رام پوری خلیفہ سید مذکور کے جو ظاہر حال سے انکے صلاحیت دکھلائی
دیتی تھی اُنھیں بدکتابوں کے تئیں دستاویز مضبوط جان کے شغل رکھا گیا اور بد باتیں
کے تئیں اسکے مشغلہ ہر مجلس کا بنا دیا اور ہر لائق و نالائق میں جھگڑا انھیں کا ہوتا رہا اِسلئے
علمائے مدراس نے باطل ہونے پر بیہودہ باتیں ان کتابوں کی اتفاق کر کے کفر پر
ان باتوں کے معتقدوں کے فتویٰ دیا اور حضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین
متین رسالت مآب نوب سراج الامرا عظیم جاہ بہادر دام اقبالہ ونوالہ وزاد عمرہ واجلالہ
میں حاضر ہو کے محمد علی مذکور سے چاہئیے کہ ایک دستاویز جو بیان میں بدی تقویۃ
الایمان کے اور جو مانند اسکے ہو لکھ کر مہر اپنی اور اپنے خلفا کی اس پر چسپاں کر
مسلمانوں کی جماعت میں علانیہ پڑھیں تا زبان خاص و عام کی ایسی بد باتوں سے
ان کتابوں کے باندھی جائے اور تہمت تعلیم اور ترغیب کی تم سے دور ہو پس انھوں
نے اپنی رضا و رغبت سے ساتویں ذیقعدہ روز پنجشنبہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری میں پیچ حضور
نواب معلّی القاب کے روبرو جماعت علما کے یک دستاویز اس مضمون کی لکھ دی کہ
جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین پر اسکے ویسے کتابوں کے کہ جسمیں نقصان
شان انبیا اور اولیا اور مخالف اہل سنت و جماعت کی ہو اعتقاد رکھے بیشک کافر ہے
اور دائرہ اسلام سے باہر اور جو کوئی کہ اُمید چھوٹنے کی عذاب الٰہی سے رکھے اس پر

لازم ہے کہ کتاب مذکور اور جو مانند ہو اسکے اپنے سے دور رکھے اور متابعت سے
چاروں اماموں کے عقائد اور فقہ میں باہر نہ جائے پس انھوں نے اسی مضمون کی
دستاویز لکھ کے مہر اپنے خلفا کے کروا کر اور گواہی علما کی ڈلوا کے دے دیا اور جب
موافق وعدہ اپنے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جاہی میں منبر پر کھڑا
ہو کے دستاویز مذکور کو ہاتھ میں پکڑ کے رو برو تمام مسلمانوں کے ایسے باتیں کہیں کہ
مضمون سے اس دستاویز کے خلاف تھیں بلکہ سننے سے وحشی باتیں انکے کہ جسمیں
تعریف اسمعیل دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے جو والی شام
سے صلح واسطے امن خلائق کے کیا تھا کی اور اعتراض علما پر اس طور سے کہ انھوں نے
تاویل کم و زیادتی میں تقویۃ الایمان کے نہ کر کے حکم تکفیر کا معتقدین پر اسکے کیوں
کیا یہ معلوم ہوا کہ خوب عقیدہ انکا ان کتابوں پر ہے اسلئے سب مومنوں کو سنایا جاتا ہے
کہ اپنے ایمان کو ہاتھ سے اس فرقہ کے بچائیں اور دام مریدی میں انکے نہ پھنسیں
اور عاقبت اپنی خراب نہ کریں۔ وما علینا الا البلاغ نہیں ہمارے پر مگر پہنچانا یعنے کہ
دینا حق بات لوگوں کے تئیں

سید محی الدین قادری　　ما اجمع علیہ العلما فھو احق بالاتباع و من خالفھم اصاب من اطاع
عرف محی الدین بادشاہ　فقد خالف الشریۃ التی ھی واجب الاتباع　　محمد عرفان اللہ

عفی اللہ عنہ   خام العلما محمد عطاء اللہ عفی عنہ سیاتہ   تجاوز اللہ عنہ

فقیر ابو المعالی عفا اللہ عنہ   سید احمد غلام علی عفی اللہ عنہ   محمد قادر علی عفی اللہ عنہ

معلوم باد کہ چوں پیش از شش سال محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد بریلوی وارد مدراس گردید عقیدۂ فاسدۂ خویش مضمر داشتہ بچرب زبانی وطلاقت لسانی طریقہ وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضے خواص کہ از عقائد فاسدہ طریقہ اش ناواقف بودند نظر بمواعظ ولطائف ملمعہ در دام ارادتش واقع گشتند و بعد ازاں کہ چند اعتقادات باطلہ ایں فرقہ بشیوع رسید علمائے مدراس استفتا دریں باب کردہ اجوبہ آں ارقام نمودند تا از رامپوری مسطور مہر و دستخط بگیرند دریں اشنا روانگی نامبردہ ازینجا صورت بست چوں کہ دایرہ کلام وسیع بود در اجوبہ مرقومہ مناقشات لفظیہ بین العلما واقع گشت ورد و قدح بجانبین تحریر پذیرفت الغرض بعد چندے کتب عقائد فاسدہ ایں فرقہ کہ بر تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کرام و اولیاء عظام دلالت میدارد مطبوع شدہ در رسید ہمہ علمائے نامدار و فضلائے عالی مقدار آں کتب را ملاحظہ کردہ حکم ببطلان ایں عقیدہ وفساد چنیں طریقہ می نمودند ہر گاہ بار ثانی رامپوری مسطور در اواخرِ ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ بمدراس رسید بعض اہل ارادت او تبصور تائیدش ایں عقیدۂ باطلہ

را آشکارا کردند و با ہرکس و ناکس گفتگوہا آغاز نمودند و زبان بتوصیف وحقیت آں کتب در

از ساختند آخر شبے کہ ہشتم ماہ شوال از سنہ الیہ بود مولوی جمال الدین احمد صاحب را کہ

یکی از علمائے نامدار مدراس اند اتفاق مباحثہ رامپوری مسطور بخانہ اش افتاد کہ از اں

میل وی براں کتب باطلہ یافتہ شد پس علمائے مدراس رامپوری مذکور را برائے

مباحثہ و مناظرہ طلبیدند تا فساد کتب مرقومہ بر مریدانش واضح و لائح گردد مومی الیہ

طاقت مباحثہ درخود نیافتہ لیت و لعل میکرد آخر الامر مولوی صاحب موصوف بغرۂ

ذیقعدہ از سال صدر بعد نماز جمعہ در مسجد جامع والا جاہی قران شریف بدست گرفتہ

برسر منبر علی رؤس الاشہاد حقیقت بطلان مطالب کتب مزبورہ وصورت مباحثہ مذکورہ

اعلان فرمودند بعض مریدان رامپوری کہ از عقیدۂ باطلہ باطنہ اش ناواقف بودند با

ستماع ایں ماجریٰ از بیعتش انحراف ورزیدند و سر انقیاد از متابعتش درکشیدند و

رامپوری بخوف انحراف دیگر مریداں خود برات نامہ موکد بحلف نوشتہ بحضور علما عرض

کرد چوں اکثرے از ایشاں آنرا مکتفی ندانستہ وثیقہ دیگر طلبیدند حسب خواہش آنہا

وثیقہ داد آخر براں قیام نورزید و آنچہ در دل بود بے اختیار برزبانش رسید چنانچہ تفصیلش

از ذیل ایں قرطاس مبرہن میشود دیگر باید دانست کہ رامپوری مسطور در وقت ترقیم

وثیقہ اقرار کردہ بود کہ برات نامہ را بخدمت علما خواہم سپرد لیکن آنرا نہ رسانید ہمراہِ خود

بردو براں برات نامہ مواہیر و دستخطہائے خلفاو بعض مریداں اومثبت و نیز مہر و دستخط بدرالدولہ مفتی و شرف الملک بخشی سرکار نواب صاحب بطور شہادت براں ثابت چنانچہ از ملاحظہ نقل النقل برات نامہ کہ در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنہا واضح میشود پس اگر مواہیر و دستخطہائے دیگراں دراں مثبت باشد آنرا از علمائے مدراس نباید شاخت و بجز ایں برات نامہ اگر محضرے ساختہ نزد خود داشتہ باشد آنرا قابل اعتبار نباید انگاشت ترجمہ معلوم ہو کہ چھ برس آگے محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی کا خلیفہ مدراس میں وارد ہوا اور اپنے فاسد عقیدے کو دل میں چھپا کر چرب زبانی اور فصاحت ظاہری سے وعظ کا طریقہ شروع کیا اکثر عوام اور بعضے خواص لوگ بھی جو اسکے بد اعتقاد سے ناواقف تھے اسکی مریدی کے دام میں آگئے جب اسکے کتنے ایک باطل اعتقاد کی باتیں لوگوں میں ظاہر ہوئیں تب دارالعلم مدراس کے علما نے ان باتوں کا استفتا بنا کر اسکے جواب لکھے تا کہ اس مولوی رامپوری سے بھی صحیح و دستخط اُن مسئلوں پر لیویں اس عرصے میں وہ مولوی وہاں سے روانہ ہو گیا اور اِن دونوں فرقوں کے جواب وسوال میں بسبب وسعت کلام کے کئی طرح کے مناقشے پیدا ہوئے الغرض کتنے دن کے بعد اس فرقے کی عقائد کی کتاب جس میں نبی

آخرالزماں صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی تنقیص شان اور انبیائے عظام اور اولیائے کرام کی حقارت کی باتیں لکھی ہوئی تھیں چھپ کروہاں آپہنچی سب علمائے نامدار اور فضلائے عالی مقدار نے اس کتاب کو دیکھ کر اُنکے عقیدے کو فاسد اور باطل کہا جس وقت رمضان المبارک کے اخیر سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ میں وہ رامپوری مولوی وہاں دوبارہ آیا تب بعضے اسکے مریدوں نے اسکی مددکاری کے واسطے اپنے باطل عقیدوں کو ظاہر کیئے اور ہر کس و ناکس کے ساتھ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی حقیقت اور توصیف میں اپنی زبان دراز کیئے آخرالامر ماہ شوال کی آٹھویں تاریخ سنہ ۱۲۵۱ مذکور کو مولوی جمال الدین صاحب کلتئین جو مدراس کے نامور علما میں سے ہیں اس رامپوری مولوی کے ساتھ اسی کے گھر میں مباحثے کا اتفاق پڑا اور معلوم ہوگیا کہ اس مولوی کا میل اس باطل کتاب کی طرف بہت ہے پھر مدراس کے عالموں نے مولوی رامپوری کو ظاہر مباحثے کے واسطے بلوایا تاکہ اس کتاب کا باطل ہونا سب اسکے مریدوں پر ظاہر ہوجائے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات میں مباحثے کی طاقت نہ دیکھ کر لیت ولعل کرنے لگا آخرش ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کو سن مذکور میں مولوی جمال الدین صاحب موصوف قران شریف اپنے ہاتھ میں لیکر جامع مسجد والاجاہی میں سب جماعت مسلمین کے حضور منبر پر چڑھ کے اس کتاب کا باطل ہونا

اور مولوی رامپوری کو مباحثے کے واسطے بلانا اور اسکا نہ آنا سب ظاہر کر دیا اس رامپوری مولوی کے بعضے مرید جو اسکے بد اعتقاد سے ناواقف تھے یہ حال دیکھ کر اسکی مریدی سے پھر گئے اور اسکی تابعداری سے انحراف کئے۔ جب مولوی رامپوری نے جانا کہ میرے باقی کے دوسرے مرید بھی پھر جائینگے تب ایک برأت نامہ قسم اور سوگند کے ساتھ لکھ کر علما کی خدمت میں بھیج دیا اکثر علما نے اس دستاویز کو کافی نہ جان کر اُس سے دوسرا وثیقہ نامہ طلب کئے تب اُس نے دوسرا وثیقہ نامہ بھی لکھ کر بھیجا آخر وہ اس بات پر بھی قائم نہ رہا اور جو اسکے دل میں تھا بے اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسرے دستاویزوں سے معلوم ہو جائیگا دوسرا جاننا چاہئے کہ رامپوری مذکور نے وثیقہ لکھتے وقت اقرار کیا تھا کہ میں برأت نامہ علما کی خدمت میں بھیجوں گا لیکن وہ نہ بھیجا اور اپنے ہمراہ لے گیا اُس برأت نامے پر اُسکے بعضے خلفا اور مریدوں کے مہر و دستخط تھے اور جناب مفتی بدرالدولہ صاحب اور جناب شرف الملک بہادر بخشی سرکار نواب صاحب کی مہریں بطور شہادت اُس پر تھیں چنانچہ برأت نامے کی نقل النقل آگے لکھی ہے اسکے دیکھنے سے انکے نام معلوم ہو جائینگے اگر دوسرے کسی کی مہریں اور دستخط اُس پر ہوں تو ان کو مدراس کے علما میں سے نہ جاننا چاہئے اور اگر اس برأت نامے کے سوائے اور کچھ محضر بنا کر اپنے پاس رکھ لیا ہو اس پر بھی اعتبار نہ

کیا چاہیے۔

نقل النقل برأت نامہ موکد بحلف بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَصَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ الشَّفِیْعِ الْمُجَابِ مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ بِفَصْلِ الْخِطَابِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ خَیْرِ اٰلٍ وَّ اَصْحَابٍ امابعد بر علمائے امت مصطفویہ وفضلائے شریعت نبویہ مخفی و محتجب نماند کہ عقیدۂ ایں فقیر سید محمد علی وحضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر موافق عقائد جمہور اہل سنت و جماعت و مطابق مرشدان مرشد خود و حضرت شاہ ولی اللہ و مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرھما است پس باید کہ جمیع خلفا و مریدان امن بریں عقائد حقہ ثابت قدم باشد وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا کہ این فقیر معتقد مطالب و الفاظ تقویۃ الایمان وغیرہا کہ خلاف عقائد جمہور اہل سنت و مشعر تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باشد نیست پس ہر کسیکہ از خلفا مریدان ایں فقیر براں اعتقاد دار و ضال و مضل است ایں چند کلمہ بطریق برات نامہ بحکم اِتَّقُوْا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ نوشتہ مہر و دستخط خود براں ثبت کردہ مواہیر خلفائے خود براں ثبت کنانیدم تا دفع مظنہ کرد دو زبان تشنیع احدے دراز نشود تحریر فی التاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد علے

بدرالدولہ الملک بہادر شرف ۱۲۴۰ محمد حسین خان مولوی جلال الدین ۱۲۳۰ ا

زور آور علی خان ۱۲۱۵ حکیم جمال الدین خان ملتمس خان خانعالم خان

ترجمہ: حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نعت کے بعد سب علمائے دیندار اور فضلائے شریعت احمد مختار پر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری کا اور میرے مرشد سید احمد صاحب کے عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق اور اپنے مرشدان مرشد حضرت ولی اللہ صاحب اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعتقاد کے موافق ہے میرے سب خلفا اور مریدوں کو چاہئے کہ اس عقائد حقہ پر ثابت قدم رہیں وکفی باللہ شھیدا اور میں جو باتیں کہ تقویۃ الایمان میں جمہور اہل سنت و جماعت کے عقائد سے خلاف اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان میں ہیں اسکا قائل اور معتقد نہیں جو کوئی میرے خلفا اور مریدوں میں سے اُس پر اعتقاد رکھے وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے تہمت کے مقاموں سے تم پرہیز کرو اسلئے میں نے یہ برأت نامہ لکھ کر اپنی مہر و دستخط سے اور اپنے خلفا مریدوں کی مہر و دستخط سے تیار کر دیا تاکہ لوگوں کا گمان دفع ہو اور کسی کی بدگوئی کی زبان دراز نہ ہو پانچویں تاریخ ذیقعدہ کی ۱۲۵۱ سنہ ہجریہ مقدسہ

نقل وثیقہ محمد علی رامپوری یعنی اظہار نامہ ھوالحق المبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّیِّبِیْنَ اما بعد بر متبعان شریعت غرا و پیروان سنت بیضا مخفی و محتجب نماند کہ فقیر سید محمد علی رامپوری دریں والاکتاب تقویۃ الایمان را ملاحظہ کرد ہر گاہ بعض مضامین و عبارت آنرا مخالف مذہب اہل حق اہل سنت و جماعت دید و دریافت متیقن گشت کہ ہرکس کہ برآن مسائل کتاب کہ متضمن تنقیص انبیاو اولیا و مخالف عقائد حقہ اہل سنت است معتقد شود بیشک کافر گردد واز دائرہ اسلام بیرون رود وکسیکہ توقع رستگاری از عذاب الٰہی دارد او رضروراست کہ الکتاب و امثال آنراازخود دورانداز دو از متابعت ائمہ اربعہ درعقائد وفقہ بیرون نرود لہٰذا فقیر برقرطاس ہذا مہر خود مع خلفا ثبت کرد و اہل علم مدراس نیز مہرہائے گواہی خود ہا براں ثبت کردند بناءً علی ہذا برائے اطلاع جمیع ساکنان این اطراف درجامع مسجد وغیرہ اشتہار دادہ میشود زیادہ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ الْمَجْدِ وَالْعُلٰی

تحریر فی التاریخ ہفتم ذی قعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ

شہد بما اقربہ المولوی محمد علی   براقرار سید صاحب مہر نمودہ شد

مہر مغشوش محمد علی رامپوری

براقرار سید صاحب موصوف نمودہ شد شہد بمافیہ شہد بما اقر بہ المولوی محمد علی

ترجمہ سب تعریف ثابت ہے اللہ کو کہ وہ پروردگار ہے سب عالم کا اور درود وسلام اسکے رسول محمد علیہ السلام پر جو سردار ہیں سب پیغمبروں کے اور انکی سب آل طاہرین اور اصحاب طیبین پر اما بعد شریعت غرّا کے تابعدار اور سنت بیضا کے پیروی کرنے والوں پر مخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری نے ان دنوں میں تقویۃ الایمان کی کتاب دیکھا اسکے بعضے مضمون اور عبادت اہل سنت و جماعت کے مذہب سے مخالف نظر آئے یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انبیا اولیا کی نقصان شان میں اور سچے اہل سنت و جماعت کے عقائد کے خلاف میں ہیں اعتقاد کریگا سو بیشک کافر ہوگا اور اسلام کے دائرے سے باہر نکل جائیگا اب جو کوئی آخرت کے عذاب سے نجات پانے کی اُمید رکھتا ہو اسکو لازم ہے کہ کتاب مذکور کو اور اسکے جیسے اور کتابوں کو اپنے پاس سے دور پھینکے اور عقائد اور فقہ میں ائمہ اربعہ کی متابعت سے باہر نہ جاوے اس فقیر نے اپنی مہر اور اپنے خلفا کی مہر اس کاغذ پر لگائی اور مدراس کے عالموں نے بھی اپنی مہریں بطریق گواہی

کے یہاں لگائیں اسلئے یہاں کے اطراف کے سب لوگوں کی اطلاع کے واسطے مسجد جامع میں یہ اشتہار دیا جاتا ہے اور سلام ہوئے اُس پر جو تابعداری کرے دین اسلام کی والصلوٰۃ والسلام علی رسول المصطفیٰ والہ واصحابہ اہل المجد والعلیٰ ساتویں تاریخ ذیقعدہ کی ۱۲۵۱ سنہ ہجری مقدسہ میں لکھا گیا **نقل** استدعا علماء متضمن حکم تکفیر معتقدین مضامین وعبارات تقویۃ الایمان وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است علمائے مدراس بحضور نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی استدعا میکنند کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری مورخہ امروز باحکم حضور متضمن اینکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل ورسائل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ دریں ملک انتشار یافتہ اند وکلمات یہ کہ مردماں بآں تفوہ میکنند وآن ہمہ شعر وموہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علمائے دین ہمہ باطل اند ومعتقدان کافر و دوزخی است جا بجا مشتہر شود مرقوم ہفتم ذیقعدہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری مقدسہ

محمد ارتضا عفی اللہ عنہ محمد عبد الودود النقوی محمد حسن علی عفا اللہ عنہ محمد علی کلیمی

محمد شہاب الدین جمال الدین عفا اللہ عنہ الداعی الفقیر الی اللہ صبغۃ اللہ

بدر الدولہ کان اللہ لہ

قاضی سید عبد اللہ   عبد الوہاب عفا اللہ عنہ   دستخط نواب عظیم جاہ مسود حکم از سرکار نویسند

ترجمہ مدراس کے علما نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی کے حضور میں استدعا کرتے ہیں کہ آج کی تاریخ کی مولوی رامپوری کے اظہار نامہ کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ اشتہار پائے اس بات میں کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی اور رسالے مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک میں منتشر ہوئے ہیں اور جو باتیں لوگوں کی افواہ میں پڑی ہیں اور وہ سب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقصان شان میں ہیں سب علمائے دین کے اجماع سے وہ باطل ہیں اور انکا معتقد کافر اور دوزخی ہے اور یہ حکم جابجا مشہور کردیویں تاریخ ساتویں ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ نیچے چاروں

دستاویز کا مطلب اسی کے جیسا ہے اسلئے اسکا ترجمہ علیحدہ نہیں لکھا گیا **مسودہ** امروز کہ تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدس است از پیشگاہ حضور نواب عظیم جاہ بہادر بکافّہ اہل اسلام متعلقہ حکومت مدراس وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل و رسائل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ دریں ملک انتشار یافتہ اندو کلمات یہ کہ مردماں بآں تفوّہ میکنند و آن ہمہ مشعر و موہم تنقیص شان سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علمائے دین ہمہ باطل ہستند و متعقد آں کافر و دوزخی است

ونقل اظہارنامہ مولوی سید محمد علی رامپوری نیز باآں ملحق است **دستخط نواب عظیم** جاہ

بہادر باید کہ مفتی بدرالدولہ عمدۃ العلما بالسنہ مختلفہ حکم مذکورۃ الصدر را بالحاق نقول اظہار

نامہ مسطورہ و درخواست نامہ علما مورخہ امروز بجوامع مساجد مدراس و دیگر مما لک

اشتہار دہند۔ غلام محمد علی المشہور بافواہ عظیم جاہ ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ **بعد**

اشتہار احکام مذکورہ فقط در مسجد جامع والا جاہی رامپوری مذکور باوجود نوشتن برأت

نامہ مذکور و وثیقہ مسطورہ بعد نماز جمعہ ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری برخلاف اظہار و اقرار

خود در مسجد جامع کہ دراں نواب عظیم جاہ بہادر ہم حاضر بودند برسر منبر بیان کرد ہمچناں

کہ در اشتہار نامہ مشتہرہ بست و دوم ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور مندرج است لہٰذا حکم نامہ

ذیل از سرکار اجرا یافت ہو الاحد و احکم الحاکمین **حکمنامہ** بست وہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱

ہجری نظر بحکم علمائے بتکفیر معتقد کتاب اسمعیل و امثال آں مورخہ ہفتم ماہ حال کہ نزد

مفتی سرکار است حکم صادر شد کہ کسانیکہ از مریداں و دوستاں محمد علی رامپوری در ملازمی

سرکار اند برطرف وممنوع ابواب سرکاری شوند مگر اینکہ توبہ صحیحہ از بیعت و محبتش کہ

تائید آں کس بکتب مذکورہ باوجود نوشتہ دادن او بمہر و دستخط خود بہفتم ماہ حال عقیدہ

خویش موافق عقیدہ علمائے موصوفین امروز علانیہ در مسجد جامع شدہ نمایندو کسانیکہ از مریداں و دوستاں و ملازمِ سرکار نیند ممنوع منافع و ابواب سرکاری نکردند۔ دستخط چا کر شرع محمد غلام محمد علی المشہور بافواہ عظیم جاہ۔

معلوم ہوئے کہ بعد اس فتوے کے بعضے بنگالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھا کر پھر ایک کاغذ کلکتے میں اس مضمون کا بنایا تھا کہ تقویۃ الایمان کی کتاب موافق اعتقاد اہل سنت و جماعت کے ہے پھر جب وہ کاغذ مدراس میں پہنچا تب اسکے لئے ایک رسالہ خیر الزاد لیوم المیعاد نام کا لکھا گیا اور اس میں بجنسہٖ پانچ مقام کی عبارت تقویۃ الایمان کی جو مخالف اہل سنت و جماعت کے اعتقاد کے ہے داخل ہوئی اور دلائل فتویٰ سے مردود کی گئی اور وہ رسالہ چھاپا گیا اور کلکتے کو بھیجا گیا تب وہاں سب عالموں کو ان لوگوں کا فریب اور جعل سازی معلوم ہوگئی اور اس رسالے کا خلاصہ سراج الہدایت میں موجود ہے۔

پانچواں باب

دہلی کے علما کے فتوے کے بیان میں

معلوم ہوکہ ایک کتاب بنام تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین کلکتے کے مطبع احمدی میں
مولوی عبداللہ کی تصحیح سے ۱۲۵۸ھ ہجریہ میں چھپی ہے اسکے دیباچے کی شروع
عبارت بجنسہ یہ ہے ۔ یہ وہ فتویٰ ہے جو مکے اور مدینے کے علمانے مکے سے اور
مولانا محمد اسحٰق صاحب نے جو نائب اور سجادہ نشین ہیں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب قدس سرہ کے مقام دہلی میں اور خاص وعام مومنین کے معتمد اور بہت علما و
فضلا اور حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ کے خلفا نے لامذہب والوں کے
احوال سے مطلع ہو کر انکے طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے کی دلیلیں اور کیفیت
لکھ کر اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرما کے ہندوستان سے بھیجا ہے کہ عوام
نادان مسلمان اُنکے بُرے اعتقاد کی باتوں سے اور بُرے طریقے سے اپنے تئیں
بچائیں اور اُنکے مکر وفریب ملمع کی باتیں منافقانہ کہ دل میں کچھ اور منہ میں کچھ سن کر
گمراہ نہ ہو جائیں انتہا اور دوسری عبارت جو تمہید کلام میں ہے اسکی نقل بھی بجنسہ نیچے
لکھی جاتی ہے ۔ دو برس ہونگے کہ بعضے کم عقل لوگوں نے حضرت کی خبر شہادت کے
بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے میں دنیا
کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علیحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی میں رخنہ ڈالنا شروع
کیا کچھ کچھ نئی بات اور جھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بنا کر ظاہر

کی جس کے سبب قدیم چال میں جو علمائے دیندار اور وضلائے نیک کردار نے
موافق احکام خدا اور رسول کے ٹھہرادی تھی اس میں خلل پڑ گیا اور لوگوں کے دلوں
میں شک اور تردد واقع ہوا جیسے انکار کرنا چار مذہب سے جو قریب بارہ سو برس سے
تمام جہاں عرب و عجم میں پھیل رہا ہے اور ہزاروں عالم فاضل صاحب شریعت
صاحب طریقت اور لکھا کہ اولیا اللہ اس طریقے پر چل کر مقرب بارگاہ الٰہی ہو گئے اور
منکر ہونا علم فقہ اور اجماع امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے اور حقارت کرنی
علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی اور جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں
بے ادبی کی باتیں کہنا سوائے اسکے ہزاروں طرح سے شوخیاں کرتے ہیں اور
ایمان کھوتے ہیں پھر ساتھ ان شوخیوں اور بے ادبیوں اور بداعتقادی کے یہ مردود
حنفی بھی کہلاتے ہیں۔ سو بانی مبانی اس فرقۂ نو کے ایجاد کا عبدالحق ہے جو چند روز
سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے
باعث اپنی جماعت سے اُسکو نکال دیا اور علمائے حرمین الشریفین نے اسکے قتل کا
فتویٰ لکھا پھر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا پھر اسی کے شاگرد خاص اور پیرو با
اخلاص عظیم آباد کلکتہ وغیرہ کو گئے حاکم شرع اور علمائے صاحب ورع کا تو کچھ یہاں
خوف نہ تھا اپنے تئیں خلیفے امیر المومنین کے مشہور کر کے لوگوں کو اپنے اعتقاد سے

بتدریج مطلع کیا اور جاہلوں کو گمراہ بنایا جب یہ معاملہ علمائے دین اور حضرت کے سچے خلیفوں پر ظاہر ہوا اسکے سبب سے بڑا فتنہ و فساد مسلمانوں میں پڑ گیا یہاں تک کہ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا اور خاوند جورو کا اور نوکر آقا کا مخالف بنا۔ آپس میں پھوٹ ہوئی اور دین کے کاموں میں خلل آگیا اس طریقے کو خلاف حکم خدا و رسول اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھ کر سب علما اور فضلا نے عموماً اور حضرت کے خلفا نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا ان نادانوں کو جنھوں نے یہ فساد بویا تھا ممانعت کی مگر نفسانیت اور خود پسندی اور دنیا کی طمع نے انکو ہرگز راہ راست پر آنے نہ دیا کسی کی بات نہ مانی بلکہ اور بھی شورش شروع کی اور کھیل کھیلے اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگوں نے علمائے حرمین الشریفین کی خدمت میں ظاہر کی انھوں نے انکے طریقے مردود اور جھوٹے ہونے پر فتویٰ لکھا اور علمائے دہلی اور ہندوستان اور خلفائے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی فتویٰ لکھا اور اپنے مہر و دستخط سے چھپوا دیا تاکہ لوگ اس طریقے سے بچ جائیں اور فریبیوں کے فریب میں نہ آئیں۔ جھوٹا کہنا اور خلاف وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامنے اپنے اعتقاد سے منکر ہو جانا اور جب تک اپنا خاص معتقد نہ ہو تب تک اپنے بھید سے اُسے واقف نہ کرنا اور فریب دینا اور اپنے طریقے کے رواج دینے

کے واسطے جھوٹی قسم کھالینی انکے یہاں درست ہے چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ کے ۴۹ صفحے میں ایسے مکاروں کا مکر لکھا ہے اور چاروں مذہب کا حق ہونا مع دلائل اس میں موجود ہے اور یہ نئے مذہب والے سب علمائے اہل سنت و جماعت کے خلاف سمجھا کر بچارے مسلمانوں کا ایمان کھوتے ہیں اور جاہلوں میں خود کو مولانا اور محدث اور محی السنہ اور قامع البدعہ کے خطاب سے شہرت دیتے ہیں اور اجتہاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہیں مگر کیا کریں کہ اُس پر تو روزی اِنکی ٹھہر گئی ہے اگر کھُل کر اسکے مخالف کہیں تو بھوکے مریں ۔اے بھائیو مسلمانوں یہ زمانہ فساد کا آیا ہے اور یہ لوگ آخری زمانے کے نائب دجّال ہیں یعنے باطل کو حق میں ملانے والے ۔اے بھائیو تم لوگ خوب ہوشیار ہو اور تحقیق جانو اور یقین کرو کہ یہ طریقہ لامذہب والوں کا خلاف حکم خدا اور رسول اور علمائے سلف کے صرف اپنی نمود اور بڑائی جتانے کو ہے اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفائے امیر المومنین ناراض ہیں اور یہ طریقہ حضرت موصوف کا نہ تھا ان کے دیکھنے والے اور انکی صحبت میں رہے ہوئے لوگ ابھی ہندوستان میں موجود ہیں اُن سے بقسم دریافت کرلو اگر حضرت ممدوح اس زمانے میں ہوتے تو ان نئے مذہب والوں اور مفسد گمراہوں کا وہی حال کرتے

جوانکے پیشوا عبدالحق کا کیا یعنے مردود کہتے اور نکلوا دیتے اور بھلا یہ بڑے جوان مرد اور دیندار ہیں تو جہاں مسلمانوں کی ریاست اور حکومت ہے جیسا مکہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہاں ایسی باتیں ظاہر کریں دیکھیں تو کیا ہوتا ہے سوائے لات جوتی مار پیزار اور قتل و قید کے اور کچھ اُن کے نصیب میں نہ ہوگا اور اکثر رذیل قوم کے لوگ جوان میں مل گئے اور ہندی دو چار کتابیں پڑھ کر بڑے مولوی صاحب بن گئے اور دس بیس آدمی اپنے سامنے دوڑانے لگے سو کیوں عالم ربانی کی نصیحت سنیں گے اور اُسکی تابعداری کرینگے اب ایسوں کا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہے کہ مخبر صادق نے آگے ہی اسکی خبر دی ہے اِذَا وَصَلَ الْاَمْرُ اِلیٰ غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ یعنی جب دین کے کام نالائقوں اور کمینوں کو سونپے جائیں تو تم قیامت کے امیدوار ہو اور یہی سبب ہے کہ ایسے جاہل جنکو نہ ایمان کے ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہاں اُن سے کوئی عالم یہود یا نصارا کا ملا اسی کا کلمہ پڑھنے لگے اور خاصے بیدین بن گئے اب اس طرح کے لوگوں کے حق میں یہی دُعا بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت کا مالک ہے پہلے ہی کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسوں کو میسر کردے کہ جس مین انکی دین و دنیا کی خیر ہو۔ اب اے بھائیو مسلمانو ان مفسدوں کی چکنی چکنی باتوں پر نہ بھولو اور اُنکے وعظ و نصیحت پر دھوکا نہ کھاؤ یہ لوگ رہزن دین

ہیں نان کھائیں گے ایمان کھوئیں گے اِن سے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ کر چلو اور ایسے لوگوں کے ذلیل کرنے اور نکال دینے میں مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ بڑے فسادی ہیں اور مکار جس جس طرح سے یہ لوگ دنیا کماتے ہیں اسکا بیان کہاں تک کیجئے کبھی اس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خرچ ضرور ہے لوگوں سے روپئے لئے کبھی جہاد میں جائیں گے اور غازیوں کو اسباب بنادینگے مشہور کر کے اسباب روپئے تحصیل کئے اور روپیوں کے جمع کرنے کو ایک بیت المال مقرر کیا پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اس زمانے میں بہتوں کا بن آیا خوب روپئے کمائے دولتمند ہو گئے اور اب بھی قصور نہیں کرتے طرح طرح سے روپئے بٹورتے ہیں اور دوزخ کے کُندے بنتے ہیں انتہا اصل کتاب تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین میں اس سے بھی زیادہ ان لوگوں کے احوال ہیں مگر راقم نے باختصار لکھا اور دہلی کے علما اور فضلا کے جواب فتوے مہر و دستخط کے ساتھ جو اس کتاب میں دستاویز داخل ہیں انکے نام یہ ہیں حضرت مولانا محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (صدر مفتی شہر دہلی) محمد اکرام الدین مولوی عبد الخالق مولوی محمد حیات لاہوری مولوی حسن علی) سراج العلما ضیا الفقہا مفتی العدالت العالیۃ السلطانی سید رحمت علی خان دہلی کے بادشاہ جمجاہ خلد اللہ ملکہ کی

سرکار کے مفتی ہیں (اخوند ملا شیر محمد) شاگرد مولوی رفیع الدین صاحب (مملوک علی
سید محمد احمد سعید مجددی) مجددیہ طریقے کے سجادہ نشین ہیں (محمد علی عفی عنہ زین
العابدین الکاظمی مولوی محبوب علی) جاننا چاہئے کہ کتاب مذکور کے ۳۷ صفحے میں لکھا
ہے کہ مولوی کریم اللہ دہلوی ساکن محلہ لال کنواں نے کہا کہ یہ لوگ اسماعیلی ہیں
مولوی اسماعیل کی تقلید کرتے ہیں وہ بھی ایسے ہی تھے مگر سچ یوں ہے کہ ان کا یہ
گمان فاسد ہے کیونکہ مولوی اسماعیل جب پشاور کو گئے وہاں کے حنفی علما نے اُن
سے خوب مباحثہ کیا آخر رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا اور انکے اصول کا رسالہ کرخی اور
طحاوی کے طور پر ہے اور تنویر العینین کا رسالہ جواُن کا کرکے مشہور رہوا سو بھی اس بات
میں معتبر نہ رہا کہ اعتبار خواتیم کو ہے اور اُنھوں نے آخر عمر میں رفع یدین چھوڑ دیا تھا
مولوی محمد مخصوص اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان چار مذہبوں سے ایک مذہب کو نہ
پکڑے کچھ اس میں سے لیکر اپنا مذہب بنائے وہ بیشک گمراہ ہے اور جو کوئی ایسے
نالائق مہملوں کے رد کرنے میں گول فتویٰ لکھے ہم اسکو بھی بد جانتے ہیں اور مولوی
موسیٰ انکے چھوٹے بھائی قریب اسی تقریر کے کہتے ہیں مولوی اسماعیل نابینا جو محمد
عمر ابن مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے استاد ہیں سو انھوں نے بھی کہا کہ ان
لامذہب لوگوں کا رد سارے قرآن اور حدیثوں میں موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ قوم ظالم کو

ہدایت نہیں کرتا مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے ایک رسالہ جدا اس فرقے جدید الضلالت کے حق میں لکھا ہے وہ بھی انکے بطلان کی خوب واضح دلیل ہے حاجی قاسم بسبب اسکے کہ وہ خود راگ اور مزامیر کے مقدمے میں چاروں مذہب سے باہر ہیں ہمارے شریک نہیں ہوئے مگر اُن لوگوں کو سمجھایا کہ ہر بات ہر مذہب کی ماننی بہت مشکل ہے۔ایک دن ایک لامذہب والے نے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اختلافی مسئلے میں پوچھا کہ عنداللہ کیا حق ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب اس میں اختیار کرنا ضرور ہے اور اختیار کر لینے کے بعد وہ بات اسکے حق میں حق ہے یہ جواب سن کر پوچھنے والا سر دُھن کر چپ رہ گیا اور ان لوگوں نے ایک نیا فساد دہلی میں نکالا کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بدعت ہے دیکھنا چاہئے کہ ایک ضعیف روایت کو پکڑ کر سب راوی اور مجتہدین کا خلاف کرتے ہیں اور دعویٰ رکھتے ہیں کہ ہم خاص محمدی ہیں۔کسی غیر کی تقلید نہیں کرتے اب ان کو غیر محمدی کہیں تو بجا ہے جیسا کہ محمد بن عبداللہ جونپوری کے مقلدوں کو غیر مہدویہ کہتے ہیں اور وہ خود کو مہدویہ فرقہ جانتے ہیں (اگر فرصت ملتی تو یہ بھی اسی ڈھب پر آجائے مگر کیا کریں کہ امام ہمام کے نام میں تفاوت تھا) اور یہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جسکی بھلائی پر علمائے امت شاہدی دیں وہ بھلا ہے اور

جسکی برائی پر گوائی دیں وہ برا ہے کیونکہ وہ اللہ کے گواہ ہیں زمین میں اور ایک کج فہم اپنا نام عبدالحق محمدی رکھ کر کئی حدیثیں ہندی ترجمے میں لکھ کر اسمیں ایسا نفاق کا کلام لکھا ہے کہ دو مثل سائے کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقوں کی ہے اور حالانکہ حنفی صاحب کے یہاں دو مثل سایہ ہوئے تک عصر کی نماز کی تاخیر کرنے کا حکم ہے خدا انکو ہدایت دیوے اب جو لوگ اسکے بہکانے سے حنفی مذہب سے خارج ہو کر ضلالت میں پڑے سو اسکے ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وہ سب خارجی اور معتزلہ بن گئے اگرچہ کوئی عالم انکو دبائے تو اقرار کرتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں مگر اُن سے ہوشیار رہنا کہ وہ چاروں مذہب سے خارج ہیں کیونکہ جتنی حدیثیں آل اطہار اصحاب اخیار اور ائمہ مجتہدین کی تعریف میں ہیں اُن سب کو یہ لوگ ضعیف کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کا درس ان لامذہبوں کے رد کرنے پر دہلی میں شروع کیا تھا پہلے گور پرستی کو رد کیا آخر سارے لامذہب والوں پر رد قوی فرمایا آخر لامذہب والوں نے اُن پر ایک بہتان باندھا جس کا خلاصہ رسالہ اقامۃ السنہ میں لکھا ہے اور اس وقت بھی پروردگار نے اچھے اچھے علما کو طرفین میں سے حق پر جمع کر دیا تھا کہ گور پرستی کو بالکل رد باطل کر دیا اور آپ کو بھی اس مالک حقیقی نے اپنے فضل و کرم سے سارے علمائے دین

اور فقہائے مبین کو ان لامذہبوں کے رد و قدح پر متفق کر دیا ہے الحمدللہ علی ذالک۔ انتہا۔ معلوم ہو کہ اس کتاب کے بنانے والوں کو اللہ اس سے زیادہ استقامت اور حق گوئی کی ہمیشہ توفیق دیوے اول سے آخر تک ہر ہر مسئلے میں علمیت کی داد دی ہے کہ بعضے مباحث اس میں کے سراج الہدایت میں لکھے ہیں فقط۔

چھٹا باب

حرمین الشریفین کے علما کا فتویٰ

اس پر مہر ہے مولانا شیخ عبداللہ ابن سراج کی جو سردار ہیں مکے کے مدرسوں میں اور مولوی سید عبداللہ مکے کے مفتی کی اور سید عثمان مکے کے مدرس کی اور شیخ مصطفیٰ کی جو حنفی اماموں کے رئیس ہیں اور شیخ عبدالقادر ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا کے پیر و مرشد کی اور مولانا شیخ عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی اور سید محمد مولوی محی الدین مولوی عبداللہ مولوی سید علی اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسوں کی اور محمد ابوالسعادات مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی اور یہ فتویٰ منشی حسن علی بنارسی نے ۱۲۵۶ہجریہ میں بمہر و دستخط علمائے موصوفین کے حاصل کیا تھا اس فتوے میں بہت سوال اور جواب ہیں مگر ان میں سے ایک سوال اور اسکا

جواب لکھا جاتا ہے تنبیہ الضالین صفحہ ۱۳ اَلسُّوَالُ الثَّالِثُ: هَلْ يَجُوْزُ لِلرَّجُلِ الَّذِىْ لَيْسَ لَهٗ مَلَكَةُ الْاِجْتِهَادِ وَلَا تُوْجَدُ فِيْهِ شَرَائِطُ الْاِجْتِهَادِ وَلَا يَعْلَمُ اَقْوَالَ الْفُقَهَاءِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ اَنْ لَّا يُقَلِّدَ اَحَدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمَشْهُوْرَةِ بَلْ تَخْتَرِعُ مَذْهَبًا جَدِيْدًا خَامِسًا قَدْ يُوَافِقُ اَحَدَهَا وَ قَدْ يُخَالِفُ جَمِيْعَهَا اَلْجَوَابُ عَنْهُ اَنَّ الْاِ جْمَاعَ قَدْ حَصَلَ عَلٰى حَقِّيَّةِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَتَخَلَّفَ ذٰلِكَ فِيْمَا سِوَاهَا وَاَنَّ الْاُمَّةَ جَمِيْعَهَا قَدْ تَلَقَّتِ الْمَذَاهِبَ الْاَرْبَعَةَ بِالْقَبُوْلِ وَلَمْ يَحْصُلْ ذٰلِكَ لِغَيْرِهَا وَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَعْلَمْ طُرُقَ الْاِجْتِهَادِ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّدْرُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مِنْ اَقْوَالِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ اَنْ يَّسْاَلَ وَلَا يُعْمَلَ اِلَّا بِمَا يُفْتِيْهِ الْمُفْتِىْ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِعَدَمِ الْحُجَّةِ فِيْمَنْ سِوَاهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلِذَا قَالَ اِبْنُ الْهُمَامِ فِى التَّحْرِيْرِ وَشَارِحُهٗ فِى التَّيْسِيْرِ غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ يَلْزِمُهٗ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ التَّقْلِيْدُ وَاِنْ كَانَ مُجْتَهِدًا فِىْ بَعْضِ الْعُلُوْمِ وَفِىْ عُمْدَةِ الْمُرِيْدُ شَرْحِ جَوَاهِرِ التَّوْحِيْدُ فَوَاجِبٌ عِنْدَ الْجُمْهُوْرِ عَلٰى كُلِّ مَّنْ لَّيْسَ فِيْهِ اَهْلِيَةَ الْاِجْتِهَادِ تَقْلِيْدُ الْمَذْهَبِ وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَاجِبٌ عَلَى الْعَامِىِ الْاِقْتِدَاءُ بِالْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ

الْاِهْتِدَاءِ فِیْ حَقِّهٖ اِلیٰ مَعْرِفَةِ الْاَحَادِیْثِ وَمَعْنِیِهَا وَتَاوِیْلَاتِهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوْخِهَا وَخَاصِهَاوَ عَامِهَا وَمُحْکَمِهَا وَ مُتَشَابِهَا فَمَنْ لَمْ یَعْلَمْ ذٰلِکَ فَهُوَ عَامِیٌ مَنْسُوْبٌ اِلی الْعَامَّةِ وَهُمُ الْجُهَّالُ اَعَاذَ نَااللّٰهُ تَعَالیٰ مِنَ الضَّلَالِ

ترجمہ جس شخص کو قوت اجتہاد کی نہ ہو اور شرطیں اجتہاد کی پائی نہ جائیں اور فقہا کے احوال کو نہ جانے کیا جائز ہے اس شخص کو کہ کسی مجتہد کی ان چار مجتہدوں میں سے تقلید نہ کرے بلکہ ایک نیا پانچواں مذہب نکالے کہ کبھی ان چار مذہب میں سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو۔۔جواب: ان چار مذہب کے حق ہونے پر اجماع تمام علما کا ہوا ہے اور ان چار کے سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے ان چار مذہب کو قبول کرلیا ہے انکے سوا اور کسی مذہب میں یہ اتفاق اور قبول حاصل نہیں اور جو شخص کہ اجتہاد کے طریق کو نہ جانے اور صحابہ اور تابعین کے اقوال و اعمال سے واقف نہ ہو سو اس پر لازم اور واجب ہے کہ ان چار مذہب میں سے ایک پر قائم ہو جائے اور اسکے موجب عمل کرے اور فتویٰ لکھے کیوں کہ سوا انکے اور کسی مذہب پر عمل کرنے کا اجماع نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْ اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ یعنی سوال

کروتم علمائے دیندار سے اگرتم نہیں جانتے ہو۔اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر میں فرمایاہے اور اسکے شارح نے تیسیر میں لکھاہے کہ جو شخص مجتہد کامل نہ ہو اگرچہ بعضے مسئلے میں اجتہاد کرسکتا ہے یا اسکو بعض علوم میں مرتبۂ کامل ہے تو بھی اُس پر تقلید کرنا واجب ہے اور عمدۃ المرید شرح جواہر التوحید میں لکھاہے کہ جو شخص کہ اس میں قابلیت اجتہاد کی نہ ہو تو اس پر کسی ایک مذہب کی تقلید کرنی واجب ہے اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ عامی پر واجب ہے کہ کسی ایک مجتہد کی تقلید کرے کیونکہ اس میں قابلیت نہیں اس بات کی کہ حدیثوں کو پہنچانے اور معنی اسکے دریافت کرے اور تاویلات کو اسکے سمجھے اور ناسخ منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرکے اسکے احکام معلوم کرے تو جو شخص ان سب باتوں کو نہ جانے وہ شخص عامی ہے اور جاہل خدا پناہ میں رکھے ہمکو گمراہی سے آمین۔

دوسرا فتویٰ حرم محترم کے چاروں مصلے کے مفتیوں کا جسکے آخر میں ہندوستان کے چار مولویوں کی صحیح دستخط ہے کہ انھوں نے توبہ اور استغفار کیا اور لکھ دیا کہ ہم حنفی مذہب کے مقلد ہیں۔تنبیہ الضالین صفحہ ۹۶ یہ وہ فتویٰ ہے کہ جس کو شیخ احمد اللہ بنارسی

نے حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۵۷ہجریہ میں درست کروایا تھا اسکا سبب یوں ہوا تھا کہ کئی لامذہب والے جہاز پر جاتے وقت انکے ساتھ تقریر بیہودہ کیا کرتے تھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے آخر جب وہ حرمین الشریفین میں پہنچے وہاں کے علما اور مفتیوں سے یہ معاملہ ظاہر کیا مفتیوں نے فرمایا کہ اگر یہ بات ثابت ہوگی تو ان بیہودہ نالائقوں کو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جائیگی انکو بتلادو اور حاضر کرو جب یہ خبر ان لوگوں کو انکے بعضے ہندی پیشواؤں کو جنکی اعانت پر بھروسہ رکھتے تھے پہنچی تب گھبرائے اور شیخ موصوف سے بہ الحاح والتجا پیش آئے اور انکے وہاں کے پیشواؤں نے مولوی صاحب علی خان کے روبرو اپنے افعال وعقائد نابکار سے توبہ کیا اور اپنے اعتقاد کو موافق طریق سنت و جماعت کے بمہر و دستخط لکھ دیا اور اپنے تئیں حاکم شرع کے پنجے سے بچایا۔ سوال: مَاقَوْلُ عُلَمَآءِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ فِیْمَا یَقُوْلَہٗ بَعْضُ عُلَمَاءِ الْعَصْرِ مِنْ اَھْلِ الْھِنْدِ اَنَّہٗ لَایَجِبُ عَلٰی اَحْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ تَقْلِیْدُ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ وَاِنَّمَا یَجِبُ عَلٰی کُلِّ شَخْصٍ الْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَاْمُرْنَا بِاِتِّبَاعِ اَبِیْحَنِیْفَۃَ وَلَا غَیْرِہٖ بَلْ اَرْشَدَنَا اِلٰی اِتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ

بِمَارُوِىَ عَنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ مَنْ قَلَّدَ اَحَداً مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللهِ تَعَالىٰ بِلَاْمِرِيَّةٍ فَيَجِبُ عَلىٰ كُلِّ عَاقِلٍ اَنّ يَعْمَلَ بِمَا فِىْ الْحَدِيْثِ وَمَالَمْ يُوْجَدْ فِىْ الْحَدِيْثِ يَسْتَنْبِطُهُ بِعَقْلِهٖ وَ فَهْمِهٖ فَتَرَكُوْا الْعَمَلَ بِكُتُبِ الْفِقْهِ بِالْكُلِّيَّةِ وَصَارُوْا يَعْمَلُوْنَ بِالْحَدِيْثِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ مَعَ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَايُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ صَحِيْحِ الْحَدِيْثِ وَضَعِيْفِهٖ وَلَايَعْرِفُوْنَ قَوَاعِدَ اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَ يُسَمُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالْفِرْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَيَطْعَنُوْنَ عَلىٰ مُقَلِّدِىْ اَحَدِ الْاَرْبَعَةِ وَ مَعَ ذٰلِكَ صَارُوْا يَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلىٰ اِتِّبَاعِ رَأْيِهِمْ وَتَرْكِ التَّقْلِيْدِ فَاَضَلُّوْا كَثِيْراً وَ اَيْضًا بَعْضُ مِنْهُمْ يَدَّعِىْ اَنَّهُ حَنَفِىْ وَمَعَ ذٰلِكَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَ بَعْدَهُ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِىْ السَّفَرِ بِلَاعُذْرٍ وَيَتَعَوَّذُ وَ يُبَسْمَلُ وَيَاٰمِّنُ جَهْراً مَعَ اَنَّهُ لَايَتَوَضَّؤُمِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ وَالْمَرْأَةِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا بِهٰذِهٖ الْاَفْعَالِ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ وَلَمْ تَبْلُغْ اَبَا حَنِيْفَةَ اَصلًا فَمَا قَوْلُكُمْ فِىْ مِثْلِ هٰؤُلَاءِ النَّاسِ هَلْ يَعْتَمِدُ عَلىٰ قَوْلِهِمْ وَتُرِكَ التَّقْلِيْدُ رَاْساً اَمْ قَوْلُهُمْ بَاطِلٌ عَاطِلٌ مُخَالِفٌ بِمَانَصَّ عَلَيْهِ اَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ نَحْنُ فِىْ حَيْرَةٍ تَامَّةٍ وَلَايَكْشِفُ عَنَّا هٰذِهٖ الشُّبْهَةِ اَلَاقُوْلُكُمْ وَ كِتَابَتُكُمْ وَاِمْهَارُ كُمْ وَلْيَكُنْ جَوَابُكُمْ عَلىٰ وَجْهِ التَّيَقُّظِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ عَلىٰ

نَهجِ الْحَقِّ لِيَكُوْنَ زَاْجِراً لَهٗ عَنْ غَيِّهٖ وَضَلَالِهٖ اَفِيْدُوْنَا اَثَابَكُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةِ

ترجمہ کیا فرماتے ہیں حرمین الشریفین کے علما اس بات میں کہ بعضاً ہندی مولوی اس زمانے میں یوں کہتا ہے کہ چار اماموں میں سے کسی کی پیروی کرنی مسلمان پر واجب نہیں بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ اور دوسرے اماموں کی تقلید اور پیروی کا ہم کو حکم نہیں کیا بلکہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور انکے فرمان کی پیروی کرنے کو فرمایا ہے اور ایسا بھی کہتا ہے کہ جس نے چاروں اماموں میں سے کسی امام کی تقلید کی تو بیشک اس نے خدا کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے ہر ایک شخص پر لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرے اور جو چیز حدیث میں نہ پائے تو اپنی عقل اور سمجھ سے نکال لے اور اُس پر عمل کرے پھر ان لوگوں نے علم فقہ کی کتابوں پر بالکل عمل کرنا چھوڑ دیا اور حدیث پر عمل کرنا اور اپنی عقل سے اس میں مسئلے نکالنا شروع کیا اور اصول حدیث کے قاعدے کیسے ہیں اور کون سی حدیث ضعیف ہے اور کون سی صحیح ہے اسکی کچھ تمیز نہیں رکھتے اور خود کو فرقہ محمدیہ کہلاتے ہیں اور ان چاروں مذہب کی تقلید اور پیروی کرنے والے اہل سنت و جماعت پر طعنے مارتے ہیں اور لوگوں کو اپنی پیروی اور متابعت پر دعوت کرتے ہیں اور بہت

مسلمانوں کو تقلید سے چھڑوا کر گمراہ کرتے ہیں اور بعض ان میں سے حنفی بھی کہلاتا ہے اور رکوع کرنے کے پہلے اور بعد رفع یدین بھی کرتا ہے اور دو نمازوں کو سفر میں بغیر عذر کے جمع بھی کرتا ہے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین زور سے چلّا کر کہتا ہے اور پھر آلۂ تناسل کے اور عورت کے چھونے سے وضو بھی نہیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس بات میں ہم کو صحیح حدیثیں پہنچیں ہیں جو ابو حنیفہ کو نہ پہنچی تھیں اب تمھارا حکم ان لوگوں کے حق میں کیا ہے انکے قول پر اعتماد کر کے تقلید کو چھوڑ دیں یا انکے قول کو بیہودہ اور باطل سمجھیں جیسا کہ چاروں مذہب کے اماموں نے تصریح کی ہے ہم بڑی حیرت میں ہیں اور یہ شبہ دور نہیں ہوتا ہے مگر تمھارے کہنے اور لکھنے اور مہر کر دینے سے دور ہوگا اور تمہارا جواب اس طور پر چاہئے کہ جو طریق حق پر نہ ہو سو اپنی غفلت سے ہوشیار ہو کر اپنی گمراہی سے باز آئے فائدہ پہنچاؤ ہم کو جزا دے اللہ تم کو بہشت۔ اَلْجَوَابُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اِعْلَمْ اَیُّھَا السَّائِلُ اَرْشَدَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَ اِیَّاکَ لِلصَّوَابِ وَ وَفَّقْنَا لِاِتِّبَاعِ مَاجَاءَتْ بِہٖ السُّنَّۃُ وَ نَطَقَ بِہٖ الْکِتَابُ اَنَّ مَا احْتَجَّ اِلَیْہِ مِنْ ذِکْرِ مِنْ سُلُوْکِ سَبِیْلِ الْغَوَایَۃِ وَ حَمْلُھُمْ غَیْرُھُمْ عَلٰے تَرْکِ طَرِیْقِ الْھِدَایَۃِ وَ مُتَابِعَتِھِمْ عَلٰی تَرْکِ التَّقْلِیْدِ لِاَحَدِ الْاَئِمَّۃِ الَّذِیْنَ ھُمْ ھُدَاۃِ الْاُمَّۃِ من الْمُنْکَرِ الشَّنِیْعِ وَ بَاطِلِ الْفَظِیْعِ لَا

يُلْتَفَتُ اِلَيْهِ فَضْلًا عَنْ اَنْ يُعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَاللَّازِمُ عَلٰى مَنْ لَّيْسَ لَهٗ اَهْلِيَةُ الْاِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ عَلٰى قَوْلِ جَمْهُوْرِ الْفُقْهَا وَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَالْاُصُوْلِيْنَ تَقْلِيْدُ وَاحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ لِتَوَاتُرِ مَذَاهِبِهِمْ وَالْاَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَقَوْلُهٗ تعالٰى فَلَوْ لَا نَفَرُ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَتَفَقَّهُوْا فِيْ الدِّيْنِ اَلْاٰيَةِ وَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى وَاَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ سَوَاءٌ حَمَلُوْا عَلٰى الْعُلَمَاءِ اَوِ الْاَمَرَاءِ وَالْوَاجِبُ عَلٰى وَلَاةِ الْاُمُوْرِ وَفَّقَهُمُ اللّٰهُ وَضَاعَفَ لَهُمُ الْاُجُوْرِ اِذَا دَفَعَ اِلَيْهِمْ مَاهُمْ مُنْطَوِيْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَضْلَالِ مَنَعُهُمْ عَنْهُ وَرَدَّهُمْ اِلٰى سُنِّيِ الْاَحْوَالِ وَتَادِيْبِهِمْ بِمَايَلِيْقُ بِمِثْلِهِمْ لِيَرْتَدِعُوْهُمْ وَسِوَاهُمْ عَنْ قَبِيْحِ قَوْلِهِمْ وَ فَعْلِهِمْ رِجَا الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ مِنَ الْمَلِكِ الْجَلِيْلِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ الْهَادِيْ اِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَهُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ كَتَبَهٗ الْمُفْتَقِرُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْمَرْعِي الْحَنَفِيْ مُفْتِيْ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمَا مُسْتَغْفِرًا

(عَبْدُاللّٰهِ)

حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةً لِلصَّوَابِ نَعَمْ مَاذُكِرَ فِيْ الْجَوَابِ مُوَافِقٌ لِمَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَمَنْ يَّقُوْلُ بِخِلَافِ

ذٰلِکَ فَهُوَ ضَالٌّ مُضِلٌّ جَاهِلٌ مُعَانِدٌ فَعَلَی الْحَاکِمِ تَعْزِیْرُہٗ بِمَا یَلِیْقُ بِاَمْثَالِهٖ وَهُوَ مَاجُوْرٌ عَلٰی ذٰلِکَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کَتَبَهٗ الْفَقِیْرُ لِرَبِّهٖ مُحَمَّدُ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ بَکَرِ الرَّئِیْسِ الشَّافِعِیْ مُفْتِیْ مَکَّةَ الْمُکَرَّمَةِ بِاَنَّ اللّٰهَ عَلَیْهِ (مُحَمَّدُ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ بَکَرِ الرَّئِیْسِ) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بَیَانُ جَوَابِ هٰذَا السُّوَالِ اَنَّهٗ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ مِّنَ الْمُکَلَّفِیْنَ اَنْ یُّقَلِّدَ وَاحِداً مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ مَعَ اِعْتِقَادِ اَنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَی الْحَقِّ وَالصَّوَابِ فَلَا یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ غَیْرِهِمْ وَلَوْ مِنْ اَکَابِرَا الصَّحَابَةِ لِاَنَّ مَذْهَبَهُمْ لَمْ تُدَوَّنُ وَلَمْ تُضْبَطْ وَلَایَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّسْتَقِلَّ بِنَفْسِهٖ وَرَاْئِهٖ وَاِجْتِهَادِهٖ وَاِدِّهَائِهٖ اِتِّبَاعِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ لِاَنَّ الْاِجْمَاعَ اِنْعَقَدَ عَلٰی اِتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَةِ وَالْاِمَامِ مَالِکٍ وَالْاِمَامِ شَافِعِیْ وَالْاِمَامِ اَحْمَدَ فَلَایَجُوْزُ تَقْلِیْدُ غَیْرِهِمْ بَعْدَ عَقْدِ الْاِجْمَاعِ عَلَیْهِمْ لِاَنَّ مَذَاهِبَ الْغَیْرِ لَمْ تُدَوَّنَ وَلَمْ تَضْبَطْ بِخِلَافِ هٰؤُلَآءِ فَاَنَّهُمْ اَحَاطُوْا عِلْماً بِاَقْوَالِ جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ اَوْ غَالِبِهَا وَعُرِفَتْ قَوَاعِدُ مَذَاهِبِهِمْ وَدُوِّنَتْ وَخَدَمَهَاتَابِعُوْهُمْ وَحَرَّرُوْهَا وَصَارَتْ مُتَوَاتِرَةِ لِیَخْرُجَ فِیْ الْاَحْکَامِ الْفَرْعِیَّةِ مِنْ عَهْدَةِ التَّکْلِیْفِ بِهٰذَا التَّقْلِیْدِ لِاَنَّ

الْمَذَاهِبَ لَاتَمُوْتُ بِمَوْتِ اَصْحَابِهَا وَ الْاَصْلُ فِيْ هٰذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ قَلَّدَ عَالِماً
لَقَى اللّٰهُ سَالِمًا فَقَدْ عُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْرُزَ عَنْ اِتِّبَاعِ وَاحِدٍ
مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِاَنَّهٗ خَرْقٌ لِاِجْمَاعِ الْاِمَةِ الْمُعْتَدِّبِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا اَنْ
يَّدْعِيْ اَنَّهٗ يَقْتَدِيْ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ لِاَنَّهٗ لَمْ يَصِلْ اِلٰى مَا وَصَلَ اِلَيْهِ الْاَئِمَّةِ
الْاَرْبَعَةِ مِنْ مَعْرِفَةِ النَاسِخَ وَ الْمَنْسُوْخِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اُصُوْلِ اَحْكَامِ
الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَنَسَاَلُ اللّٰهِ تَعَالٰى حُسْنَ التَّوْفِيْقِ لِاِتِّبَاعِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ
وَ التَّحْقِيْقِ آمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَيَجِبُ عَلٰى اُوْلِى الْاَمْرِ ضَاعَفَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مَزِيْدَ الْاَجْرَانُ يَمْنَعَ ذٰلِكَ الْمُبْتَدِعَ الْخَارِجَ عَنْ الْاَئِمَّةِ
الْاَرْبَعَةِ بِسُوْءِ اِبْتِدَاْعِهٖ وَ اَنْ يَّرُدَّهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ اِلٰى تَقْلِيْدِ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ
الْاَرْبَعَةِ فَاِنْ لَّمْ تَمْتَثِلْ اَدَّبَهُ الْاَدَبَ اللَّائِقَ بِحَالِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ كَتَبَهُ الْفَقِيْرُ
اِلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدُ الْمَرْزُوْقِيْ مُفْتِيْ الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُشَرَّفَةُ مُحَمَّدُ
الْمَرْزُوْقِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْحَقِّ فِيْ اِتِّبَاعِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْمَهْدِيِّيْنَ
الَّذِيْنَ دَلَّتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيحَهُ عَلٰى فَضْلِهِمْ تَلْوِيْحاً وَ اِشَارَةً مِنْ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ وَمِنْ خَالَفَهُمْ كَانَ مِنَ الْمُبْتَدِعِيْنَ مَا اَفْتٰى بِهِ الْاَفَاضِلَ الْمَفَاتِيْ

الثَّلَاثَةُ هُوَ الصَّوَابُ لِاَنَّ الْمُقَلِّدَ لِاَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ فِیْ جَمِیْعِ فُرُوْعَاتِهِ الْفِقْهِیَّةِ لَمْ یَخْرُجْ عَنِ السُّنَّةِ وَالْکِتَابِ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ تَقْلِیْدِهِمْ اَوْ خَلَطَ فُرُوْعَ مَذْهَبِ غَیْرِهٖ مَعَ فُرُوْعِ الْمَذْهَبِ الْمَنْسُوْبِ اِلَیْهِ بِلَاضَرُوْرَةٍ فَذٰلِکَ جَاهِلٌ عَنِ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ وَالْفُرْقَانِ لِاَنَّ فِیْ بَعْضِ الصُّوْرِ الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ سُوَالٍ یَکُوْنُ الْعَمَلُ بَاطِلًا وَفِیْ بَعْضِهَا مَکْرُوْهٌ وَکَذَا حُکْمُ سَائِرِ فُرُوْعَاتِهِ وَلَاشَکَّ اَنَّ هٰذَا مِنْ اَغْوَاءِ الشَّیْطَانِ وَمَنِ اتَّبَعَ هٰؤُلَآءِ الْمُضِلِّیْنَ کَانَ فِیْ الْخُسْرَانِ فَوَاجِبٌ عَلٰی الْحُکَّامِ اَیَّدَاللّٰهُ بِهِمْ اُمُوْرَ الْاِسْلَامِ تَادِیْبَ الزَّاعِمِیْنَ عَلٰی مَضْمُوْنِ السُّوَالِ بِمَا یَقْتَضِیْهِ رَاْیُهٗ السَّلِیْمُ عَلٰی قَدْرِ مَرَاتِبِهِمْ مَعَ مُلَاحِظَةِ الْاَمْرِ الْقَبِیْحِ وَالْاِضْلَالِ الشَّنِیْعِ الَّذِیْ صَدَرَ مِنْهُمْ فِیْ اِغْوَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَحْرِیْرِ هٰذَا الْعِبَارَةِ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّیْخِ یَحْییٰ مُفْتِیْ الْحَنَابِلَةِ بِمَکَّةِ الْمُشَرَّفَةِ (محمد ابن یحییٰ مفتی الحنابل) جَوَاب: سَادَاتِنَا مَفَاتِیِ مَکَّةَ الْمُشَرَّفَةِ وَعُلَمَاءِ هَا عَنِ السُّوَالِ الْمَذْکُوْرِ حَقٌّ وَاَنَا مُقَلِّدُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُحَمَّدُ مُرَادِ ابْنُ لُطْفِ عَلِیْ۔ یہ مفتی ہیں شہر کلکتے کی بڑی عدالت میں مَا اَفْتیٰ بِهٖ سَادَاتِنَا مَفَاتِیِ مَکَّةَ

الْمُشَرَّفَةِ وَعُلَمَاؤُهَا حَقٌّ فِیْ هٰذِهِ الْفَتْوٰی وَ اَنَا عَلٰی مَذْهَبِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کَتَبَهُ عَبْدُاللّٰهِ اللَّاهُوْرِیِ الْحَنَفِیْ مَا اَفْتٰی بِهٖ
سَادَاتِنَا مَفَاتِیِ مَکَّةَ الْمُشَرَّفَةِ وَ عُلَمَاءُ هَا حَقٌّ فِیْ هٰذِهِ الْفَتْوٰی وَاَنَا عَلٰی
مَذْهَبِ الْاِمَامِ الْجَلِیْلِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کَتَبَهُ فَقِیْرُ
عَبْدُالْحَلِیْمِ ابْنِ مَوْلَوِیْ اَنَسْ مَرْحُوْمُ عَفَی اللّٰهُ عَنْهُ یہ ممبئی میں رہتے ہیں۔ مَا
اَفْتٰی بِهٖ سَادَاتِنَا مَفَاتِیْ مَکَّةَ الْمُشَرَّفَةِ وَ عُلَمَاءُ هَا فَحَقٌّ فِیْ هٰذِهِ الْفَتْوٰی عَلٰی
مَذْهَبِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی کَتَبَهُ مُحَمَّدُ اَفْضَلُ اِبْنُ
مُحَمَّدُ فَضَلُ۔ این مسئلہ مثبتہ مواہیر مفتیان ائمہ اربعہ وعلماء مکہ معظمہ در ۱۲۵۷ سنہ
ہجری قدسی صلی اللہ علیہ وسلم جہت اسکات بسیاری از مردم کم علم وکج فہم جویندگان وسیلۂ
نجات کہ باغوائے بعضے از مردمان کم علم ونفسانے بترک تقلید در ورطۂ ہلاک افتادہ
بود مرتب ومکمل شد چنانچہ اکثری از اہل ہند کہ خود درا محمدی نام نہادہ بودند بدریافت
انکہ فی الحقیقت حنفی وشافعی وتبعۂ دیگر از ائمہ مذکورین محمدی ہستند رجوع از قول وفعل
خود ہا کردند فقط حررہ آثم محمد صاحب علی اعظم گڑھی عفا عنہ الکریم (محمد علی صاحب)

ترجمہ سب تعریف اللہ کو ثابت ہے اے پروردگار ہمارا علم بڑھائیو، اے سوال

کرنے والے تو پوچھ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تجھ کو صواب کی طرف پہنچاوے اور قرآن و حدیث کی تابعداری کرنے کی توفیق دیوے کہ تحقیق ان لوگوں کی باتیں جو گمراہی کی طرف راہ چلتے ہیں اور دوسروں کی ہدایت کے طریق سے چھڑا کر بہکاتے ہیں اور جو ائمہ دین کہ امت کے ہدایت کرنے والے تھے سو ان میں ہر ایک کی تقلید سے چھڑا کر اپنی تابعداری کی طرف بلاتے ہیں سو ان کا کام بالکل منکر اور باطل ہے انکی طرف ہرگز التفات نہ کیا چاہیے پھر انکی باتوں پر اعتماد کرنا تو دور ہے سب فقہا اور محدثین اور اہل اصول کے قول کے موافق جس کو بالکل اجتہاد کی مطلق لیاقت نہیں ہے سو اس کو یوں لازم ہے کہ ان چار اماموں میں سے ایک کی تقلید اور پیروی اختیار کرے اور انکے سوائے اور کسی کی پیروی نہ کرے کس لئے کہ انکا مذہب متواتر چلا آتا ہے اور اسکی اصل دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی سوال کرو تم دیندار علما سے اگر تم نہیں جانتے اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ یعنی پھر کیوں نہ نکلے ہر فرقے میں سے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جب پھر آوئیں ان کی طرف شاید وہ بچتے رہیں اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی تابعداری کروتم خدا کی اورتابعداری کروتم رسول کی اورتم میں سے صاحب امر ہوں ان کی یعنی صاحب امرخواہ عالم ہوخواہ امیر مسلمین ہو دونوں برابر ہیں اب مسلمانوں کے امیر پر خدا انکو توفیق دے اور انکا ثواب دُگنا بڑھائے ایسا واجب ہے کہ جب یہ گمراہ کرنے والے لوگ ظاہر ہو جائیں تو اُن لوگوں کو گمراہی سے منع کریں اور اچھے طریقے پر انکو پھرا دیں اور جو تعزیر ان جیسوں کے لائق ہے سو ان کو دیں تا کہ وہ اپنے قول و فعل سے باز آئیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بڑے ثواب کی اُمید ہے اور وہی سبحانہ تعالیٰ اچھے رستے کی طرف ہدایت کرے وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یہ جواب عبداللہ بن محمد المرعی مکہ معظمہ کے حنفی مفتی نے لکھا ہے۔ (عبداللہ) سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ثابت ہے اور درود و سلام اسکے رسول پر اور ان کے آل واصحاب پر ہے خدا ہدایت کرنے کی طرف اس جواب میں جو لکھا گیا سو بہت اچھا اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کے موافق ہے اور جو کوئی اسکے خلاف کہے وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا جاہل اور دشمن دین ہے حاکم کو لازم ہے کہ جو تعزیر ان جیسوں کے لائق ہے سو ان کو کرے اور حاکم کو اس میں بڑا ثواب ہے واللہ اعلم (محمد عمر بن ابی بکر الرئیس) یہ جواب محمد بن ابی بکر الرئیس مکہ معظمہ کے شافعی مفتی نے لکھا ہے۔ سب تعریفیں پروردگار عالم کو

ثابت اور درود وسلام اولین وآخرین کے سردار محمد علیہ السلام پر اور انکے سب آل و اصحاب پر، اس سوال کے جواب کا بیان یوں ہے کہ ہر ایک مکلف عاقل بالغ پر واجب ہے کہ ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید اختیار کرے اور یوں اعتقاد رکھے کہ ہر ایک ان میں سے حق اور صواب پر ہے اور انکے سوائے کسی غیر کی تقلید کرنا جائز نہیں اگر چہ بڑے اصحابی ہوں کس واسطے کہ انکا مذہب کتابوں میں لکھا نہیں گیا اور اِکھٹا نہیں ہوا اور کسی کو جائز نہیں کہ اپنے عقل اور اجتہاد سے نیا مذہب نکالے اور اس پر قرآن و حدیث کی پیروی کا دعویٰ کرے کس لئے کہ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حنبل کے مذہبوں کی تابعداری اور تقلید کرنے پر سب اہل سنت و جماعت کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ہے پھر اجماع ہونے کے بعد کسی غیر کی تقلید کرنا جائز نہیں کیونکہ اسکا مذہب مدوّن اور منضبط نہیں ہوا اور ان چاروں اماموں نے علم کے رو سے اکثر بلکہ اصحابوں کے اقوالوں کو جمع کیا اور انکے مذہب کے قاعدے اصول اور فقہ کی کتابوں میں لکھے گئے چنانچہ بہت بزرگ انکے تابعدار ہو گئے ہیں انھوں نے ان مذہبوں کی کماحقہ خدمت کی اس طور سے کہ اپنے اپنے مذہبوں کے اصول اور فروعات کے احکام متواتر ایک کے بعد ایک لکھتے اور کتابوں میں داخل کرتے چلے آئے تا کہ مقلدوں

کو کچھ تکلیف نہ ہو کیونکہ مذہب والے کی موت سے کچھ مذہب تو مرتا نہیں ہے اور اصل اس بات میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی سوال کرو تم دیندار عالموں سے اگر تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ جس نے جو عالم کی تقلید اور پیروی کرے سو اللہ سے با ایمان ملیگا یہاں سے معلوم ہوا کہ اِن چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کرنا اور اجماع امت کو جو آج تک اتفاق سے چلا آیا اسکو توڑ نا ہرگز جائز نہیں اور خود قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنا یہ بھی درست نہیں اسلئے کہ ناسخ و منسوخ آیت اور حدیث پہچاننے اور کتاب و سنت کے اصول کے احکام جاننے کی جو علمیت اور معرفت ان چاروں اماموں کی تھی سو کسی کو نہیں ہے اب ان ائمہ دین اور تحقیق والوں کی پیروی کرنے کی نیک توفیق ہم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں آمین الحمدللہ رب العالمین حاکم کو لازم ہے کہ اِن مبتدع اور چاروں مذہب سے خارج نکلے ہوئے لوگوں کو ایسی گمراہی اور بدعت سے منع کرے اور چاروں اماموں سے کسی ایک کی تقلید کرنے کے واسطے ان کو تاکید فرمادے اگر یہ حکم نہ مانیں تو اچھی طرح سے انکے لائق اِن کو ادب دے تاکہ اللہ تعالیٰ حاکم مسلمین کا ثواب زیادہ بڑھائے واللہ اعلم۔۔ یہ جواب محمد المرزوقی مکہ معظمہ کے مالکی مفتی نے لکھا ہے (محمد المرزوقی)

سب تعریف سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو جس نے چاروں اماموں کی تابعداری کو حق کیا کہ جن کی بزرگی اور شان میں حضرت رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام سے بہت صحیح حدیثیں ثابت ہیں اور جس نے انکی مخالفت کی مبتدع اور گمراہوں میں سے ہوا جو جواب کہ تینوں فاضل مفتیوں نے لکھا ہے سو بہت درست ہے کیونکہ ان چاروں اماموں سے ایک کی تقلید جو سب اصول و فروع میں فقہ کے موافق بجالایا تو اس نے تمام قرآن اور احادیث پر عمل کیا کبھی اس سے خارج نہیں ہوا اور جس نے اپنے مذہب میں دوسرے مذہب کی باتیں اعمال و اقوال میں شامل کیں یا بے ضرورت ایک مذہب کو دوسرے سے خلط کر کے انکی تقلید سے باہر نکل گیا وہ قرآن و حدیث سے بالکل جاہل رہا اسلئے کہ سوال کے موافق بعضے صورتوں میں اسکا عمل باطل ہوا اور بعضے صورتوں میں مکروہ اور ایسا حکم اسکے فروعات کا بھی سمجھنا چاہئے اور بیشک ایسا شخص شیطان کے ورغلانے میں پڑا اور جو کوئی ایسے گمراہی کرنے والوں کا تابعدار ہوا وہ بھی خسران میں گرا اب حاکم امور اسلام کو خدا اسکی ذات سے اسلام کی تائید کرے یوں لازم ہے کہ سوال کے مسئلے کے موافق لوگوں کو خوب تنبیہ اور تادیب کرے اور مسلمانوں کو سیدھی راہ سے پھرانے اور قباحت اور گمراہی کے کام کرنے کے لائق اور ان لوگوں کے بدفعل کے موافق جیسی سزا حاکم

کی عقل میں انکے واسطے آئے ویسی سزا انکو دے وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم یہ جواب محمد ابن شیخ بھی مکہ معظمہ کے حنبلی مفتی کے فرمانے سے لکھا گیا (مفتی محمد ابن یحییٰ مفتیٔ الحنابل) مکہ معظمہ کے مفتی اور بزرگ علما کا جواب سوال مذکور کے موجب حق ہے اور میں ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوں محمد مراد ابن لطف علی یہ شہر کلکتے کی بڑی عدالت کے مفتی ہیں جو مکہ معظمہ اور وہاں کے بزرگ علما نے فتویٰ لکھا سو حق ہے اور میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی کے مذہب پر ہوں کتبہ عبداللہ لاہوری الحنفی جو مکہ مشرفہ اور وہاں کے بزرگ علما نے اس فتوے میں لکھا سو حق ہے اور میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر ہوں کتبہ فقیر عبدالحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفا اللہ عنہ یہ بمبئی میں رہتے ہیں جو مکہ مشرفہ اور وہاں کے بزرگ علما نے اس فتوے میں لکھا سو حق ہے اور میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۂ اللہ کے مذہب پر ہوں کتبہ محمد افضل ابن محمد فضل اور جاننا چاہئے کہ حضرت مولوی محمد عابد سندھی رحمۃُ اللہ علیہ نے بھی اسی مضمون کا جواب مدینہ شریف میں لکھا ہے چنانچہ اسکی عبارت دراز تھی اسلئے درج نہیں کیا مگر سراج الہدایت میں موجود ہے معلوم ہو کہ مولوی خرّم علی بلہوری نے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار میں جو عبدالملک ولد مولوی محمد صادق کے چھاپے خانے میں معمورہ ممبئی میں چھاپی گئی ۳۸۰ صفحے میں لکھا

ہے ف جیسا حضرت کے اصحاب حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضے جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں اسی واسطے اہل سنت و جماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ کیوں ایک دین محمدی میں اختلاف پڑا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہیں ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا اور حضرت نے جائز رکھا انتہی اور دوسرے مقام میں اُسی کتاب کے ۲۴۷ صفحے میں لکھا ہے کہ اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہ ہو اسکو اپنے قیاس سے قرآن و حدیث میں غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پائیگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے اسمیں تو ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو۔ اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اسکو بہت علم اور فہم چاہئیے اس واسطے اہل سنت و جماعت میں چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے انکے برابر اب تک کسی کو علم و فہم حاصل نہیں ہوا علاوہ اسکے اُنکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم و عادت اور اس وقت

کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہے انتہیٰ اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی نے جو خلیفہ سید احمد صاحب کا تھا عمل بالحدیث کے رسالے میں لکھا ہے کہ تقلید ائمہ اربعہ کی کرنا بدعت اور باطل ہے خدا ان لوگوں کو ہدایت دے فقط۔۔

ساتواں باب

معمورہ ممبئی میں ان لوگوں نے جو فتنہ کیا اسکے بیان میں

پوشیدہ نہ رہے کہ پچیس برس ہوئے کہ سید احمد صاحب بریلوی جنکو امام ہمام اور امیر المومنین کہتے تھے اور سید لال شاہ صاحب کے پوتے ہیں اور ایک قول میں حضرت شاہ حسین ڈھڈھا انکے اجداد میں سے ہیں حج ادا کر کے اس معمورہ ممبئی میں آئے تھے ابتدا میں یہ ٹونک کے نواب صاحب کے یہاں سواروں میں نوکر تھے جب رُشد ہوا حضرت افضل المتاخرین سلطان المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید ہوئے اور چار سلسلوں میں اجازت خلافت لئے انکی برکت سے بہت لوگوں نے بیعت توبہ و انابت کی نعمت پائی اور یہاں بھی بہت لوگ انکے سلسلے کے فیض سے سرفراز ہوئے بعد اسکے ۱۲۳۵ سنہ ہجریہ مقدسہ میں مولوی ولایت علی عظیم آبادی خلیفہ سید

احمد صاحب کا یہاں آیا اور نئی بدعتیں برپا کیں یہاں کے رئیس دیندار مسلمان لوگ ہمیشہ مولود شریف کی مجلسیں کرتے ہیں خصوصاً ربیع الاول کے مہینے میں ہر ایک رئیس کے یہاں نیاز کے کھانے پکتے ہیں ہزاروں آدمی فیض پاتے بلکہ شادی غمی میں بھی مولود شریف کی مجلس ہوتی ہے نعت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت سے جو ایمان کا شعبہ بلکہ عین ایمان ہے سلام کے وقت سب مجلس کے آدمی تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں اور دست بستہ ہو کر ادب سے درود وسلام پڑھتے ہیں اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مولود الشریف کی مجلس ہمیشہ دہلی میں بڑی دھوم سے کیا کرتے تھے یہ بات مشہور تھی مگر مولوی ولایت علی مذکور نے ان کاموں کو برا کہنا شروع کیا آخر بلوائے عام ہوا حضرت مولوی عصام الدین صاحب اور حضرت مولوی روح اللہ صاحب اور حضرت مولوی محمد صالح بخاری صاحب رحمہم اللہ کی سعی اور کوشش سے یہ فساد مٹ گیا اور ولایت علی یہاں سے شبا شب بھاگ گیا چنانچہ یہاں کے کسی رئیس نے دزد گریخت اس لفظ میں اسکی تاریخ نکالی ہے بعد از اں کلکتے اور بنارس سے اُن لوگوں کے نائب یہاں آنے جانے لگے بلکہ اکثر ہجرت کر کے ہندوستان کو چھوڑ کر حرمین الشریفین کی طرف چلے لیکن یہاں کے دیندار رئیسوں کی ہمت اور ایمانداری کے باعث بعض بنگالی اور سندھی لوگوں کے سوا

کوئی ظاہر بگڑنے نہ پایا اور آج تک مولود الشریف کی نیاز اور مجلس وغیرہ فاتحہ اور ایصال ثواب کا کام جاری رہا آخر شوال کی انیسویں تاریخ سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ میں مولوی سلیمان نے ایک فساد شروع کیا اور ہانڈی والے کی مسجد میں وعظ کے درمیان کئی باتیں نبی علیہ السلام کی اہانت کی کہیں پھر یہاں کے رئیس دینداروں کے پاس اسکی فریاد پہنچی انھوں نے مولوی مذکور کو اور اسکے بعضے مددگاروں کو خوب دھمکایا یہاں تک کہ اسکا وعظ کہنا موقوف ہوگیا پھر وہ حرمین الشریفین کو گیا اور اس آخری بلوئے میں وہاں سے بھی بھاگ نکلا ذیقعدہ کی پانچویں تاریخ سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ میں ایک شخص دیندار کا خط اس مقدمے کا مجمع الاخبار میں چھاپا گیا ہے اسکی بجنسہٖ نقل مع ترجمہ ہندی نیچے لکھی جاتی ہے۔ **خط عبرت انگیز** سیادت ونجابت آثار فضیلت و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار سلامت بعد از سلام و نیاز مند یہا معروض خدمت عالی درجت باد کہ اینچند سطور در اخبار خود درج فرمایند و بر جمیع اہل اسلام عموماً و بریں مخلص خصوصاً منتہا نہند کہ رعایت وچشم پوشی از چنیں کارہا موجب تخریب بنیاد دین است۔ ترحّم بر پلنگ تیز دندان ستمکاری بود برگوسفندان۔ واضح باد کہ بروز پنجشنبہ جمیع مولویان مسجد مولوی عبدالحلیم صاحب برائے زیارت بتخانہ گھارا پوری تشریف بردند وبطہارت کامل درآں

بتکدہ نجس داخل شدند پس امتناع ایں گروہ والا شکوہ برائے زیارت قبور اولیاء اللہ و

توعیظ ترک شرک و بدعت .بمردم عوام چہ تاثیر خواہد بخشید ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا

ماند مسلمانی دیگر ایں کہ بر دوکان بقالی ہندو چند اوراق قرآن مجید کہ مولوی صاحب

مذکور چھاپ کردہ اند دیدم کہ اوراق را بدست نجس خود بارہ میگرد و ازجنس فروش

چیزے رطب و یابس داراں میاں پوری بستہ بہنود میداد پرسیدم کہ ایں اوراق از کجا

آوردی گفت کہ مردم مطبع مولوی عبدالحلیم بمن فروختہ است بر مسلمانی و مولویت

ایں گروہ تاسف بسیار خوردم و بحکم قہر و درویش برجان درویش خاموش ماندم و

آں اوراق مصحف شریف را بقیمت مضاعف از اں ہندو خریدہ پیش خود موجود دارم

سوم اینکہ شخصے بنام سلیمان کہ از تفسیر و حدیث جز ترجمہ ہندی ہیچ نمیداند و در قصبہ اسلام

آباد عُرف بھیمڑی تعلیم معقول یافتہ در ینجا بمسجد مولوی صاحب موصوف واردہ شدہ

است و ایں کسی یکے از زائرین بتخانہ گھارا پور است از چند ہفتہ بہر جمعہ قریب محلہ ایں

مخلص در مسجد باڈی والا بترغیب بعضی اخوان الشیاطین بر منبر واعظ سوار میشدہ و

کلمات ناشائستہ کہ طریق مرعیہ ایں فرقہ وہابیہ و معتزلہ خذلہم اللہ جمیعا است در شان

حضرت شافع یوم الدین خاتم المرسلین علیہ السلام بر زبان خود میراند کہ تا سن چہل

سالگی جاہل مطلق بودند و از کرامات القاب صدیق و امین و الہام والقادر و یائے صادقہ کہ قبل از بعثت بآنحضرت بود انکار میدارد وطعام نیاز بزرگان وائمہ دین و فاتحہ اموات وتکلف لباس عیدین وکرایہ زمین وعمارت راحرام میگوید واصرار تمام دار دکہ ہرکسے عزم بحث وتکرار داشتہ باشد بروز جمعہ پیش من بیاید لہذا عرض میشود کہ کسی از علمائے دیندار از برائے رفع ایں فساد نائب دجّال حسبتا للہ ولرسولہ دراں مسجد آمدہ بجواب شافی آن معتد واثیم راازعذاب الیم جحیم و مردم عوام راازضلالت واغوائے آں رجیم لیئم وارہاند کہ عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور خواہد شد و اگر ایں مردم معتزلہ متوغّلین از یں ہر ۳ سنہ امر سطور بحکمۂ شریعت غرا توبہ استغفار اظہار نکنند و در تحریک آتش فساد بین المسلمین ہمچناں ساعی باشد البتہ اظہار ایں معنی بسرکار عدالت شعار انگریزی خواہم نمود وفہرس اسامیاں ایشان نشان خواہم داد کہ اینہا ازان قوم وہابی و معتزلہ میباشد کہ درحیدرآباد دکن فتنہ جہاد درفرخ آباد تصویر سید احمد صاحب و در ٹونک ہمچنین فساد بزرگ برپا کردہ مقید ومحبوس و خارج البلد شدہ بودندہ وبکیفر اعمال و پاداش افعال خود رسیدند و دست آویز مدلّل باثبات ہر سہ مقدمہ مذکور خواہم گذرائید فقط الراقم محمدی وماعلی الرسول الاالبلاغ غ برسولان بلاغ باشد وبس فقط ترجمہ سیادت

ونجابت آثار فضیلت و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار کی خدمت میں بعد سلام نیاز کے عرض یہ ہے کہ یہ چند سطریں اپنے اخبار میں درج فرمادیں اور سب اہل اسلام کو عموماً اور اس مخلص کو خصوصاً اپنا ممنون احسان کریں کیونکہ ایسے کاموں میں رعایت اور چشم پوشی کرنا اپنے دین کی بنیاد کو گرانا ہے **فرد** رحم کرنا پلنگ ظالم پر۔ بکریوں پر بڑا ستم ہوئے۔ ظاہر ہوئے کہ (تاریخ ۲۹ شوال ۱۲۶۴ ہجریہ) جمعرات کے دن مولوی عبدالحلیم صاحب کی مسجد کے سب مولوی گھاراپوری کے بُتخانے کی زیارت کے واسطے تشریف لے گئے اور اچھی طرح باوضو ہو کر اُس نجس دیول میں داخل ہوئے پھر اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے واسطے اور شرک و بدعت کے چھوڑنے کے واسطے ان لوگوں کا وعظ اور منع کرنا عوام لوگوں کو کیا فائدہ کریگا **ع** کفر جب کعبے سے نکلا پھر مسلمانی کہاں۔ دوسرا یہ کہ جو مولوی عبدالحلیم نے قرآن چھاپا تھا اسکے ورق میں نے ایک ہندو بقال کی دوکان میں دیکھے کہ اپنے نجس ہاتھ سے اسکو پھاڑتا تھا اور ردّی کی مانند اُس میں کچھ سوکھی گیلی جنس باندھ کر ہندوؤں کو دیتا تھا میں نے پوچھا کہ یہ ورق تو کہاں سے لایا بولا کہ مولوی عبدالحلیم کے چھاپ خانے کے لوگ مجھے بیچ گئے ہیں اُن لوگوں کی مسلمانی اور مولوی پنے پر میں نے بہت

افسوس کیا لیکن قہر درویش بجان درویش کہ ہر کر چپ رہا اور ان کلام شریف کے ورقوں کو دوگنی قیمت دے کر اس ہندو کے پاس سے خرید کیا چنانچہ وہ ورق ابھی موجود ہیں تیسرا یہ کہ ایک شخص سلیمان نام کہ ہندی ترجمہ کے سوائے تفسیر وحدیث سے کچھ نہیں جانتا تھا اور اسلام آباد عرف بھیمڑی سے تعلیم پا کر یہاں مولوی صاحب مذکور کی مسجد میں وارد ہوا اور گھارا پوری کے بتخانے کی زیارت کرنے والوں میں سے یہ بھی ایک تھا سو کتنے ہفتے سے بعضے اخوان الشیاطین کی ترغیب سے ہر جمعے کو اس مخلص کے محلے کے قریب ہانڈی والی مسجد میں منبر پر بیٹھ کے وعظ کرتا ہے اور جو اس فرقہ وہابیہ معتزلہ خذلہم اللہ جمیعا کا طریقہ ہے اس موجب نالائق باتیں جناب شافع یوم الدین حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلاۃ و السلام کی شان میں کہتا ہے کہ چالیس برس تک آنحضرت جاہل مطلق تھے اور صدیق و امین کے القاب کی بزرگیاں اور الہام اور القا اور سچے خواب جو آپ کو قبل نبوت کے ثابت تھے سو ان سب سے انکار کرتا ہے اور دین کے بزرگ اور اولیاء اللہ شہیدوں کی نیاز کا طعام پکانا اور میت کے حق میں فاتحہ دینا اور عید کے دن اچھا لباس پہننا اور زمین و عمارات گھروں کا کرایہ لینا ان سب کو حرام کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اگر کوئی عالم ہو تو آئے اور مجھ سے مباحثہ تکرار کرے میں اسکو قائل کر دوں گا اسواسطے عرض یہ ہے کہ کوئی بھی

دیندار عالم اس نائب دجّال کا فساد دفع کرنے کے لئے وہاں آئے اور حسبتاً للہ والرسول خدا کیواسطے اور اسکے رسول کیواسطے جواب شافی سے اس لیئم کو عذاب الیم سے بچائے اور عوام لوگوں کو اس رجیم کی گمراہی سے چھڑائے تو اسکو اللہ کے نزدیک بڑا ثواب ہوگا اور سب مسلمان اسکے شکر گذار ہونگے اگر یہ معتزلے لوگ ان تینوں باتوں سے محکمۂ شریعت غرا میں اگر توبہ واستغفار نہ کریں اور مسلمانوں میں اسی طرح فتنہ اور فساد کی آگ سلگاتے رہیں تو میں ضرور سرکار عدالت شعار انگریزی میں یہ امر ظاہر کروں گا اور اس وہابی معتزلے فرقے والوں کے نام لکھ دوں گا کہ ان لوگوں نے حیدرآباد میں جہاد کا فساد کیا اور فرّخ آباد میں سید احمد صاحب کی تصویر لائے اور ٹونک میں بھی بڑا فتنہ برپا کیا آخر قید خانے میں پڑے شہر بدر کئے گئے اور اپنے بد عمل کی سزا کو پہنچے اور ان سب باتوں کی پکی دستاویزیں بتلا دونگا ع بر رسولاں بلاغ باشد وبس ۔۔ الراقم محمدی اور ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ ۱۲۶۴ھ ہجریہ میں ایک بہتان جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر باندھا تھا اُس کا ردّ ایک خط میں لکھا گیا اُس کی عبارت بجنسہٖ مجمع الاخبار سے نقل ہوتی ہے ۔ خط خلاصۃ الاخیار بانی مجمع الاخبار دام اشفاقہ ۔ بعد سلام شوق کے روشن ہو جیو کہ آپ کے اخبار کے کاغذ اس جزیرے معمورہ

وغیرہ اطراف کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں دائرو سائر ہیں اس واسطے آپ سے
توقع یہ ہے کہ سب اخبارخوانوں کو ظاہر ہونے کے لئے یہ رقعہ حسبتاً للہ آپ نے آتے
بدھ کے اخبار میں درج فرمادیں خلاصہ یہ ہے کہ اس جزیرے معمورہ کے مطبع محمدی
محمد حسین ابن مرحوم محمد سلیم صاحب اور عبدالملک ابن مرحوم مولوی محمد صادق صاحب
کے اہتمام سے سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں ایک کتاب ہندوستانی زبان میں بنام فقہ احمدی
امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں چھاپی گئی ہے اور اُسکے ساتھ ایک
رسالۂ ہندی بنام تنبیۃ الانسان فیما یحرم و یحل من الحیوان بھی چھاپا گیا ہے اُس
رسالے کے دیباچے میں ہندی مترجم نے لکھا ہے کہ وہ رسالہ محمدی معین صاحب
کرکے کوئی شخص تھا اُس نے فارسی زبان میں تالیف کیا تھا اُس کو فائدہ عام کے
واسطے ہندی زبان میں ترجمہ کیا اگرچہ اس رسالے میں مترجم کا نام مذکور نہیں ہے
لیکن جناب مولوی عبدالحلیم صاحب کی زبانی یوں معلوم ہوا کہ مولوی عنایت اللہ
کرکے ایک شخص ہندوستانی کئی برسوں سے اس جزیرے معمورہ میں آرہے ہیں وہ
رسالہ اُن کا ترجمہ کیا ہوا ہے سو اُس رسالے میں قطع نظر حنفی مالکی اور حنبلی مذہبوں کے
جو جو تہمتیں اور افترائیں ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ پر باندھی اور اُٹھائی گئی ہیں اُن میں سے
ایک شمّہ یہ ہے کہ اُس کے نویں صفحے پر لکھا ہے کہ طوطا بعضے شافعیوں کے نزدیک

حلال ہے سو غلط اور محض افترا ہے کیونکہ شافعیوں کے نزدیک اُسکی حرمت کا حکم جاری ہے اور اُسکے پندرھویں صفحے پر جنگلی گدھے کے حکم کے ضمن میں جو لکھا ہے کہ امام شافعی کے نزیدک جس حیوان کا باپ حلال اور ماں حرام ہو سو جانور حلال ہوتا ہے سو یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ شافعی مذہب میں جس جانور کا باپ یا ماں حرام ہو سو بالاتفاق حرام ہے اُنیسویں صفحے پر سانپ کو امام شافعی کے نزدیک فقط مکروہ لکھا ہے سو بھی جھوٹی تہمت ہے بلکہ شافعیوں کے نزدیک سانپ اگرچہ بحری ہو تو بھی حرام ہے اور اٹھائیسویں صفحے جو کیکڑے کے باب میں لکھا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک ایک روایت میں حلال ہے اور کچھوے کو بھی امام شافعی کے نزدیک حلال لکھا ہے سو یہ دونوں باتیں محض غلط ہیں اور انتیسویں صفحے پر جو لکھا ہے کہ گینگٹے یعنی کیکڑے مینڈک اور مگرمچھ کے سوا جتنے جانور دریائی ہیں سو سب کے سب حلال ہیں سو یہ کہنا بھی جھوٹ اور افترا ہے بلکہ جتنے دریائی جانوروں میں زہر ہو جیسے دریائی سانپ وغیرہ اور جو جانور دریا اور خشکی میں یکساں جیتے رہتے ہیں جیسے کچھوے وغیرہ سو حرام ہیں اور اکیسویں صفحے پر مور کے باب میں شافعیوں کی دو روایتیں لکھیں ہیں سو باطل ہے بلکہ مور کو سب شافعیوں نے حرام لکھا ہے۔ پینتالیسویں صفحے پر بلّی کے حکم میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی حلال ہے سو یہ بھی جھوٹ اور

افترائے محض ہے کیونکہ شہری بلی تو کیا بلکہ جنگلی بلی بھی شافعیوں کے یہاں حرام ہے صاحب من اوپر لکھے ہوئے احکام میں جو افترائے محض شافعیوں پر اٹھائی ہے سو فتنہ انگیزی اور دین میں رخنہ ڈالنے سے خالی نہیں ہے اس واسطے سب شافعی مذہب کے مسلمانوں کو ظاہر کیجئے کہ ایسے مفتریوں کی باتوں پر ہرگز عمل نہ کریں بلکہ اپنے مذہب کے معتبر علما اور فقہا کی طرف رجوع کریں اور جو صحیح اور معتبر روایت ان سے تحقیق ہوگی اسی پر عمل کریں بالفعل تو اتنی ہی جھوٹی تہمتیں رسالہ مذکور میں نظر آئیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جو جو افترائیں اس رسالے میں نظر آوئیں گے سو بھی آپکے اخبار کی معرفت سے سب خاص وعام شافعیوں کو ظاہر کئے جائیں گے زیادہ کیا لکھا جائے والسلام خیر ختام تاریخ سترھویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۶۴ سنہ ہجریہ مقدسہ راقم خیر خواہ صمیمی مخلص شافعیان عفی اللہ عنہ **جواب** خیر خواہ صمیمی مخلص شافعیان کی خدمت عالی درجت میں بانی مجمع الاخبار کی طرف سے بعد از سلام شوق کے عرض یہ ہے کہ آپ نے جو دین کے امر میں فتنہ انگیزوں کی تہمتیں دفع کرنے کے واسطے خامہ مشکیں خرام کو میدان قرطاس میں جولانی دیا اس بات سے بندۂ خیر خواہ نہایت آپکا ممنون ہوا آئندہ بھی جو کچھ کہ لکھیں اسکو درج اخبار کرنے میں کچھ مضائقہ نہ کریگا۔ اگر

کوئی حنفی مالکی یا حنبلی صاحب بھی ایسے فتنہ انگیزوں کی کتابوں میں کوئی غلطی تہمت افترا کہ جس میں مقلدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی حقارت ہو دیکھ پائے اور اسکا جواب صاف مسلمانوں کی خیر خواہی کے واسطے لکھ بھیجے تو بلاشُبہ درج اخبار ہذا کیا جائیگا تا کہ مسلمان بھائی ان لوگوں کے بہکانے سے اپنے امام کی تقلید اور پیروی چھوڑ نہ دیں اور حرام چیزوں کو حلال نہ کہیں کیونکہ حرام چیز کو حلال کہنا اہل سنت و جماعت کے نزدیک کفر ہے اور اسی طرح حلال چیز کو حرام جاننا بھی کفر ہے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنۡھَا بعضے مسلمان لوگوں نے دنیاداری کی رعایت اور لحاظ کے سبب یا کسی غرض نفسانی کے باعث جو ہمیشہ طبیعت پر غلبہ کرتی ہے دینداری کی غیرت اور حمیّت کو بالکل چھوڑ دیا اور طمع خام کے دام میں ایسے پھنسے کہ حق بات انکو باطل نظر آتی ہے اور سخن باطل انکی آنکھوں میں راست کلام کے مانند جلوہ کرے کرتا ہے اگر کبھی حق بات کسی شخص کی زبانی سُن پاتے ہیں تو نہایت خفا اور خشم ناک ہو کر اسکے بطلان میں سعی اور کوشش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سوجھتا کہ اپنی راہ باطل کو چھوڑ کر اُس حق بات کی پیروی کریں خدا سبھوں کو ہدایت نیک دے اور دینداروں کا بول بالا کرے آمین۔

اس خط کے چھاپے جانے سے بہت شافعی لوگ ان کے دھوکے سے بچ گئے مگر

ان لوگوں نے فساد سے ہاتھ نہ اُٹھایا اور مفسدی چغل خوری بہتان باندھنا شروع کیا جب ائمہ اربعہ اور بزرگان دین پر بہتان باندھنے میں کچھ اندیشہ نہ کیا تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے آخر یہاں کے بعض رئیسوں نے از روئے دینداری و عاقبت اندیشی کے کئی رسالے اور فتوے انکے ردّ میں لکھے انھیں دنوں میں یہ راقم نے بھی ایک نسخہ بنام سراج الہدایہ لکھنا شروع کیا چنانچہ وہ بھی چالیس جزء کا اب تیار ہوا ہے اور اسکا حال آگے اشتہار معلوم ہوگا اور یہ مختصر رسالہ بہت طویل ہوتا ہے اس لئے اتنی ہی کیفیت پر بس کیا۔ اور آگے خاتمہ لکھا۔

خاتمہ

اِس فرقہ وہابیہ کے استیصال پانے اور حرمین الشریفین سے اسکی جڑ کٹ جانے کے بیان میں

صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ جب چند اشخاصوں کے دماغ میں حُبِّ جاہ اور ہوائے ریاست بھر گئی اور معلوم ہوا کہ ریاست بے زرو لشکر ممکن نہیں تب انھوں نے سید احمد صاحب کو ڈھونڈ نکالا یہ بزرگ حضرت شاہ حسین ڈھڈھا کی اولاد میں بڑے خاندان

کے پیرزادے مشہور تھے شجاعت و دلاوری میں معروف مہاراجہ ہُلکر کے لشکر سے جب نواب میر خان جدا ہوئے تب ان کو بھی رُخصت ملی پھر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے اجازت خلافت لیکے پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا اچھے اچھے نامی مولوی ان کے پالکی کا ڈنڈا پکڑ کے پیادے سر بازار دوڑنے لگے اور بقول پیران نمی پرند مریدان می پرانند اُن کو امام ہمام اور امام مہدی یعنی ہدایت کرنے والے اور امیر المومنین کے خطاب سے مشہور کئے اور اسمہٗ احمد اس آیت کی تاویل اُن کی ذات پر قرار دئے بلکہ ولایت اور نبوت کے مدارج اُن کی ذات پر ختم ہوئے ایسی مبالغے کی تعریف بیان کر کے لوگوں کو آپ کی مریدی پر تحریص و ترغیب دینا شروع کئے جب لوگوں نے دیکھا کہ ایسے مولوی عالم آپکے مرید اور خادم ہیں تو مقرر وہ آخر زمانے میں امام ہیں تب ہزاروں مسلمان آپکے مرید ہوئے اور وعظ و نصیحت سن کر خوب اپنا اعتقاد مضبوط کیا پھر مولویوں نے نئی نئی باتیں تلقین فرما کے جہاد اور لڑائی پر رغبت دلائی تب تو خوب ساز و لشکر جمع ہو گیا ہند کے اکثر دولت مند محرم مولود الشریف گیارویں وغیرہ خاص مہینوں میں اموات کی فاتحہ اور بزرگوں کے عرس شریف کے ایام میں ہزاروں روپئے نیاز وغیرہ نیک کاموں میں خرچ کرتے تھے اور سیکڑوں مشائخ پیرزادے غریب سادات اور مجاور فقرا فیض پاتے تھے تب

ان مولویوں نے عرس نیاز فاتحہ وغیرہ دہم چہلم برسی کو بدعت اور حرام کہنا شروع کیا
اور ضعیف روایتوں کو اختلافی مسئلوں کے ساتھ خلط کر کے اِن کاموں کو موقوف کروا دیا
اور وہ پیسہ اپنے قبضۂ تصرف میں کھینچا اور اُن کے ہمراہ ایک بڑا قافلہ جماؤ کر کے
حرمین الشریفین کو گئے جب وہاں ایسے نئے مسئلے مشہور کیئے تب کئی مولوی حاکم مسلمین
کے پنجے میں گرفتار ہوئے بہزار خرابی سید احمد کی سادگی مزاج اور حسن اخلاق کے
باعث اُن کی جان بخشی ہوئی آخر یہاں پھر آئے اور سکھوں کے ساتھ جہاد شروع کیا
اور ایک روایت میں حج کو جانے کے اوّل بھی کچھ فساد برپا کیا تھا الغرض جب
پشاور میں گئے وہاں کے مسلمانوں نے خمس عشر زکوٰۃ خراج صدقات وغیرہ ان کو
دین کا غازی جان کر دینا شروع کیا کئی شہر اور قریات انکے تصرف میں آ گئے جب
پشاور میں وہاں کے مولویوں کے ساتھ رفع یدین کے باب میں مباحثہ ہوا اور مولوی
اسماعیل دہلوی نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا انھیں دنوں میں ایک بزرگ سادات
کے مقبرے کو گروا دیئے اور شرک فی التصرف اور شرک فی العادت کے مسئلے
وہاں ظاہر کیئے اور ملک ہزارہ کو دارالحرب کہا تب حافظ محمد حسن واعظ عرف ملا دراز
اخوندزادہ نے انکا ردّیہ لکھا اور فتح خان غلزی والی کنجار نے جو بڑا انکا معتقد تھا اور
ہمیشہ دو ہزار افغانوں سے انکی مدد کرتا تھا انکی رفاقت سے اپنا پہلوتہی کیا الغرض

اس قصے کی ایک بڑی کتاب لکھی ہوئی ہے آخر ایک طرف سے مسلمانوں نے انکی بداعتقادی اور بدنظری دیکھ کر قتل و غارت شروع کی اور دوسری طرف سے سکھوں نے بالاکوٹ پر ہزیمت دی سب کے سب مارے گئے کچھ قلیل آدمی وہاں سے بھاگ نکلے تو پھر مسلمانوں میں رخنہ شروع کئے اور سید احمد کا پتلا بنا کر اپنا پیٹ بھرنے اور بت پرستی کو رواج دینے لگے جسکا بیان باب اوّل میں مفصل ہے فی الجملہ بہت غریب سادے مسلمان انکے دام فریب میں پھنس کر مفت مارے گئے انکی عورتیں ہندوستان میں بیوہ اور انکے بچے یتیم ہوگئے اور اب تک بھی یہ لوگ اس کو زندہ سمجھتے ہیں کیونکہ سید احمد کی شہادت کی تاریخ کسی پر ظاہر نہیں کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں سکھوں کے ہاتھوں اور بعضے کہتے ہیں مسلمان افغانوں کے ہاتھوں اکثر یہ لوگ مقتول ہوئے اب تک انکے خلیفے اور شاگرد دنیاداری کے واسطے اور انکا عیب چھپانے کے لئے سبھی کو شہید کہتے تھے اور سارے ہندوستان کو دارالحرب بولتے اور یہاں سے ہجرت کر کے مکہ کو جاتے اور جو مسلمان یہاں سے ہجرت نہ کرتا تو اسکو بدعتی بلکہ مشرک کہتے تھے مگر اب کے سال خوب رجعت مین پڑے اور دوسو سے زیادہ ہجرت کرنے والے مع عیال و اطفال مکہ سے نکل آئے اور دوسرے مرتبہ پھر کبھی ہجرت کا نام نہ لیں گے ہجرت کا سنہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام

کا مشہور ہو مگر ان لوگوں کی رجعت کا سال مشہور ہوا بے ادبی کی راہ سے خود کو مہاجرین کہلاتے تھے مگر اللہ نے ان کو اس بے ادبی کی سزایوں دی کہ جیسے مکہ کے جزیرے سے کافروں کو نکال دیا تھا ویسے انکے بڑے بڑے سر گروہوں کو بھی مرتد بے ایمان بنا کر مکہ سے شہر بدر کر دیا بلکہ عرب کی سرحد سے اخراج کئے اللہ نے رسول ہاشمی ﷺ کی دعا کی برکت سے آج تک عربستان کے جزیرے کو شرک اور بت پرستی سے محفوظ رکھا ہے سوائے اہل سنت و جماعت کے اور کسی فرقہ والے کا وہاں مصلّا ہونے نہ پایا انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک حرمین الشریفین کے رہنے والے شرک بت پرستی اور دجال کے فساد اور ایسے نائب دجّال کی فتنہ انگیزی سے امن میں رہیں گے کیونکہ بیت اللہ اہل اسلام کی عبادت کا قبلہ ہے اور اس مکان کی اور وہاں کے رہنے والوں کی فضیلت بزرگی کتابوں میں موجود ہے۔ دجّال سب جہاں میں پھریگا اور سب کو گمراہ کریگا لیکن وہاں نہ جاسکے گا اور وہاں ہمیشہ اسلام قائم و دائم رہے گا وہاں کے علماو کا حکم سب جہان کے مسلمانوں پر ماننا واجب ہے کیونکہ وہ مکان اسلام کی جڑ ہے اور اسلام والوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو انکی فرماں برداری اور پیروی کی توفیق دے یہ لوگ دین و ایمان کے قبلے سے پھرے اور دار الہنود کی طرف پھر منہ کئے بیت اللہ مسلمانوں کی دعا قبول ہونے کی جا ہے اور

تقصیر معاف ہونے کا مکان ہے جب یہ لوگ وہاں تقصیر وار ہوئے اور ان کی توبہ قبول نہ ہوئی اور نکالے گئے پھر کس منہ سے نماز پڑھیں گے اور دعا مانگیں گے

بیت عزیزے کہ از درگہش سر بتافت ۔۔ بہر ورکہ شد ہیچ عزت نیافت ۔ اگر حشر کی شفاعت کا یہ لوگ اقرار کرتے تو اللہ کے گھر سے نکالے نہ جاتے دنیا اور آخرت میں انکے شفیع اور مددگار ہوتے ۔ اے پروردگار اس زمانے کے فساد اور گمراہی سے ہم سب مسلمانوں کو بچائیو اور رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں ہمیشہ ہمارا شفیع مددگار رکھیو، اے رسول خدا ہم تم کو اللہ کے نزدیک اپنا وسیلہ اور شفیع مددگار سمجھتے ہیں، اے پروردگار اپنے حبیب اور رسول کے طفیل سے ہمیں دنیا میں اسلام پر چلائیو اور آخر باایمان اٹھائیو آمین ۔ اب ان لوگوں کا مختصر حال مکے سے شہر بدر ہونے کا سنو! معلوم ہو کہ اسی برس کے شہر ربیع الاوّل میں مدینہ منورہ میں جناب رسول ہاشمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں انکا بھگل پھوٹ گیا یعنی ایک شخص موافق معمول کے حضرت کے روضۂ منورہ کے قریب جو فرشتوں کی سجدہ گاہ ہے دست بستہ ہو کر سلام زیارت پڑھ رہا تھا مولوی عبدالرحمن بنارسی نے اُس کو منع کیا تب قاری عبدالرحمن رامپوری جو شاگرد رشید مولانا اسحاق صاحب کے ہیں اُس کے

کہنے کو رد کیا اور ملا علی اور قاضی عیاض کی تصانیف کا حوالہ دیا چنانچہ یہاں مولوی عبدالرحمن کی زبانی یوں مسموع ہوا کہ سچ ہے میں نے ایسا اعتراض کیا تھا لیکن اب کتابوں میں اسکی دلیلیں دیکھا تو اپنے قول سے رجوع کیا اور توبہ استغفار پڑھا بعد اسکے سفراوادی میں اس بات کا دوبارہ جھگڑا ہوا پھر ایک منکر الشفاعت نے شفاعت کے باب میں انکار کیا اور دلائل الخیرات کے پڑھنے کو بدعت کہا اور بولا کہ یہ آدمی کا کلام ہے اسکے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں پھر ایک شخص نے قصیدہ بردہ کے مصنف پر اعتراض بیجا کیا پھر رابق کے مقام میں جو میقات ہے اور اسکو جحیفہ بھی کہتے ہیں احرام باندھنے کے بعد جھاڑ توڑنے پر تکرار کی اور کہا کہ مکہ کے حرم کی بزرگی مدینے سے بڑھ کر ہے اور ابن تیمیہ کے قول کو جو خارجیہ فرقے کا مولوی تھا ظاہر کیا کہ بیت اللہ کو چھوڑ کر مدینہ شریف کی زیارت کو آنا درست نہیں پھر جب مکہ معظمہ کو پہنچے کئی پشاوری مولوی اور بعضے سلیمانی قبیلے کے لوگوں نے ایک عرضی میں انکا حال لکھ کر امام المسلمین حامی دین متین اَفَندِینَا حضرت حسیب بادشاہ ادام اللہ تعالیٰ برہ واحسانہ کے حضور میں گذارے اور ظاہر کیا کہ اس فرقے کے چار مولویوں نے ۱۲۵۷سنہ ہجریہ میں انکار تقلید سے توبہ کی تھی اور حنفی مذہب پر ہیں ایسا اقرار کیا تھا پھر اپنی توبہ توڑا پھر ایک شخص کے واسطے چار مسلمانوں نے گواہی دی کہ اس نے

ترحیم کو منع کیا اور بدعت و شرک کہا اور صبح کی اذان کے اوّل حرم محترم کے اطراف
کے میناروں پر موذن چڑھ کے درود و سلام بآواز بلند پڑھتے ہیں اسکو ترحیم کہتے
ہیں یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی جناب میں رسول اللہ علیہ السلام کے طفیل سے رحمت مانگنا
پھر ایک شخص کے واسطے دس بیس آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے فلانے دن
نیاز کے طعام کو حرام کہا تھا اور کھانے پر فاتحہ دینے کو بدعت کہا پھر ایک شخص کے
واسطے یوں شاہدی گذری کہ اس نے یارسول اللہ بولنے کو شرک کہا پھر ایک شخص پر
یہ جرم ثابت ہوا کہ اس نے یاشیخ عبدالقادر جیلانی شئیاً للہ کہنے کو شرک کہا پھر ان میں
سے ایک نے نبی علیہ السلام کی شان میں استخفاف اور اہانت کی باتیں کہیں پھر ایک
شخص پر یہ تقصیر آئی کہ اس نے قادریہ رفاعیہ شاذلیہ عیدروسیہ رحمھم اللہ کے سلسلوں
میں مرید ہونے کو نادرست کہا پھر ان میں سے ایک نے مولود الشریف کو بدعت و
سلام کے وقت کھڑے رہنے اور ہاتھ باندھنے کو شرک فی العبادت کہا پھر ایک شخص
پر یہ گناہ آیا کہ اس نے حنفی شافعی مالکی حنبلی کے پیرو اور مقلدوں کو بدعتی کہا الغرض
سابق کی کئی برس کی بہتری تقصیریں اِس برس میں ان لوگوں پر ثابت ہوئیں تب
حاکم مسلمین نے اس فرقے کے سب مولویوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا سب پکڑے
گئے اور قید میں پڑے مگر مولوی سلیمان اور دوسرے کئی شخص وہاں چھپ گئے اور

بعضے بھاگ نکلے چنانچہ ایک سو سے زیادہ نام اِس فرقے والوں کے لکھے گئے اور اِن قیدیوں نے بعضے نامور مولویوں کے نام عداوت اور بہتان سے بھی بتلا دئے تھے چنانچہ وہ لوگ بعد تحقیق کے چھوٹ گئے اور ہر شنبہ کے دن علما کی مجلس ہوتی تھی اور مدعی اور مدعی علیہم سب کے سب حضور پاشا میں حاضر ہوا کرتے تھے غرض ملا محمد جان صاحب اخوندزادہ اور حنفی اور شافعی مصلوں کے پیش اماموں نے اتفاق کر کے حضرت مولوی محمد یعقوب صاحب کو انکی تہمت سے بچا لیا اور مولوی عبد القیوم صاحب جو مولانا محمد اسحق صاحب کے داماد ہیں ان کو بھی چھڑا لیا مگر چار برس آگے سے ان کا وعظ حرم میں انہی لوگوں کی شامت سے موقوف ہوگیا ہے اور مولوی عبد اللطیف بنارسی کا بھی تین برس سے حرم میں وعظ موقوف ہوا کیونکہ یہ اصل لکھنو کے ہیں اور عبد الحق بنارسی جو خارجی بن کر بعد دہریہ ہوگیا اور جس کے لئے علمائے حرمین الشریفین نے قتل کا فتویٰ لکھا تھا سو اسکا بھائی حقیقی ہے اور یہ عبد اللطیف لکھنوی چار برس اول یہاں سے ہو کر مکہ کو گیا تھا اس وقت یوں ظاہر کرتا تھا کہ میں سید احمد کے حضور میں محتسب کا عہدہ رکھتا تھا مولوی محمود علی بریلوی جو دہلی کے ایک بڑے نامور مولوی کے خویش ہیں یوں ظاہر کرتے ہیں کہ اب کے سال تک ہمارا وعظ حرم محترم میں جاری تھا لیکن ان مرتد لوگوں نے ہمیں بدنام کیا اور اپنے ساتھ کھینچا سچ ہے کہ

بروں کی صحبت میں لوگ بھی بدنام ہو جاتے ہیں اور بعضوں کو ننگ و عار یا مفسدوں کی بڑی بڑی باتیں بدکام سے رجوع کرنے اور پھر جانے اور توبہ استغفار کرنے سے باز رکھتے ہیں کہ اتنے برس ہمارے اس فرقے میں گذرے اب کیوں کر اس سے پھریں خدا ہدایت دے سب مسلمانوں کو مولوی محمد بیگ چشتی سہارنپوری جو بارہ برس اوّل یہاں آیا تھا اور یا رسول اللہ کہنے اور اذان سننے کے وقت آنحضرت کے نام کی بزرگی کے لئے آنکھوں پر ہاتھ رکھنے اور درود پڑھنے کو نادرست کہتا تھا تب مولوی خدا بخش نے اسے پکڑا اور اچھی طرح مباحثہ کر کے شرمندہ کیا تھا اب پھر یہی باتیں اُس نے مکہ میں بھی ظاہر کیں اور گرفتار ہوا مولوی مرد بنگالی جو کلکتے میں مفتی تھے اور کئی برس سے مکہ معظمہ میں رہتے تھے اگرچہ ۱۲۵۷ھ ہجریہ میں اُس نے تقلید ائمہ اربعہ سے انکار کیا بعد اسکے حاکم مسلمین نے اسکو گرفتار کیا اور اس سے لکھا لیا کہ میں مقلد ابو حنیفہ کا ہوں چنانچہ حرمین الشریفین کے چاروں مفتیوں کی صحیح مہر سے جو مذکور ہو چکا اسی فتوئے پر لکھ دیا ہے لیکن اُس کا وعظ درس وغیرہ اُسی دن سے موقوف ہو گیا تھا اب کے قدیم دفتر کی رو سے یہ بھی گرفتار ہوا اور نکالا گیا اور جو تخم سابق میں بویا تھا اس کا پھل اپنے رفیقوں سمیت آج چکھا جب ان لوگوں نے دیکھا کہ ہندوستان میں کچھ ہمارا نیا پانچواں مذہب رواج نہیں پاتا اور یہاں ہر شہر میں اسکے ردّ لکھتے ہیں

کیونکہ ایسے نئے فتنہ انگیز دشمن رسول دین میں رخنہ ڈالنے والوں کا ردّ لکھنا عین ثواب بلکہ ہر ایک عالم پر واجب ہے کہ ایسے زمانے میں اپنا علم ظاہر کرے اگر چہ ایک مسئلہ جانتا ہو اسکو بھی کہہ سنائے اور مسلمانوں کو انکے فتنے سے بچائے ایسا مضمون بہت حدیثوں میں موجود ہے اور یہ بھی ہے کہ حق بات چھپانے والا اور سچے کلام سے اپنا لب بند رکھنے والا گونگا شیطان ہے اسلئے یہ لوگ ہجرت کر کے یہاں سے مکہ کو گئے اور وہاں کتابیں بنانے لگے اور اپنے مذہب کی ترویج شروع کی اور کلکتے وغیرہ شہروں میں اپنے گماشتے مقرر کئے تا کہ جو کتاب یہ بنا کر بھیجیں وہ اس کو چھاپیں اور ہندوستان کے سادے مسلمان لوگوں کو بہکائیں پھر کسی کو اس میں اعتراض کرنے کی طاقت نہ رہے کیونکہ یہ کتاب تو مکے سے بن کر آئی ہے جو دین و اسلام کا گھر ہے اس میں جو کوئی لب ہلائے وہ نادان ہے حاصل کلام خداوند عالم نے نہ چاہا کہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت گمراہ ہو جلدی اس فرقے کی وہاں سے جڑ کٹ گئی اور اٹھارویں تاریخ تاریخ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ میں ان لوگوں کو بعد تنبیہ اور تعزیر کے قید خانے سے نکال کر مکہ معظمہ سے شہر بدر کیا اور بندر جدہ تک انکے ہمراہ سپاہی کر دئے اور یہ حکم کیا کہ بعد اسکے کبھی یہ لوگ مکہ معظمہ کو نا آئیں تب یہ لوگ جہاز دورگین جو حاجی اسماعیل زکریا کا ہے اُس پر سوار ہو کر ستائیسویں

رجب کو جدّہ سے روانہ ہوے اور تیسری تاریخ ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور یہاں معمورہ
بندر ممبئی میں پہنچے اور اس جہاز میں مولوی مظہر حسین اور سید مہدی حسین عظیم آبادی وغیرہ
قریب دوسو حجاج اور بھی آئے مولوی محمود علی بریلوی کہتے ہیں کہ میں نے اور کسی اہل
سنت و جماعت نے کبھی انکے پیچھے جہاز میں نماز نہیں پڑھی وہ حاجی مسکین لوگ ہر
ایک مسجد میں دو دو چار چار جارہے اور انکا حال مفصل یہاں کے لوگوں سے بیان کیا
بعد ازاں انیسویں تاریخ کو جہاز بنام فورٹ جدّہ سے یہاں آیا اُس میں بھی دوسو
حجاج کے قریب آن پہنچے اور یہ خبر خود تواتر کو پہنچ گئی ان لوگوں نے اول یہاں اپنی
بے حیائی اور زبان درازی سے مکہ معظمہ کے حاکم کا ظلم اور وہاں کے علما پر بہتان
شروع کیا اور یہاں کے رئیس لوگوں کو اپنی مظلومی ظاہر کی لیکن آخر حق حق ہوتا ہے
اور باطل باطل ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ حضرت سلطان البرین خاقان البحرین خادم
الحرمین الشریفین سلطان ابن السلطان عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وضاعف علی
المومنین برّہ واحسانہ نے سرکار انگریزی کی معرفت سے ایک اپنا وکیل کانسل یہاں
اِس معمورے میں مقرر کیا چنانچہ وہ وکالت خاص اور سفارت با اختصاص جناب
رفعت وعوالی مرتبت حشمت وشوکت منزلت رئیس التجار وکیل الدولہ العثمانیہ حاجی
حبیب بن یوسف ادام اللہ تعالیٰ اقبالہم کو مقرر ہوئی اور یہ منصب جلیلہ ماہ جون کی

ساتویں تاریخ ۱۸۴۹ء عیسویہ کو گورنمنٹ گزٹ میں مسترائے مالیت صاحب بہادر چیف سکرتاری کی صحیح سے اشتہار پایا اور یہ سلطان روم کا وکیل رئیس التجار جناب عالیشان حاجی حبیب بن یوسف مکہ معظمہ کے باشا کے زیر حکم ہے اس کے وجود ذی سے حسن اخلاق وخیر خواہی اہل اسلام کی حرمین الشریفین میں بدرجہ کمال ظہور میں آئی جس کے باعث سلطان روم کے خاص فرمان سے سرفراز ہوا اور اس منصب جلیلہ کو پہنچا اسکا خلاصہ احوال تذکرۃ اللبیب فی اخلاق الحبیب نام کے رسالے میں لکھا گیا ہے اور عنقریب وہ بھی چھاپا جائیگا اب ان وہابیوں کی بابت میں خاص مکہ معظمہ کے باشا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط جو اشتہار کے لئے بھیجا سو اسکی عربی عبارت کی نقل بجنسہٖ نیچے لکھی جاتی ہے پہلا خط مورخہ ۱۹ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ھ ہجریہ مقدسہ مکہ مشرفہ کے مقام سے پہلا فقرہ وَنَخْبَرُ کُمْ اَنَّ کِبَارَ الْوَھَّابِیَاتِ اَفْنَدِیْنَا مَسَکَھُمْ وَحَبَسُھُمْ وَخَرَّجَھُمْ مِنَ الْمَبَکَّۃِ یَصِیْرُ مَعْلُوْمَکُمْ دوسرا فقرہ وَنَعْرِفَکُمْ مِنْ خُصُوْصِ الْوَھَّابِیَاتِ الَّذِیْ عَرَفْنَا کُمْ اَعْلَاہُ لِاَنَّہٗ الْبَاشَا حَسَبَھُمْ وَ خَرَّجَھُمْ مِنَ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ فَاَنْتُمْ سَوُّوْا احِدَ وَرَقِہٖ خَلّٰی بَصِیْرِ طَبْعِہٖ فِیْ چھاپِہٖ خَانَہٗ حَقَّ الْمُنْبَئِیْ وَیَکُوْنُ فِیْ الْاَوْرَاقِ اِسْمُھُمْ الْمُخَرَّجِیْنَ مِنَ اَرْضِ الْحِجَازِ مَوْلَوِیْ عَبْدُاللَّطِیْفِ لَکْھنَوِی۔ وَمَوْلَوِیْ

عَبۡدُالرَّحۡمٰنۡ بَنَارَسِیۡ وَ مَوۡلُوِیۡ مُحَمَّدۡ سَہَارَنۡپُورِیۡ وَ مُفۡتِیۡ بَنۡگَالَہ مُحَمَّدۡ مُرَادۡ۔ وَ مَوۡلُوِیۡ مَحۡمُوۡدُ عَلِیۡ بَرِیۡلُوِیۡ۔ خَرَّجۡھُمۡ مِنۡ عَیَالِھِمۡ وَ اَوۡلَادِھِمۡ طَبۡعُوۡہُ فِی الشَّابِّ وَ اَرۡسَلُوۡا فِیۡ الۡھِنۡدِ لِاَجۡلِ عِبۡرَتِ وَھَّابِیَاتِ حَقِّ الۡھِنۡدِ کَمَا مُوۡلِ جُمۡلَۃِ عُلَمَاءِ بِاَنَّ اَھۡلَ الۡمَکَّۃِ وَ کِبَارِ الۡحُکَّامَانِ وَ اَفۡنُدۡیَنَا الۡکَبِیۡرِ وَ الصَّغِیۡرِ لَازِمٌ لَازِمٌ عَلَیۡکُمۡ اِجۡرَاءُ الۡاَمۡرِ ھٰذَا عَلَی الۡعُجۡلَۃِ لِاَجۡلِ اِشۡتِہَارَۃِ فِیۡ الۡھِنۡدِ وَ اَطۡرَافِہٖ اللّٰہُ یُجۡزِیۡکُمۡ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ وَ طَوَّلَ عُمَرَ کُمۡ وَ السَّلَامُ خلاصہ

ترجمہ ہم تم کو وہابیوں کے احوال میں یوں لکھتے ہیں کہ ہمارے باشا نے اُن لوگوں کو تنبیہ کی قید میں ڈالا اور حرمین الشریفین سے شہر بدر کیا اب تم کو لازم ہے کہ ایک ورق پر ان کے احوال لکھوا کر ممبئی کے چھاپ خانے میں چھپوا دو اور جن لوگوں کو اس حجاز کے ملک سے نکال دیا ہے انکے نام یہ ہیں مولوی عبداللطیف لکھنوی، مولوی عبدالرحمن بنارسی، مولوی محمد سہارنپوری، مفتی بنگالہ محمد مراد، مولوی محمود بریلوی ان سبھوں کو انکی عیال اور اولاد سمیت نکال دیا ہے اسلئے تم چھپوا کر وہ اشتہار ہندوستان میں بھجواؤ تا کہ ہند کے وہابیوں کو عبرت اور خوف پیدا ہوئے اور اہل مکہ سب علما اور حاکم اور ہمارے بڑے باشا اور چھوٹے باشا کو بھی تم سے یہی اُمید ہے اور تم پر یہ کام

بجالانا لازم ہے جلدی اس کا اشتہار ہند میں اور اسکے اطراف میں بھیجو اللہ تم کو بڑا
ثواب دے اور تمہاری عمر دراز کرے والسلام خط دوسرا عربی خط مکہ معظمہ کا مورخہ
۲۲ تاریخ جمادی الآخرہ ۱۲۶۵ سنہ ہجری جناب عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجفری
باعلوی کا لکھا ہوا۔ لَا یُخفَاکَ مِنْ مُدَّةِ سِنِیْنَ رَجلٌ وَاحِدٌ مِنْ بَنْقَالَه وَصَلَ اِلیٰ
هٰهُنَا لِقَصْدِ الْحَجِّ رَجُلٌ هِنْدِیْ اِسْمُهٗ مَوْلَوِیْ مُرَادفِیْ الظَّاهِرِ کَانَ یُبَانُ
رَجُلٌ طَیِّبٌ صَاحِبُ طَرِیْقَةٍ طَیِّبَةٍ وَاِنَّمَا الْخُبْثُ فِیْ الْبَاطِنِ طَرِیْقَتُهٗ طَرِیْقَةُ
الْوَهَّابِیَةِ الْخَبَّاثِ الْاَعْدَا وَجَلَسَ عِنْدَنَا فِیْ مَکَّةَ وَصَنَّفَ کُتُباً عَلیٰ مَذْهَبِ
الْوَهَّابِیَةِ وَقَدْ جَاْبَ مَعَهُ الْکُتُبَ مِنْ بِلَادِهٖ وَفَسَدَ عَلیٰ بَعْضِ النَّاسِ هُنُوْدٍ وَ
سُنُوْدٍ وَ خَلَّافُهُمُ الْجُهَّالُ وَ عَلَّمَهُمْ مَافِیْ الْکُتُبِ الْمَذْکُوْرَةِ مَذْهَبَ
الْوَهَّابِیَّةِ وَرَغَبَهُمْ کَثِیْرًا عَلیٰ طَرِیْقَةِ الْوَهَّابِیَّةِ وَعَلِمَ هٰذَا الْخَبَرَ اَفَنْدِیْنَا
حَضْرَتْ حَسِیْبْ بَاشَا فِیْ الْحَالِ اَرْسَلَ الْقَوَّاصِیْنَ وَطَرَبَ عَلیٰ الْمَوْلَوِیْ
مُرَادُ وَحَضَرَ فِیْ الْحَالِ قُدَّامَ سَعَادَةِ الْبَاشَا وَفَتَحَ عَلَیْهِ الْبَاشَا بِمَا کَانَ فَاعِلُ
طَرِیْقَةِ الْوَهَّابِیَّةِ وَالْخَبِیْثُ مُرَادُ الْمُتَوَهِّبُ اَقَرَّ قُدَّامَ الْبَاشَا ثُمَّ غَضَبَ
حَسِیْبْ بَاشَاهُ غَضَباً شَدِیْداً عَلیٰ الْخَبِیْثِ مَوْلَوِیْ مُرَادُوَ فِیْ الْحَالِ فَرَّشَهٗ

وَ فَرّش جَمَاعَتِهٖ جُمْلَةَ فَوْقَ الْاَرْضِ وَاَمَرَ الْبَاشَا عَلیٰ الْقَوّاصِیْنَ یَضْرِبُوْنَهُمْ النِّیَابِیْتَ فَوْقَ اَطْیَازِهِمْ وَضَرَبُوْاهُمْ ضَرَباً شَدِیْداً الْقَوّاصِیْنَ وَمَنْ بَعْدِ الْبَاشَا طَرَحَهُمْ فِیْ الْحَبَسْ وَ اَخَذَ مِنْ مُرَادِ الْبَاشَاهُ اِلّادَبّهٖ خَمْسَمِائَةَرِیَالٍ وَاَمَرِ الْبَاشَایَسْفَرُوْنَهُ اِلیٰ السَّوَاکِنُ فِیْ حَبْسٍ طُوْلِ الْعُمَرِ وَاِلّا یَسْفَرُوْنَهُ اِلیٰ الْهِنْدِ وَالْعَادُ یُرَدُّ وَ بَعْضٌ مِنْ جَمَاعَتِهٖ شَدِّدُوْا عُمّالُ الْبَاشَا یَفْتِشُ عَلَیْهِمْ وَالظَّاهِرُ سَمِعْنَا مِنْ جَدَّةِ طَلَعُوْا الْمَوْلَوِیْ مُرَادِ فِیْ مَرْکَبِ زَکَرِیَا اِلیٰ مُمْبَئِی حَیَّتُ اَعْلَامُهٗ اِلیٰ هٰذَا الْقَدْرِ حَسَیْبْ بَاشَا رَجُلٌ مُتَنَبّهٌ دَاهِیَّةٌ صَاحِبُ عَقَلٍ وَسِیَاسَتِهٖ وَصَاحِبُ شُجَاعَتٍ وَلُهٗ هَیْبَتُهٗ کَثِیْراً رَبّنَا یَعْمَلِیْ جَاهُهٗ وَیَطُوْلُ عُمْرَهٗ وَالْبَاشَا مَکَانَهٗ یَبْحَثُ الْاَخْبَارِ اِلیٰ غَایَتِ وَقْتِ اللّیْلِ یَدُوْرُ فِیْ الْبَدَلِ بِلَبْسِ النِّسَا لِاَجْلِ یَشُمُّ الْاَخْبَارَ وَ یَشُوْفُ اَحْوَالَ النَّاسِ وَیَسْمَعُ مَایَفْعَلُوْنَ وَهُوَ حَاکِمٌ عَادِلٌ ذَهِیْنٌ کَثِیْرٌ وَالَّذِیْ هُمْ عَادَّهُمْ مُتَوَهَّبِیْنَ مَافِیْهِ شَکٌّ یَخْرِجُهُمْ مِنْ مَکّةَ الْمُشَرَّفَةَ مُسَلْسَلِیْنَ وَیَسْفَرُهُمْ مِنْ جَدّهٖ رَبّنَا یَهْدِیْ عَلیٰ الصَّوَابِ۔ **خلاصہ ترجمہ** پوشیدہ نہ رہے کہ کئی برس سے یہاں ایک شخص بنگالہ کا مولوی مراد نام حج کے ارادے سے رہا

تھا ظاہر میں تو اچھے طریق کا آدمی نظر آتا تھا مگر باطن میں اس کا طریقہ وہابی کا تھا اپنے مذہب کی کتابیں بنانے لگا اور ہندوستان سے بھی اس مذہب کی کتابیں اپنے ساتھ لایا تھا کئی ہندی سندھی اس فساد میں پڑے اور جاہل لوگ اسکے تابعدار بنے اور وہابیہ کا طریقہ مکہ مشرفہ میں رواج پانے لگا جب یہ خبر حسیب باشا سلمہ اللہ تعالیٰ کو پہنچی جھٹ سپاہی کو بھجوا کر مولوی مراد کو اپنے حضور میں بلوایا اور پوچھ تاچھ کی تب مولوی مراد نے بھی اس بات کا اقرار کیا پھر حسیب باشا اس پر بہت غصہ ہوا اور فرّاشوں کو حکم دیا اسکی سب جماعت کو زمین پر اوندھے سلا کر خوب لکڑیوں سے تعزیر دیں اور قید میں ڈلوا دیا آخر مولوی مراد سے تعزیراً پانچ سو ریال لئے اور حکم کیا کہ جنم تک سواکن کے جزیرے میں قید رہیں یا نہیں تو ہند کو نکالے جائیں اگر پھر بھی آئیں تو پھر بھی نکالے جائیں اور بعضے وہابی چھُپ گئے اور بھاگ نکلے حاکم لوگ انکی جستجو کر رہے ہیں اور ابھی میں نے سنا ہے کہ مولوی مراد جدّہ سے زکریا کے جہاز پر سوار ہو کر ممبئی کی طرف آتا ہے فقط حسیب باشا بڑا صاحب علم وفہم اور حاکم عادل ہے سیاست اور شجاعت میں بھی کامل ہے رعیت کی نگہبانی میں بڑا ہوشیار، راتوں کو لباس بدل کر شہر مکہ معظمہ میں پھرتا ہے اور اخبار ڈھونڈھتا ہے اور سب لوگوں کے احوال سے واقف ہوتا ہے اور وہ بڑا صاحب ذہن عادل حاکم ہے اگر پھر وہابی لوگ یہاں

آئیں تو بیشک اُن کو طوق زنجیر کر کے مکہ مشرفہ سے خارج اور دیس نکال کر دیگا اللہ

اسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت کرنے والا رہے۔ خط تیسرا خط فارسی منشی عبدالغفور کا لکھا

ہوا جو سرکار شریف باشا ادام اللہ تعالیٰ دولتہ کے خاص مترجم ہیں مورخہ ۲۵ ماہ

جمادی الثانی ۱۲۲۵ھ ہجریہ مقدسہ من مقام مکہ مشرفہ یہ جناب عالیشان رشادات و

اقبال نشان حاجی شیخ عبدالقادر صاحب جیتیگر جو ممبئ کے رئیس اور اب کے سال

حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کی زیارت سے مراجعت کر کے یہاں آئے

ہیں انکے نام پر ہے اس کا ایک فقرہ یہاں نیچے لکھا جاتا ہے۔ خط حالات ایں جوار

بدیں گونہ کہ افغانان مجاور مکہ مشرفہ و معظمہ بر بعضے اعدائے دین و مخالفان دین متین کہ

عبارت از وہابیان است دعویٰ بسرکار والی الحرمین الشریفین یعنی حسیب باشاہ نمودند

چنانچہ مولوی عبداللطیف و مولوی محمود علی و مولوی محمد یک چشم و مفتی مراد مولوی

عبدالرحمن بنارسی را تا عرصہ یک ماہ در زنداں انداختند وکتاب ہائے اوشان را خانہ

تلاشی نمودہ مثل تضعیف الایمان آوردہ بحضور باشا بردند و باشائے مسطور کتاب مذکور

بباعث آنکہ در ہندی برائے ترجمہ نمودن بعضے کلام ہائے بے ادبانہ بفدوی دادند و

کمترین نیز حسب الارشاد ترجمہ بعضی سخنان منتخبہ نمودہ بحضور گذرانید الحاصل بصلاح و

صوابدید عالمان مکہ معظمہ مردم مذکورین راحکم اخراج از حرمین الشریفین معہ اہل و عیال فرمودند چنانچہ (بتاریخ ۱۸) معہ پانزدہ نفراز بلٹن سرکاری روانہ جدّہ گشتند اغلب کہ درعرصہ ہفتہ عشرہ سوار جہاز خواہند شد برائے اطلاع بطریق خوشخبری بشرکاء و تابعان دین متین بقلم آمد اگر مناسب دانند برائے عبرت دیگراں چھاپہ کنانیدہ بجا ہائے معتبرہ وطرف دہلی وغیرہ درڈاک ارسال دارند۔ چوتھا خط فارسی امام الدین خان کی طرف سے من مقام مکہ مشرفہ مورخہ بیسویں ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ سنہ ہجریہ مقدسہ خط محب قلبی و مخلص صمیمی حاجی شیخ عبدالقادر صاحب جیتیگر زید لطفھم پس از سلام و دعاہائے خیر واضح باد لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بندہ بخیر و عافیت است وصحت و عافیت آں مشفق دوام از حضرت حق جل و علی مستدعی مخلص من حال تا ایں بلدہ مقدسہ نیست کہ پنج نفراز سرداران وہابیاں بعلّت وہابیت تا عرصہ قریب یک ماہ درحبس ماندند و پریروز کہ شنبہ وتاریخ ہژدہم جمادی الثانی ۱۲۶۵ سنہ ہجری بودمعہ اہل واعیال از شہر مکہ معظمہ بدر کردہ شدند و بحکم حسیب باشا ازیں مقام متبرک خارج شدند الحمدللہ علی احسانہ وجرم ایشان ہمیں بود کہ انکار تقلید می کردند و مولود شریف راخواندن ودست بستن رادرروضہ مقدّس وسلام عرض کردن رابدعت گفتن مذہب ایشاں انیست و برقول

شان شاہدان گذشتند وآن پنج کساں ایں ہستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبداللطیف مولوی محمود علی مولوی محمد یک چشم مولوی عبدالرحمن بنارسی پس ایں پنج کساں ہنوز تا وقت روانگی از جدّہ محبوس خواہند ماند در مجلس جدّہ اطلاعاً نوشتہ شد باید کہ این خبر را چھاپہ کنانیدہ

از اولاد حسن سلام مسنون الاسلام برسد۔ خط ایک گجراتی خط میاں غلام محمد کاغذی احمد آبادی کے نام پر مکہ مشرفہ سے آیا ہے اس میں سب مضمون یکساں ہے مگر مار پیٹ اور تعزیر کرنا اور پانچ سو ریال تعزیراً لینا بہت تفصیل وار لکھا ہے اسکے سوائے بہت خط مختلف زبانوں میں اسی مضمون اور مقدمے کے یہاں کے کچھی میمن عرب وغیرہ تاجر لوگوں کو پہنچے ہیں اور ان سب کا مطلب یکساں ہے اسلئے داخل نہیں کیا۔ معلوم ہو کہ جو احوال معتبر لوگوں کی زبانی اور خطوط کے داخلوں سے معلوم ہوا سو تفصیل وار دستاویزوں کے ساتھ اس مختصر رسالے میں لکھا گیا اور کلکتہ مدراس دہلی ممبئی اور حرمین الشریفین کے علما کے فتوے دستخط سند صحیح سے اس میں لکھے گئے اور جو حق تھا سو ظاہر ہوا۔ ایک معتبر عالم دیندار ساکن اکبر آباد فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی سے کچھ علم عربی تحصیل کر کے کلکتے میں گیا اور وہاں بھی کچھ حدیث وتفسیر کا فائدہ علمائے دیندار سے حاصل کیا تب ایک انگریز پادری صاحب نے جو بہت عربی اور فارسی

میں قابل ہیں اور بہت سے لکھنوی وغیرہ مولوی انکے نوکر ہیں مجھے بلایا اور پچاس روپیہ میرا ماہوار مقرر کرکے ایک مہینہ پیشگی دیا اور ایسا کہا کہ جس شہر میں تمہاری طبیعت چاہے جا رہو اور ہندی ترجمہ حدیث وتفسیر کا لوگوں کو پڑھایا کرو اور مذہب محدثوں کا حق ہے اور میں اسی کا تابعدار ہوں ایسا مشہور کرو مگر ہرگز علم نحو صرف فقہ اور عقائد کلام وغیرہ مت پڑھائیو اور یہ ماہوار تم کو ہمیشہ ملا کریگا اور تمھاری نیک خدمتی اور محنت کے موافق زیادہ ماہوار بھی ہو جائے گا اور چند قاعدے اسکے کل فلانے مولوی کے ہاتھ سے ہم تم کو بھیج دینگے تب دوسرے روز وہ مولوی میرے گھر آئے اور کہے کہ تم بھی ہمارے پادری صاحب کے نوکر ہوئے الحمدللہ بہت اچھا ہوا قریب چالیس اچھے نامدار مولوی اطراف ہندوستان عربستان وغیرہ میں انکے مخفی نوکر ہیں اور کئی عربستان میں بھی پہنچے ہیں اور دس پندرہ روپئے سے پچاس روپئے تک ہر ایک کی تنخواہ معین ہے جہاں رہیں ماہ بماہ اُن کو ملتی ہے اور بڑا قاعدہ یہ ہے کہ ہمیشہ نئی باتیں اور ضعیف حدیثیں اور روایتیں لوگوں میں ظاہر کرنا اور شاگردوں کو سکھانا کہ چار مذہبوں سے وہ پھریں اور مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق دینی بالکل ٹوٹ جاوے اور انبیاء اور اولیا سے بد اعتقاد ہو جائیں اور اُنکی نیاز فاتحہ چھوڑ دیں میں نے کہا استغفراللہ ایسا شیطانی کام مجھ سے نہ ہوگا اس مولوی نے کہا کہ بیس برس سے

پادری صاحب یہاں آئے ہیں میں تب سے ان کا نوکر ہوں ہزاروں روپئے دے کر ترجمے کی کتابیں چھپوائے اور انکے طفیل سے بہت بے علم مولوی قابل بن گئے یہ تو اپنے دل سے مسلمان محمدی ہیں اور بدعتی لوگوں کے بڑے دشمن ہیں تفسیر و حدیث کا علم میں نے ان کو پڑھایا ہے تم بے فکر یہ پچاس روپئے کا ماہوار قبول کرلو اور تمہارے وطن میں خواہ کوئی اور شہر میں جہاں رہو ساری عمر فراغت سے گذارو مگر کتنے آدمی تمہاری طرف پھرے اور مرید و شاگرد بنے اس کا رپوٹ ہر برس لکھ بھیجا کرو اچھے اچھے نامی مولوی پادری صاحب کا ماہوار کھاتے ہیں اور اکثر ہندوستان عربستان کے نامی شہروں میں موجود ہیں اور یہ انکے آسامی کی فہرست ہے میں نے دیکھا تو اچھے اچھے نامور خاندانی خود کو سید احمد صاحب کا چھوٹا خلیفہ مشہور کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور مرید و شاگرد بناتے ہیں مگر بیشتر لکھنوی بنگالی بنارسی وغیرہ رافضی اور خارجی لوگ ماہوار کی طمع سے نائب دجّال کا پیشہ اختیار کئے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے اسوقت ہدایت کیا کہ وہ پیشگی ماہوار اُسے پیچھے دیا اور کہا کہ اگر پادری صاحب ہزار روپئے ماہوار دینگے تو یہ کام اور ایسی نوکری مجھ سے نہ ہوسکے گی اگر چہ اُس وقت میرا دل بہت نرم ہوگیا تھا کہ بے محنت پچاس روپئے ملتے ہیں قبول کرنا مگر خدا نے مجھے بچایا تب میں مکہ معظمہ کو گیا اور وہاں مسلمانوں سے سب ان

مفسدوں کے نام ظاہر کر دیا تا کہ لوگ ان کے سراغ اور تفحص اعتقاد میں پڑیں اور اُن کے شرّ وفساد سے اپنے ایمان کو بچائیں سچ ہے کہ یہ لوگ دجّال کے نائب ہیں اور پادری نصارا کے پوشیدہ نمک خوار بیس برس میں ہندوستان سے عربستان تک فتنے کی آگ سلگاتے تھے۔ بہت کتابوں میں جھوٹی عبارت الحاق کر کے چھاپ دیئے اور جو مسلمان ان سے مباحثہ کر کے ردّ و باطل کرتا تو اسکو بدعتی رافضی خارجی کہہ کر بدنام کرتے اسلئے دیندار لوگوں نے اُن سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا اگر چند روز اور انکا بھید نہ کھلتا تو واللہ عالم مسلمانوں میں کیا فساد پڑتا مگر خوب ہوا جواب کے سال مکہ مشرفہ سے اُن کی جڑ کٹ گئی اور یہ نائب دجال اللہ کے گھر سے مردود ہوئے قبلہ سے پھرے انشاء اللہ تعالیٰ اب ہندوستان کے مسلمان خاص و عام دانا نادان سب ہوشیار ہو گئے ہرگز ان کا فریب نہ کھائیں گے بلکہ جو اُن کے دام میں ہیں وہ بھی بچ کر نکل آئیں گے اور توبہ کریں گے خدا اس آخری زمانے میں ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا نگہبان رہے آمین

سترویں تاریخ شعبان المعظم سنہ حال کو ایک خط عربی نثر مقفاً حضرت شریعت پناہ فضیلت و بلاغت دستگاہ حامی شریعت غرا پیشرو منہج بیضا حضرت قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام اجلالہ کے فرزند لطفی عبدالرحمن المتخلص بسلطان کا لکھا ہوا مجمع الاخبار میں داخل کرنے کے لئے آیا تھا لیکن موافق وعدہ سابق کے یہاں داخل کرتا ہے خط اَشَدَّ ظَهْرُ السَّوَادِ وَ الْغَبَرَةِ عَلٰی وُجُوْهِ الْمُلْحِدِیْنَ لَمَّا اِشْتَدَّ عُنَادُهُمْ وَتَخَلُّفُهُمْ عَنْ دِیْنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَهُمْ رِجَالٌ قَدْ اَشْتَهَرُوْا بِالْمُتَوَهِّبِیْنَ الْمُعَتَزِلِیْنَ وَمَذْهَبُهُمْ اِنْكَارِ شَفَاعَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ الْاَنْبِیَاءِ اَجْمَعِیْنَ وَ اِنْكَارِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ وَاِنْكَارِ الْمَذْهَبِ الْاَرْبَعَةِ وَمَنَعُ تَقْلِیْدِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَمَثَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَبَاطِیْلِ وَالْقَوْلِ الْمُهِیْنِ وَكَانُوْا عَلٰی تَدْوِیْنِهَا فِی الْهِنْدِ عَلٰی كَثِیْبِ الْمُسْلِمِیْنَ فَصَارُوْا مَنْ وَقَعِ فِیْ شَبْكَةِ تَلْبِیْسِهِمْ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَعَصَمَ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَهُ مِنَ

الْمُهْتَدِيْنَ وَ كَثِيْراً مَا وَجدُوْا زَجْراً وَ تَوْبِيْخاً مِنَ الْعَامِلِيْنَ فَلَمَّا رَأَوْا كَسَادَ
سُوْقِهِمْ وَشَجَرَ اَمَلِهُمْ غَيْرَ مُثْمِرٍ وَلَوْبَعْدَ حِيْنَ تَرَحَّلُوْا اِلىٰ دِيَارِ الْعَرَبِ
لِيَكُوْنُوْا بِاَهْلِ الْوَرَعِ مُتَشَبِّهِيْنَ وَجَلَسُوْا هُنَاكَ زَمَانًا فِيْ زِيِّ الْمُتَّقِيْنَ
اَلْفَرَصَةِ مُتَرَصِدِيْنَ وَشَغَلُوْا فِيْ تَصْنِيْفِ الرَّسَائِلَ الْعَدِيْدَةِ الْهِنْدِيَةِ فِيْ هَدَمِ
اَسَاسِ الدِّيْنِ حَتّٰى يُرَوِّجُوْهَا فِيْ عِبَادِاللهِ مِنَ الْمُسْلِمَيْنِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
لِيُرْسِلُوْهَا اِلىٰ اِقْرَانِهِمْ فِيْ الْهِنْدِ مِنْ اِخْوَانِ الشِّيَاطِيْنِ اِظْهَارِ اَلَهُمْ بِاَنَّهَا
جَاءَتْ مُصَحَّحَةً مِنْ بِلَادِ الدِّيْنِ فَقَدِ حَاقَ بِهِمْ مَكْرُهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوْا بِاَنَّ اللهَ
مُتَكَفِّلُ اُمُوْرِ هٰذَا الدِّيْنِ فَاَخَذُوْا بِاَقَاوِيْلِهِمْ الْبَاطِلَةِ عِنْدَ حُكَّامِ مَكَّةَ اَسَاسَ
الدِّيْنِ وَالْبَاشَهَ الَّذِيْ رُفِعَ الْاَمْرُ اِلَيْهِ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ الصَّالِحِيْنَ وَيُقَالُ عَدْلُهُ قَدْ
اَحْيٰى اَسَمَاءَ الْعَادِلِيْنَ السَّابِقِيْنَ وَطَالَتَ الْمُحَاكَمَةُ لَدَيْهِ بِحَضْرَةِ الْقَضَاءِ
وَالْعُلَمَاءِ عَامِلِيْنَ فَخَسَرَ الْمُبْطَلُوْنَ الْمُنْكِرُوْنَ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اِتْيَانِ
بُرْهَانٍ مُّبِيْنَ فَلَمَّا ثَبَتَ عَلَيْهِمْ اِرْتِدَادُهُمْ وَكُفْرُهُمْ قَالَ اَنْتُمْ اَخَسُّ حَالاً مِّنَ
الْكَافِرِيْنَ فَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِمْ وَتَغْرِيْبِهِمْ مِنْ بِلَادِ الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ اِطْفَاءً
لِنَارِ الْفِتْنَةِ مِنَ الْاِلْتِهَابِ بَيْنَ اَهْلِ الْحَقِّ وَالْيَقِيْنِ وَبِهٰذَا الْعَمَلِ لَقَدْ اِسْتَاصَلَ
الْفِتَنْ بِاَثْرِهَا شَرُّ الْمُفْسِدِيْنَ مِنْ بِلَادٍ مُبَارَكَةٍ قَدْ شَرَعَ وَ ظَهَرَ مِنْهَا الدِّيْنُ

فَيَا اَسفى قَدوَرَدَ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ يَعْنِى الْمُلَاحِدَ الْمَغْرِبِيْنِ فِى بِلَادِ الْهِنْدِ مَرَّةً ثَانِيَةً وَاِنْ كَانَ بَعْدَ خُسْرَانِهِمْ الْمُبِيْنَ وَلَمَّا كَانَ بِلَادُ نَالَيْسَ فِيْهَا اَحْكَامُ الْاِسْلَامِ جَارِيَةً فَمُصِيْبَتُنَا هٰذِهٖ مُصِيْبَةٌ فِى الدِّيْنِ فَلَوْ اَنَّ حَاكِمَ الْمُسْلِمِيْنِ قَتَلَ هٰؤُلَآءِ الْمُهْدَرِيْنَ دَمَهُمْ هُنَاکَ لَخَلَصَ عِبَادُ اللّٰهِ عَنْ مَرِّهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَارَاحَ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمَنْسِنُوْ مِنْ سَكَنَةِ الْهِنْدِ وَكَانُوْا فِى اَمْنٍ مِنْ مَكْرِهِمْ وَخَدْعِهِمْ اَجْمَعِيْنَ فَيَا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ رَضُوْا بِاِرْسَالِ بَلَائِهِمْ اِلَيْنَا عَالِمِيْنَ بِاَنَّ اَرْضَ الْهِنْدِ قَدْ مُلِيئَتْ فَسَاداً وَاَهْلَهَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالدِّيْنَ وَثَبِّتْنَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلٰى دِيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَحِمْنَا وَاَكْفِنَا شَرَّ الْمُلْحِدِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔۔ معلوم ہو کہ فرقہ معتزلہ کی عمر ہزار برس سے زیادہ اور وہابیہ کی عمر سو برس سے زیادہ ہے لیکن یہ اسماعیلیہ متوغلین نے تو اپنی ستائیس برس کی عمر میں باپ اور دادا سے بھی بڑھ کر ناموری پائی ۔ خدا علما کو سلامت رکھے اور جزائے خیر دے کہ ہندوستان عربستان وغیرہ سب شہروں کے دیندار عالموں نے اُن کے رد اور باطل کرنے پر جھٹ اتفاق اور اجماع کر کے ہر ایک جگہ انکو مردود اور مخذول کیا تا کہ بچارے غریب مسلمان لوگ ان کے فتنے اور گمراہی

سے بچیں ابھی جو بگڑے ہیں وہ بھی ہدایت پاوینگے ایسی اللہ کی جناب سے اُمید ہے
یہ لوگ پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ سے منکر ہوئے اور ان
کی کتابوں میں الحاق کرنا شروع کیا چنانچہ تفسیر عزیزیہ کے ۵۹۳ صفحے میں مَا اُھِلَّ بِهٖ
لِغَیْرِ اللّٰہِ کے معنی میں الحاق کر کے لکھے ہیں کہ سب انبیا اور اولیا کی نیاز کے کھانے
کی بکریاں حرام ہیں کیونکہ غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوئیں تو پھر ذبح کے وقت
حلال کرنے میں اللہ کا نام کچھ اثر نہیں کرتا اور یہاں سے سب لوگوں کے کھانے نیاز
کو حرام کر دیا اور لکھا ہے کہ اس آیت میں ذبح کے معنی لینا فریب بتحریف ہے واہ واہ
تفسیر کشاف بیضاوی معالم التنزیل جلالین مدارک کبیر احمدی حسینی وغیرہ سب اس
آیت کے معنی یوں لکھتے ہیں کہ جس پر ذبح کرتے وقت بتوں کا نام پکارا جائے سو
حرام ہے اور خود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اصول تفسیر میں ما اہل کے معنی ما ذبح
للطواغیت لکھتے ہیں دیکھنا چاہیئے کہ تحریف کی تقصیر کی نسبت سب مفسروں پر اور خود
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ پر لگاتے ہیں اور تفسیر کو بدعت بھی کہتے
ہیں اور گمراہ بنتے ہیں اور مُردوں کی فاتحہ دہم چہلم برسی وغیرہ، اولیا کی نیاز قبروں پر
جانا فیض باطنی حاصل کرنا اور ان سے توسل اور استمداد چاہنا یہ سب کو شرک و بدعت
کہتے ہیں حالانکہ تفسیر فتح العزیز کے عم کے جزو کا ہندی ترجمہ جو یہاں مطبع محمدی

میں چھاپا گیا ہے اسکے ۱۴۳ صفحے میں یہ سب باتیں جائز اور درست لکھی ہیں بلکہ یوں فرمایا ہے کہ اویسی لوگ باطنی کمالوں کو انہی سے حاصل کرتے ہیں اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اڑے کاموں کی کشادگی کا سبب ان سے پوچھتے ہیں اور اپنا مطلب پاتے ہیں جس کو مفصل دیکھنا منظور ہو تو صفحہ مذکور میں دیکھ لے اور ان سب باتوں کا خلاصہ اور سب تفسیروں کی عبارت اور اس مختصر رسالے میں جتنے مسائل بیان ہوئے اُن سب کی دلیلیں اور ثبوت سراج الھدایت میں لکھے گئے ہیں اور معمورہ ممبئی کے علما کا عربی فتویٰ جس کی اصل حضرت شریعت پناہ قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام برکاتہ کے یہاں ہے اور چھاپا بھی گیا ہے مگر اس کا خلاصہ ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے۔۔

بِسمِ اللہِ حَامِداً وَّ مُصَلِّیًا کیا فرماتے ہیں علمائے دیندار اور فقہائے باوقار رحمکم اللہ اس بات میں کہ ایک نیا فرقہ ضالہ منکر الشفاعۃ مردود لقبلہ حادث ہوا ہے اور اس فرقے کے لوگ درود وسلام پڑھنے اور دلائل الخیرات کی تلاوت کرنے اور مولود الشریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیاز پکانے اور آنحضرت کی محبت اور بزرگی کرنے کو منع کرتے ہیں اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کے مذہب کو بدعت اور انکے

مقلد اور پیروی کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں اور میت کے بعد فاتحہ کا طعام پکانے اور قران شریف پڑھنے کو بدعت بولتے ہیں اور حیات النبی سے منکر ہیں اور انبیاء اور اولیاء کی حقارت کرتے اور شیطان اور چمار کے ساتھ برابر نسبت دیتے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں سے رسول اللہ علیہ السلام کی بزرگی اور محبت کو نکالتے ہیں اور مومنوں کو گمراہ کرتے ہیں پھر شریعت کے حکم سے یہ متبدع منافق لوگ کافر ہوئے یا نہیں اور ان مرتدوں کے ساتھ محبت کرنا ملنا ان سے احسان کرنا ملاقات رکھنا بھی گناہ ہے یا نہیں اس کا حق جواب بیان کرو اللہ تم کو جزائے خیر دے المستفتی شیخ عبداللہ عفی اللہ عنہ ۔ **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ سب مسلمانوں پر یہ جاننا واجب ہے کہ جس نے اطاعت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس نے اطاعت کی خدا کی اور ایسے متبدع مرتد کافروں سے دور رہنا لازم ہے اگرچہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں مگر خدا نے انکو مردود اور مخذول کیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں ان گمراہوں سے ملنے اور ان کی بات پر اعتبار کرنے کو منع کیا ہے کیونکہ یہ مبتدع ہیں اور جو کوئی مبتدع کا سنگت کرے وہ بھی

اُنھیں میں اُٹھے گا اور یہ بات شرع میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ حیات حقیقی کے ساتھ ہیں اور حضرت کی شفاعت بیشک گنہگاروں کے لئے ہوگی سب خلق اللہ تعالی کی رضا ڈھونڈتی ہے اور اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی رضا چاہتا ہے اور جوکوئی شفاعت سے منکر ہے وہ بیشک کافر ہے اور درود وسلام پڑھنا سنت ہے جوکوئی اصل سنت سے منکر ہو وہ بھی کافر ہے اور دلائل الخیرات کا پڑھنا سب علما کے زمانے سے مستحب اور موجب ثواب کا ثابت ہوا ہے اور مولود الشریف کا پڑھنا اور آنحضرت کی نیاز کھانا پکوانا اور غریبوں کو کھلوانا بھی امر حسنات اور ثواب ہے خدا سب مسلمانوں کو محبت اپنے حبیب کی نصیب کرے اور چاروں مذہب قرن ثانی سے آج تک ثابت چلے آئے اور ہزاروں علما اور اولیا انکے مقلد اور پیروی کرنے والے بنے اور حق چاروں میں دائر وسائر ہے پر جوکوئی خطا کی نسبت ان پر کرے یا انکے مقلدوں کو بدعتی کہے وہ خود مبتدع اور گمراہ اور جوکوئی ہمارے نبی مختار علیہ السلام کو یا اگلے پیغمبروں میں سے کسی کو حقارت کی نسبت دے اور یوں کہے کہ اللہ کے نزدیک انبیا اولیا فرشتے جن شیطان دجّال چمار جبرئیل سب برابر ہیں تو بیشک وہ کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی اہانت اور حقارت کیا اور ان کا درجہ مرتبہ گھٹایا اور جن شیطان کا درجہ مرتبہ پیغمبروں کے برابر بڑھایا اسلئے وہ بے ادب ایمان سے خارج ہوگیا کیوں

کہ پیغمبروں کی شان بہت بڑی ہے انکی تعظیم کرنا سب مسلمانوں پر واجب اللہ تعالیٰ
نے ان کو معصوم پیدا کیا ہے خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے
سردار اور دو جہاں کے مالک و مختار ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمان اہل سنت و
جماعت کو اپنے حبیب اور رسول کی محبت اور پیروی کی توفیق دے اور اس بدعتی
فرقے کے فساد اور یہ مردودانِ درگاہ الٰہی کے فتنہ انگیزی سے بچائے آمین یہ مسئلہ
فضائل و کمالات دستگاہ قاضی محمد حسین الکونی نے لکھا ہے اور اس پر مہر و دستخط ہے اس
تفصیل سے۔ شریعت پناہ سرآمد علماء ذی جاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی
شہاب الدین المہری (   ) حضرت فاضل المعی حبر اللوذعی حاوی علوم
معقول و منقول جامع دقائق فروع و اصول حضرت فاضل شہر مولانا محمد اکبر صاحب
کشمیری مدرس مدرسہ مسجد جامع معمورہ ممبئی (   ) مجمع کمالات انسانی محقق معانی
کلام ربانی حضرت مولوی سید غلام محمد جیلانی (   ) زبدۃ الفقہاء الانام عمدۃ العلماء
الفخام مولانا شیخ محمد صالح بن سلیمان میرداد الحنفی المکی (   ) کاشف غوامض
صوری واقف حقائق معنوی المحقق الہادی مولوی سید محمد ابراہیم صاحب بغدادی (   )
محقق معضلات عقلی جامع رموزات نقلی مقبول حضرت سبحانی مولوی غلام محی الدین
الواعظ الہندوستانی (   ) حبر التحریر صاحب التقریر و التحریر افقہ الزماں افصح

الاوان حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ مترجم خاص عدالت بادشاہی (   )
نجابت دیانت دستگاہ مولوی سید احمد اللہ و مفتی سید عبد الفتاح الحُسینی القادری المدعو سید
اشرف علی الواعظ گلشن آبادی (   ) ذکاوت وفخامت نشان مفتی شریف
عبداللطیف ابن شریف مخدوم اور شرافت وفقاہت اقتران قاضی غلام محمد ابن قاضی
غلام حیدر اسلام آبادی کی۔۔معلوم ہو کہ اس مسئلے کا کامل ترجمہ سراج الہدایت لرفع
ظلمات البدعۃ والضلالت کے آخری باب میں دوسرے فتوئے اور مسائل کے ساتھ
داخل کیا ہے فقط **مناجات** اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَ جَعَلْنَا مِنْھُمْ وَ اخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

نظم

سب دیندار مسلمانوں پر ظاہر ہو کہ راقم اوراق فقیر حقیر اضعف العباد الراجی الی رحمۃ اللہ
الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ و
عن سائر المسلمین نے ایک کتاب بنام سراج الہدایت لرفع ظلمات الضلالت یعنی
چراغ ہدایت ضلالت کے اندھیرے کو رفع کرنے والا چالیس جزو کے قریب خالصتاً
لوجہ اللہ ولرسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمان بھائیوں کی ہدایت کے واسطے لکھی ہے اور

بڑی زحمت سے اکثر تفسیر و حدیث اور فقہ و عقائد کی کتابوں سے حوالے داخلے کے ساتھ ہر ایک اختلافی مسئلے کی تحقیق اور توضیح کردی ہے خصوصاً حیات النبی، درود و سلام کے فضائل اور ایصال ثواب فاتحہ اموات، مولود الشریف اور اولیا کا عرس بدعات حسنات و بدعات سئیات کی تفصیل وہابی لوگوں نے اکثر ہمارے اہل سنت و جماعت کی کتابوں میں الحاق کم زیادہ کرکے چھاپے ہیں اُس کا خلاصہ اہل بیت اور اصحابوں کی فضیلت چاروں اماموں کی تقلید کی حقیقت پیروں شہیدوں کی نیاز کے کھانے کا حکم ذبیحت کا بیان اور وہابیوں کے مکر و فریب کی کیفیت، شفاعت کی حقیقت، اولیا کا وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کے احوال، زیارت دہم چہلم برسی وغیرہ مردوں کی فاتحہ کا حکم اور بہت سی ضروریات عقائد کی باتیں جس کا سمجھنا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے تفصیل وار ہندی عبارت میں جمع کیا ہے اور ہندوستان کے عالموں نے جو ان وہابیوں کے مذہب کے ردّ میں رسالے اور کتابیں لکھی ہیں ان سبھوں کا انتخاب اس سراج الہدایت میں داخل کردیا ہے اور ان کتابوں کی فہرست یہ ہے **فہرست** ۱) ''رسالہ تحقیق توحید و شرک'' تصنیف حافظ محمد حسین واعظ پشاوری المعروف ملا دراز در فارسی، ۲) ''رسالہ حیات النبی'' تصنیف حضرت قدوۃ العلماء

الانام شیخ محمد عابد سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ کی عربی میں، ۳)''گلزارِ ہدایت'' تصنیف مولانا محمد صبغۃ اللہ امام العلما مفتی مدراس در باب بدعات، ۴)''تحقیق الفتویٰ فی الطال الطغوی''، تصنیف مولوی فضل حق بن فضل امام فاروقی حنفی خیر آبادی، ۵) ''حجۃ العمل فی ابطال الحیل'' سو جواب اور سوال تصنیف مولوی محمد موسیٰ دہلوی، ٦) ''سلاح المومنین فی قطع الخارجین''، تصنیف مولوی سید لطف الحق ابن مولوی جلیل الحق قدرت اللہ القادری الحسینی البتایوی، ۷)''تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین'' تصنیف مولوی عبد اللہ سہارنپوری، ۸)''رسم الخیرات''، تصنیف حضرت اُستادنا مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفیٰ بادی، ۹)''تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ''، تصنیف حضرت اسنادنا مولانا خلیل الرحمن ممدوح۔ ۱۰)''سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح''، تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی، ۱۱)''سفینۃ النجات''، تصنیف حضرت مولوی محمد اسلمی ساکن مدارس، ۱۲)''نظام الاسلام''، تصنیف مولوی محمد وجیہہ مدرس مدرسہ کلکتہ، ۱۳)''تنبیۃ الضالین وہدایت الصالحین'' جامع فتاویٰ علمائے دہلی وحرمین الشریفین مولوی سید عبد اللہ صاحب کا چھاپا ہوا، ۱۴)''قوت الایمان''، تصنیف مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سید احمد صاحب، ۱۵)''احقاق الحق''، تصنیف مولوی سید بدرالدین الموسوی الرضوی حیدرآبادی، ۱٦)''خیر الزاد لیوم المیعاد''، تصنیف مولوی ابو العلا محمد

الملقب خیر الدین ساکن مدراس، ۱۷) ''نعم الانتباہ'' تصنیف حضرت مولوی معلم ابراہیم صاحب خطیب مسجد جامع ممبئی، ۱۸) ''دفع البہتان فی رد بعض احکام تنبیۃ الانسان'' تصنیف مولوی محمد یونس صاحب پنویلکر مترجم عدالت بادشاہی، ۱۹) ''ہدایت المسلمین الی طریق الحق الیقین'' تصنیف قاضی محمد حسین کوفی مہری عربی مع ترجمہ ہندی۔ سوائے اسکے اور بھی ردّ ئے رسالے بہت عالموں نے لکھے ہیں کہ جس کی نقل یہاں نہ پہنچی مگر بالفعل اوپر لکھے ہو سب رسالے راقم کے پاس موجود ہیں اور ان سب کا انتخاب سراج الہدایۃ میں داخل اور شامل کیا ہے اللہ ان سب اہل سنت و جماعت کے عالموں اور دین محمدی کے مددگاروں کو جزائے خیر دونوں جہاں میں عطا کرے اور ہم سب مسلمانوں کو اُس پر عمل کرنے کی توفیق دے اگر چہ یہ وہابی لوگ ایسے دیندار عالموں کی شان میں کچھ بے ادبی کی بات اور بہتان بیان کریں ہرگز اس کا اعتبار نہیں کہ ہمیشہ حق کے ساتھ ایک باطل بھی لگا رہتا ہے اور جو کوئی کسی عالم دیندار پر بہتان باندھے اور اسکی حقارت و استخفاف کی بات کہے اور لوگوں کو ضلالت میں ڈالے وہ کافر ہو جاتا ہے اور نکاح اسکی عورت کا ٹوٹ جاتا ہے یہ مسئلہ اکثر فقہ کی کتابوں میں باب المرتد میں موجود ہے معلوم ہو کہ اب بعضے دیندار مسلمانوں کی خواہش سے وہ کتاب سراج الہدایت واضح اور اچھے کاغذ پر چھپنے والی ہے اور اُس

کی جلد چرمی بنے گی سات سو صفحے سے بھی زیادہ ہوگی اور اکثر دیندار مسلمان اطراف
کے اسکی بہت خواہش کرتے ہیں جو کوئی دس بیس کتابیں خریدے اور اُس کے
پیسے پیشگی دے تو فی جلد پانچ روپئے قیمت ادا کرے اور بعد چھپنے کے جو کوئی پیسے
دے اور بھی اپنا فقط نام لکھوا جائے اس کو چھے روپئے قیمت دینا پڑیگی اور بعد تیار
ہونے کے اس کتاب کی سات روپئے قیمت مقرر ہوگی اور کبھی اس سے کم کو نہ ملیگی
ابھی سو خریدار اسکے موجود ہیں آیندہ دوسو خریدار تک ہو جائیں گے تو اسکا چھپنا شروع
ہوگا ہر ایک صاحب دیندار کو اس کار خیر میں مدد کرنا اور کئی نسخے اپنی ہمت کے موافق
خرید کر کے غریب مسلمانوں کو وقف کر دینا بڑا ثواب اور باقیات الصالحات سے ہے
جس کو اس نسخے کی خواہش ہو فضل الدین ککھمکر کے چھاپ خانے میں آئے اور اپنا
نام لکھوا جائے یا محلہ دو تاڑ میں غوری ملا کی مسجد کے قریب راقم کو اطلاع دے تا کہ
خریداروں کی فہرست اس کا نام داخل کیا جائے گا والسلام

کے قریب راقم کو اطلاع دے تاکہ خریداروں کی فہرست اس کا نام داخل کیا جائے گا والسلام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنِ

کہ یہ کتاب مستطاب تحفہ محمدیہ ورِدِّ وہابیہ بتاریخ دوم
شہر شوال فرخ فال ۱۲۶۵ سنہ ہجری نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم واقع معمورۂ ممبئی فضل الدین
کھمکر کے چھاپ خانے میں خود
مولف کی تصحیح سے
چھاپی گئی۔

انتباہ: قدیم کتاب کی جدید کمپوزنگ کی بھرپور تصحیح کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو قارئین سے گذارش ہے کہ اطلاع فرمائیں مہربانی ہوگی نیز مصنف علیہ الرحمہ کے اندازِ تحریر کو بطورِ برکت خال خال باقی رکھا گیا ہے اور حضرت کا تعلق کسی بھی غلطی وخطاء سے مبرّا سمجھا جائے۔